اذکار، وظائف، نماز و دعائیں

نام کتاب .... المقربون، اذکار، وظائف، نماز اور دعائیں

مؤلف .... حافظ عبدالوھاب حفظہ اللہ

طبع دوم .... نومبر 2016ء

کمپوزنگ .... سعد گرافکس

ناشر

سعد گرافکس

0321-4162260

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

......*......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عــرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ احکم الحاکمین کا بے پناہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنانے کے بعد مسلمان بنایا، مسلمان ہونے کے ناطے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی زندگی اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بسر کریں، زندگی گزارنے کے لیے اللہ نے ہمیں ایسے اصول وضابطے عطا فرمائے ہیں کہ انھیں اپنا کر ہم پُرسکون، راحت وآرام اور برکت والی زندگی گزار سکتے ہیں، افسوس ہے کہ مسلمان ان اصولوں سے ناآشنا ہوکر بے سکونی، پریشانی اور مصیبتوں سے بھری ہوئی زندگی گزار رہا ہے، اگر کبھی کسی کو اللہ کے ان اصولوں کا خیال آتا بھی ہے تو وہ اپنی مرضی سے ان اصولوں کو استعمال کرتا ہے جس کے نتیجے میں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان ان اصولوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ کے اصولوں کو اللہ کی مرضی کے مطابق سمجھ کر استعمال کر کے اللہ کی رحمت، سکینت اور برکتوں سے بھرپور طریقے سے فائدہ اٹھایا جائے، اس سلسلے میں ہر دور میں اہل علم اپنی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق مسلمانوں کی رہنمائی کرتے رہے اور کرتے رہیں گے، وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر میں بھی مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے ایک ادنیٰ سی کوشش کی جسارت کر رہا ہوں، معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ میں تقریباً

عرصہ 15 سال سے شعبہ تدریس کے ساتھ وابستہ ہوں، شعبہ تعلیم الکتاب والسنۃ میں دیگر علوم کی کتب کے ساتھ ساتھ حدیث کی تدریس بھی کرر ہاہوں، سنن نسائی، سنن اُبی داود اور دیگر کتب کی تدریس کے دوران میں نے محسوس کیا کہ بہت سارے اذکار ووظائف، دعائیں اور نمازیں ایسی ہیں جن سے عام مسلمان بالکل بے خبر زندگی گزار رہا ہے، بلکہ ایک ہونہار انتہائی کلاس کا طالب علم بھی ان چیزوں سے گزر کر لاتعلق ہو جانے کے بعد دین کا کام کیے جا رہا ہے، بس کچھ چیزیں جو ابتدائی کلاسوں میں اساتذہ نے سختی سے یاد کروادیں انہی پر اکتفا کر کے دین کی گاڑی میں سوار ہے۔

عام مسلمان اور آٹھ دس سال مدرسے میں پڑھنے والا طالب علم اس اعتبار سے برابر ہیں کہ دونوں کو ایک جیسی دعائیں اور نماز یاد ہے، اُس کو بھی پتہ ہے وضو کے فرائض کتنے ہیں، اِس کو بھی پتہ ہے کہ نوافل مؤکد اور غیر مؤکد کتنے ہیں، کیونکہ دونوں نے کسی چھوٹی موٹی کتاب سے دیکھ کر امتحان میں پاس ہونے کے لیے یہ چیزیں یاد کر لی تھیں، باقی عملی طور پر دونوں نے ان کی حقیقت سے آگاہی حاصل نہیں کی۔

میری اپنی صورتِ حال بھی کچھ اس طرح کی رہی، لیکن اللہ کی توفیق کے ساتھ میں دورانِ تدریس جو ذکر ووظیفہ دیکھتا ہوں اس کو یاد کر کے اپنے اعمال میں شامل کرتا رہتا ہوں، میرے لیے پریشانی کا مسئلہ اس وقت بنا جب تقریباً چار سال پہلے میں نے اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں انہیں دعائیں، اذکار، وظائف اور نمازوں وغیرہ کی باقاعدہ تعلیم دینی شروع کی۔

ہوا کچھ اس طرح کہ جب میں اپنے بچوں کو دعائیں یاد کراتا تھا تو ظاہر سی بات ہے ہمارے ہاں جو اذکار ووظائف کی متداول کتابیں ہیں، انہی سے دیکھ کر ہی بچوں کو دعائیں وغیرہ یاد کراتا تھا، میں یہ کام کرتا تھا کہ جو دعا بچوں کو یاد کراتا تھا، پہلے حدیث کی

اصل کتاب سے اس کے الفاظ چیک کرتا، تاکہ بچوں کو صحیح الفاظ کے ساتھ دعائیں یاد کرائی جائیں، لیکن میری پریشانی میں اس وقت اضافہ ہوتا چلا گیا جب دعاؤں کی کتاب پر دعا کے الفاظ اور ہوتے اور حدیث کی کتاب میں دعا کے الفاظ مختلف ہوتے، میرے ذہن میں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث آتی کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کی نصیحت کی:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ [1]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ دعا دہرائی، تو میں نے:

وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کی بجائے:

وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نہیں:

وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ہی پڑھو۔

اس حدیث کے مطابق دعاؤں کے الفاظ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمے کی تبدیلی کی بھی اجازت نہیں دی، چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں بچوں کو حدیث کی اصل کتابوں سے ہی دعائیں یاد کراؤں گا، لہٰذا میں ابھی تک بچوں کو اصل کتابوں سے ہی دعائیں یاد کراتا ہوں۔

اس معاملے میں مجھے کافی پریشانی اور دُشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہر حال اس قسم

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرا وفضله: 6311

کی وجوہات کے پیشِ نظر میں ایسی کتابوں کی تلاش میں رہا جن میں الفاظِ منصوصہ کا بالخصوص اہتمام کیا گیا ہو، لیکن اپنے اردگرد مجھے کوئی ایسی کتاب دستیاب نہ ہوئی۔

درج ذیل مسائل پریشانی کا باعث رہے:

* ...... ایک چیز کی رسول اللہ ﷺ سے متعدد دعائیں یا متعدد طریقے منقول ہیں، لیکن دعاؤں کی کتابوں میں ایک، دو، اور وہ بھی سب سے چھوٹی دعائیں یا مختصر طریقے، جس کی وجہ سے بہت ساری دعاؤں سے مسلمان محرومی کی زندگی گزار رہے ہیں۔
* ...... فرضی نماز کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ سے کئی نمازیں، مثلاً نمازِ تسبیح، نمازِ استسقاء، نمازِ توبہ، نمازِ سفر وغیرہ منقول ہیں، لیکن عام کتب کے اندر دیگر نمازوں کا تذکرہ بہت کم موجود ہے۔
* ...... دو دو، تین تین اذکار اور دعاؤں کو اکٹھا کر کے ایک دعا بنا دی گئی ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے الگ الگ جگہ پر اس کی الگ الگ افادیت بتائی ہے۔
* ...... دعائیں تو موجود ہیں، لیکن اس کی فضیلت و اہمیت کے متعلق بہت کم موجود ہے۔
* ...... اذکار و ظائف تو موجود ہیں، لیکن اس کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان موجود نہیں۔
* ...... کئی چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق دعائیں ذکر ہی نہیں ہوئیں، مثلاً والدین، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے کے متعلق کوئی دعا کسی نے ذکر نہیں کی۔
* ...... کئی ایسی دعائیں نظر سے گزریں جو حقیقت میں دعائیں ہیں ہی نہیں۔
* ...... کئی کتب والوں نے علماء وفقہاء کے پسندیدہ الفاظ کو مسنون دعا کہہ دیا ہے۔

بہر حال یہ اور اس جیسے دیگر مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے اس مسئلے پر کام کرنے کا فیصلہ کیا، تقریباً عرصہ پانچ سال سے مختلف علماء واساتذہ سے مشاورت بھی ہوتی رہی اور مختلف کتب میں تلاش بھی جاری رہی، اس دوران مشاورت اور تلاش کے بعد جس

چیز پر تسلی ہوتی اس کو اپنے پاس محفوظ کرتا رہا، عام معروف ہے کہ نماز کے بعد کے اذکار میں 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر یا 33 مرتبہ اللہ اکبر دونوں طرح ثابت ہے، لیکن مجھے عجیب قسم کی حیرانگی ہوئی جب میں نے اس کی طرف توجہ کی تو یہ وظیفہ چھ مختلف طریقوں سے ثابت ہے، جس کا تذکرہ میں نے اپنی اس کتاب ''**المقربون** اذکار و وظائف، نمازیں و دعائیں'' میں تفصیل کے ساتھ کر دیا ہے، اللہ کی خاص توفیق اور اس کی مدد سے مسلمانوں کے فائدے کے لیے میں نے اس کتاب میں درج ذیل چیزوں کا خیال رکھا ہے:

* ......حدیث کی اصل کتابوں سے مراجعت کے بعد الفاظِ منصوصہ کا انتخاب کیا ہے۔
* ......ہر دعا اور ذکر کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا مکمل فرمان نقل کر دیا ہے۔
* ......جس کتاب سے کوئی چیز نقل کی ہے اسی کا حوالہ دیا ہے۔
* ......تمام محققین کی تحقیق کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے صحیح حدیث کا انتخاب کیا ہے۔
* ......جس حدیث میں دعاؤں کے الفاظ زیادہ جامع نظر آئے ہیں، ان کو درج کیا ہے۔
* ......اگر کسی دعا میں ایک کلمے کا فرق ہے تو اس کو الگ ذکر کیا ہے، کیونکہ حدیث کے مطابق الفاظ کے فرق کے ساتھ فضیلت اور افادیت کا فرق پڑتا ہے۔
* ......تمام قرآنی آیات اور احادیث کی تخریج کر دی ہے۔
* ......رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی بھی شخصیت کے اقوال کو ذکر نہیں کیا۔
* ......جو دعا رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں، اس کا ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھا۔
* ......اپنی طرف سے کوئی دعا بنانے کی کوشش نہیں کی۔
* ......عام مسلمان کو جن نمازوں سے واسطہ پڑتا ہے، ان تمام کا تذکرہ کر دیا ہے۔
* ......آسانی اور سہولت کے لیے اہم مضامین کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

❋......کوشش کی ہے کہ کسی موضوع یا کسی موقع کی کوئی دعا رہ نہ جائے۔

❋......کوشش کی ہے کہ ہر موقع کی مکمل دعائیں اور اذکار اس کتاب میں ذکر کر دیے جائیں۔

❋......عام مسلمان کے لیے تربیتی نصاب کی حیثیت سے اس کو تیار کیا ہے۔

❋......افادہ عام کے لیے آخر میں قرآن وحدیث سے اہم جامع دعاؤں کو جمع کر دیا ہے۔

❋......تربیتی سلسلہ میں ہماری یہ پہلی کوشش ہے، ان شاء اللہ اس سلسلہ کی دوسری کتاب جلد ہی دستیاب ہوگی۔

میں نے اپنی ہمت، طاقت اور پہنچ کے مطابق مکمل کوشش کی ہے کہ امت مسلمہ کی احسن انداز سے خیر خواہی کی جائے، اللہ سے دعا ہے کہ وہ اسے میرے لیے، میرے اساتذہ کے لیے، میرے والدین کے لیے، میرے بیوی بچوں کے لیے اور ہر اس شخص کے لیے جس نے اس سلسلہ میں کسی بھی صورت میں معاونت کی ہے، اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

راقم الحروف:

حافظ عبدالوهاب بن محمد اصغر

مدرس: جامعہ محمدیہ، ملکے کلاں، سیالکوٹ

امام وخطیب: جامع مسجد القدس اہل حدیث، گوہد پور، سیالکوٹ

بتاریخ 28/06/2016

بمطابق 23 رمضان المبارک 1437ھ

موبائل نمبر: 03214162260

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکرودعا، استغفاروتوبہ، حمدوثنا، تسبیح وتکبیر وتہلیل اور صلوٰۃ وسلام

ذکرودعا:

تلاوتِ قرآن کی فضیلت واہمیت:

✱......**اللہ نے قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے**، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ [1]

''اس کی تلاوت کر جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کی گئی ہے''۔

✱......**تلاوت کرنے والے کی قرآن سفارش کرے گا**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔ [2]

✱......**قرآن پڑھنے کا اجروثواب**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ [3]

---

[1] سورۃ العنکبوت:45

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن:1874

[3] جامع ترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا من القرآن:2910

❋......قرآن کوخوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ ۔[1]

''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ''۔

❋......قرآن دنیا کی واحد کتاب ہے جس کو پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھنے کا حکم ہے، اللہ نے فرمایا:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ ۔[2]

''پس جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر''۔

❋......**تلاوت کرنے والے اور تلاوت نہ کرنے والے کی مثال**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے سنگترے کی سی ہے جس کا مزا بھی لذیذ ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے اور جو مومن قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا مزہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کی سی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا اندرائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی ۔[3]

ذکر کی فضیلت واہمیت:

❋......**اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے کا حکم**، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] سورۃ المزمل:4

[2] سورۃ النحل:98

[3] صحیح بخاری، کتاب الأطعمة،باب ذکر الطعام:5427

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝﴾۔ ①

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کو یاد کرو، بہت یاد کرنا۔ اور اس کی تسبیح کرو، پہلے پہر اور پچھلے پہر''۔

✱...... اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝﴾۔ ②

''اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے''۔

✱...... اللہ کے نیک بندے ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾۔ ③

''وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں''۔

✱...... مال واولاد کہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾۔ ④

---

① سورۃ الأحزاب:41،42

② سورۃ الأحزاب:35

③ سورۃ آلِ عمران:191

④ سورۃ الأنفال:9

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں''۔

❋......**اللہ کے بندوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل ہوتا ہے،** اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ۭ۲۸﴾۔[1]

''وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں''۔

❋......**کسی لمحے اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے،** اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَــهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵﴾۔[2]

''اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے اور خوف سے اور بلند آواز کے بغیر الفاظ سے صبح وشام یاد کر اور غافلوں سے نہ ہو''۔

❋......**ہر وقت اللہ کا ذکر کرنا چاہیے،** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔[3]

❋......**درجات بلند کرنے والا عمل،** نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں تمھارے اعمال میں سے بہترین عمل کے متعلق نہ بتاؤں، جو تمھارے مالک کے ہاں پاکیزہ ترین، تمھارے درجات میں بلند ترین، تمھارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے اچھا اور تمھارے لیے

---

[1] سورۃ الرعد:28

[2] سورۃ الأعراف:205

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل:6407

اس بات سے بھی بہتر کہ تم اپنے دشمن سے آمنا سامنا کرو، تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمھاری گردنیں ماریں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر۔[1]

✱......**ذکر کرنے اور ذکر نہ کرنے والے شخص کی مثال**، نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔[2]

✱......**ذکر والے گھر کی مثال**، نبی ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔[3]

✱......**ہمیشہ زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے**، عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر اسلام کے احکامات بہت زیادہ ہو چکے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر میں مضبوطی سے عمل کرسکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمھاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔[4]

✱......**اللہ کے ذکر کی وجہ سے اللہ کے ہاں بندے کا تذکرہ**، نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہترین جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ بالشت بھر میرے قریب آئے تو میں ایک

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه: 3377

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر الله عز وجل: 6407

[3] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة: 1823

[4] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، ما جاء فی فضل الذکر: 3375

ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ چلتا ہوا میرے پاس آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔ ①

❋...... **کوئی نشست بھی اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، تو وہ جگہ اللہ کی طرف سے اس کے لیے باعث نقصان ہوگی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ جگہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے باعث نقصان ہوگی۔ ②

❋...... **اللہ کا ذکر کرنے والے بازی لے گئے،** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر سے گزرے جسے جُمدان کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: چلتے رہو یہ جمدان ہے **مُفَرِّدُوْنَ** آگے بڑھ گئے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! **مُفَرِّدُوْنَ** کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ ③

❋...... **اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھنے والے کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے گھیر لیتے ہیں،** نبی ﷺ نے فرمایا: جو قوم بھی بیٹھ کر اللہ رب العزت کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے پاس والے فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔ ④

---

① صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی ﴿ویحذرکم اللہ نفسه﴾: 7405

② سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب کراھیة أن یقوم الرجل من مجلسه: 4856

③ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالٰی: 6808

④ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن: 6855

٭......اللہ کا ذکر کرنے والوں کو فرشتے ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور ان کے پاس بیٹھنے والا بھی سعادت سے محروم نہیں رہتا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو رستوں میں گھومتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں، جب وہ کسی قوم کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں: اپنی ضرورت کی طرف آؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے ان کو اپنے پروں سے ڈھک لیتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا رب پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کو فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تیری تسبیح وتکبیر اور حمد اور بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: واللہ! انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے کہتے ہیں اگر آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ بڑائی یا پاکی بیان کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان سے پوچھتا ہے: کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: واللہ! انھوں نے جنت نہیں دیکھی، اللہ فرماتا ہے: اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کے بہت زیادہ حریص ہوتے اور بہت زیادہ طالب ہوتے اور اس کی طرف ان کی رغبت بہت زیادہ ہوتی، اللہ فرماتا ہے: کس چیز سے وہ پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: جہنم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: انھوں نے اس کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں، واللہ! انھوں نے نہیں دیکھا ہے، اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ اسے

دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ ڈرتے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص ان (ذکر کرنے والوں) میں نہیں تھا، بلکہ وہ کسی ضرورت کے لیے آیا تھا، اللہ فرماتا ہے: وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔[1]

دعا کی فضیلت واہمیت:

✱......دعا نہ کرنے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾﴾۔[2]

''اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے''۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پاک سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔[3]

✱......دعا کرنے والے کی دعا کو اللہ قبول فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل: 6408

[2] سورۃ المومن: 60

[3] سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب فضل الدعاء: 3827

يَرْشُدُونَ﴿۱۸۶﴾ [1]

’’اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو لازم ہے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ ہدایت پائیں‘‘۔

* ......**دعا عبادت ہے،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔ [2]

* ......**اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ قابل قدر کوئی چیز نہیں،** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ قابل قدر کوئی چیز نہیں۔ [3]

* ......**اللہ خود فرماتے ہیں مجھ سے دعا کرو میں عطا کروں گا،** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا بابرکت اور بلند رب ہر رات کو آسمان دنیا پر اترتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے، پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کو قبول کروں؟ اور کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کو بخش دوں؟۔ [4]

دعا کی شرائط و آداب:

* ......**خلوص کے ساتھ دعا کرنی چاہیے،** اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴿۶۵﴾﴾۔ [5]

’’پس اسے پکارو، اس حال میں کہ اسی کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہو، سب

---

[1] سورۃ البقرۃ:186

[2] جامع ترمذی، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ المومن:3247

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء:3370

[4] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿یریدون أن یبدلوا کلام اللہ﴾:7494

[5] سورۃ المومن:65

تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے‘‘۔

✽......ادب اور تواضع سے دعا کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵﴾۔[1]

’’اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور خفیہ طور پر پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا‘‘۔

✽......خوف اور طمع کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرمایا:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰﴾۔[2]

’’بے شک وہ نیکیوں میں بہت جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے‘‘۔

✽......یقین کامل اور دل کی توجہ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح دعا کرو کہ تمھیں قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔[3]

✽......جامع الفاظ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ دعا میں جامع الفاظ کو پسند فرماتے تھے اور غیر جامع دعا نہیں کرتے تھے۔[4]

---

[1] سورۃ الاعراف:55

[2] سورۃ الأنبیاء:90

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3479

[4] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب الدعاء:1482

٭……**دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے،** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی اور قبولیت میں جلدی نہ کرے اس وقت تک بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! جلدی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کہے میں نے دعا مانگی تھی، میں نے دعا مانگی تھی، لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میری دعا قبول ہوئی ہو پھر وہ اس سے ناامید ہو کر دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔ [1]

٭……**دعا بہت زیادہ کرنی چاہیے،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے، تو بہت زیادہ کرے، کیونکہ وہ اپنے رب عزوجل سے مانگ رہا ہے۔ [2]

٭……**دعا میں اللہ کی حمد وثنا کرنی چاہیے اور نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنی چاہیے،** فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا، اس نے نبی ﷺ پر صلوٰۃ نہیں بھیجی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے، پھر اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو کہا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے پھر نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ [3]

٭……**حلال اور طیب مال کھا کر دعا کرنی چاہیے،** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے، اللہ نے فرمایا: اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمھارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا: اے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب بیان أنه یستجاب للداعی مالم یعجل:6936

[2] سلسلة الاحادیث الصحیحة:1266

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3477

ایمان والو! ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ، پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پراگندہ بال، جسم گردآلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف لمبا کر کے کہتا ہے: اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟۔[1]

❋......**نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرنی چاہیے،** جیسا کہ تین غار والوں کا واقعہ معروف ہے کہ انھوں نے اپنے نیک اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کر کے کہا تھا: اے اللہ! اگر تجھے ہمارے یہ اعمال قبول ہیں تو غار کے منہ سے پتھر ہٹا دے، تو اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی۔[2] لہٰذا ہمیں بھی اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرنی چاہیے، مثلاً اس طرح اللہ کے حضور التجا کی جائے اے اللہ! میں نے فلاں نیک کام کیا تھا اگر تجھے پسند ہے تو میری دعا کو قبول فرما۔

❋......**گناہ اور قطعی رحمی کی دعا نہیں کرنی چاہیے،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ اسے وہی چیز عطا نہ کرے یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کرے، بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لیے دعا نہ کی ہو، اس پر ایک شخص نے کہا: تب تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بہت زیادہ دینے والا ہے۔[3]

❋......**سنجیدگی اور پختگی کے ساتھ دعا کرنی چاہیے،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پوری سنجیدگی اور پختگی کے ساتھ دعا کرے، ہرگز ایسے دعا نہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها: 2346

[2] صحيح بخاری، كتاب البيوع، باب إذا اشترى شيئا لغيره بغير إذنه فرضي: 2215

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب في انتظار الفرج وغير ذٰلك: 3573

کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر، کیونکہ اس سے کوئی زبردستی نہیں کروا سکتا۔[1] دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایسے دعا نہ کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، چاہیے کہ وہ پختگی کے ساتھ سوال کرے، کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔[2]

* ...... **جب جنت اور جہنم کا سوال کیا جائے تو تین مرتبہ کیا جائے**، کیونکہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کیا تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے، اور جس نے تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے بچا لے۔[3]

* ...... **ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیے**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمھارا رب تبارک وتعالیٰ بہت زیادہ شرم رکھنے والا، باحیا اور سخی ہے، جب اس کا بندہ ہاتھ اٹھا کر اس کے حضور التجا کرتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھ خالی لوٹا دے۔[4]

* ...... **اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے وسیلے سے دعا کرنی چاہیے**، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾۔[5]

''اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان کے ساتھ پکارو''۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے وسیلے سے دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کو جو حاجت ہو، وہ اس کے مطابق اللہ کا نام لے کر دعا کرے، مثلاً اگر کسی نے اللہ سے شفا یابی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب لیعزم المسألة فإنه لا مكره له:6338

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب لیعزم المسألة فإنه لا مكره له:6339

[3] سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من حر النار:5521

[4] سنن أبي داود، کتاب الوتر، باب الدعاء:1488

[5] سورة الأعراف:180

کی دعا کرنی ہے تو وہ یوں کہے: **یَا شَافِیْ** اے شفا دینے والے! مجھے شفا دے، اگر کسی نے رزق مانگنا ہے تو وہ یوں دعا کرے: **یَا رَزَّاقُ** اے بے حد رزق دینے والے! مجھے رزق عطا فرما۔

✱...... **اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) ایسے نام ہیں جنھیں یاد بھی کرنا چاہیے اور ان کے وسیلے سے دعا بھی کرنی چاہیے**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ننانوے نام ہیں جو انھیں حفظ (یاد) کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اللہ وتر ہے اور وتر کو ہی پسند فرماتا ہے۔[1]

اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوبصورت اسماء وصفات:

نمبر شمار	اسماء وصفات	ترجمہ	حوالہ
1	اَللّٰہُ	(اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام)	سورۃ البقرۃ:255
2	اَلْاِلٰہُ	حقیقی معبود	سورۃ التوبۃ:31
3	اَلْاَحَدُ	ایک	سورۃ الاخلاص:1
4	اَلْاَعْلٰی	سب سے اونچا	سورۃ الاعلیٰ:1
5	اَلْاَکْرَمُ	سب سے زیادہ کرم والا	سورۃ العلق:3
6	اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	سورۃ الحدید:3
7	اَلْاٰخِرُ	سب سے پیچھے	سورۃ الحدید:3
8	اَلْبَارِئُ	وجود بخشنے والا	سورۃ الحشر:24
9	اَلْبَاسِطُ	کھولنے والا	سنن أبی داود:3451

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب: للہ مائۃ اسم غیر واحد:6410، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی أسماء اللہ تعالی وفضل من أحصاھا:6809

10	اَلْبَاطِنُ	چھپا ہوا	سورۃ الحدید:3
11	اَلْبَدِیْعُ	انوکھا موجد	سورۃ الانعام:101
12	اَلْبَرُّ	بہت احسان کرنے والا	سورۃ الطور:28
13	اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	سورۃ الشوریٰ:11
14	اَلتَّوَّابُ	بہت توبہ قبول کرنے والا	سورۃ البقرۃ:160
15	اَلْجَامِعُ	جمع کرنے والا	سورۃ آلِ عمران:9
16	اَلْجَبَّارُ	اپنی مرضی چلانے والا	سورۃ الحشر:23
17	اَلْجَمِیْلُ	نہایت خوبصورت	صحیح مسلم:265
18	اَلْحَافِظُ	حفاظت کرنے والا	سورۃ یوسف:64
19	اَلْحَسِیْبُ	پورا حساب لینے والا	سورۃ النساء:7
20	اَلْحَفِیْظُ	اچھی طرح نگہبان	سورۃ ھود:57
21	اَلْحَقُّ	حق	سورۃ الحج:62
22	اَلْحَکَمُ	حاکم	سورۃ التین:8
23	اَلْحَکِیْمُ	کمال حکمت والا	سورۃ الانعام:18
24	اَلْحَلِیْمُ	بے حد بُردبار	سورۃ الاحزاب:51
25	اَلْحَمِیْدُ	بے حد تعریف والا	سورۃ الحج:24
26	اَلْحَیُّ	کامل زندگی والا	سورۃ البقرۃ:255
27	اَلْحَیِیُّ	نہایت حیادار	سنن اُبی داود:1488
28	اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا	سورۃ الحشر:24

29	اَلْخَبِيْرُ	سب خبر رکھنے والا	سورۃ الملک:14
30	اَلْخَلَّاقُ	سب کچھ پیدا کرنے والا	سورۃ الحجر:86
31	اَلدَّيَّانُ	حساب لینے والا	صحیح الترغیب:3608
32	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	جلال وکرم والا	سورۃ الرحمٰن:78
33	اَلرَّؤُوْفُ	بہت نرمی کرنے والا	سورۃ النحل:7
34	اَلرَّازِقُ	رزق دینے والا	سورۃ المائدۃ:114
35	اَلرَّبُّ	پالنے والا	سورۃ الفاتحہ:1
36	اَلرَّحْمٰنُ	بہت زیادہ رحم کرنے والا	سورۃ الفاتحہ:3
37	اَلرَّحِيْمُ	نہایت رحم کرنے والا	سورۃ الفاتحہ:3
38	اَلرَّزَّاقُ	بے حد رزق دینے والا	سورۃ الذاریات:58
39	اَلرَّفِيْقُ	نہایت نرم	صحیح بخاری:6927
40	اَلرَّقِيْبُ	پورا نگہبان	سورۃ المائدۃ:117
41	اَلسُّبُّوْحُ	بہت ہی پاکیزہ	صحیح مسلم:1091
42	اَلسِّتِّيْرُ	نہایت پردہ پوش	سنن نسائی:406
43	اَلسَّلَامُ	سلامتی والا	سورۃ الحشر:23
44	اَلسَّمِيْعُ	سب کچھ سننے والا	سورۃ المجادلۃ:1
45	اَلسَّيِّدُ	حقیقی سردار	سنن أبی داود:4806
46	اَلشَّافِيْ	شفا دینے والا	صحیح بخاری:5750
47	اَلشَّاكِرُ	قدردان	سورۃ البقرۃ:158

48	اَلشَّكُوْرُ	نہایت قدردان	سورۃ الفاطر:30
49	اَلشَّهِيْدُ	ہر چیز پر حاضر	سورۃ النساء:79
50	اَلصَّادِقُ	سچا	سورۃ الانعام:146
51	اَلصَّمَدُ	بے نیاز	سورۃ الاخلاص:2
52	اَلطَّيِّبُ	نہایت پاکیزہ	صحیح مسلم:2346
53	اَلظَّاهِرُ	ظاہر	سورۃ الحدید:3
54	اَلْعَزِيْزُ	سب پر غالب	سورۃ الحشر:23
55	اَلْعَظِيْمُ	نہایت عظمت والا	سورۃ الحاقۃ:52
56	اَلْعَفُوُّ	نہایت معاف کرنے والا	سورۃ الحج:60
57	اَلْعَلِيْمُ	سب کچھ جاننے والا	سورۃ الروم:54
58	اَلْعَلِيُّ	سب سے بلند	سورۃ البقرۃ:255
59	اَلْغَالِبُ	غالب	سورۃ یوسف:21
60	اَلْغَفَّارُ	نہایت بخشنے والا	سورۃ طٰہٰ:82
61	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا	سورۃ الزمر:53
62	اَلْغَنِيُّ	بے پرواہ	سورۃ الفاطر:15
63	اَلْفَتَّاحُ	خوب فیصلہ کرنے والا	سورۃ سبا:26
64	اَلْقَابِضُ	بند کرنے والا	جامع ترمذی:1314
65	اَلْقَادِرُ	مکمل قادر	سورۃ الانعام:65
66	اَلْقَاهِرُ	مکمل غالب	سورۃ الانعام:18

67	اَلْقُدُّوسُ	نہایت پاک	سورۃ الحشر:23
68	اَلْقَدِيْرُ	پوری طرح قادر	سورۃ البقرۃ:284
69	اَلْقَرِيْبُ	نہایت قریب	سورۃ ھود:61
70	اَلْقَوِیُّ	بے حد قوت والا	سورۃ الشوریٰ:19
71	اَلْقَهَّارُ	نہایت زبردست	سورۃ الرعد:16
72	اَلْقَيُّوْمُ	ہر چیز کو قائم رکھنے والا	سورۃ البقرۃ:255
73	اَلْكَافِیْ	کافی	سورۃ الزمر:36
74	اَلْكَبِيْرُ	نہایت بڑا	سورۃ لقمان:30
75	اَلْكَرِيْمُ	نہایت کرم والا	سورۃ الانفطار:6
76	اَلْكَفِيْلُ	ضامن	سورۃ النحل:91
77	اَللَّطِيْفُ	نہایت باریک بین	سورۃ الانعام:103
78	مَالِكُ الْمُلْكِ	بادشاہی کا مالک	سورۃ آلِ عمران:26
79	اَلْمُبِيْنُ	ظاہر کرنے والا	سورۃ النور:25
80	اَلْمُتَعَالُ	نہایت بلند	سورۃ الرعد:9
81	اَلْمُتَكَبِّرُ	بے حد بڑائی والا	سورۃ الحشر:23
82	اَلْمَتِيْنُ	نہایت مضبوط	سورۃ الذاریات:58
83	اَلْمُجِيْبُ	قبول کرنے والا	سورۃ ھود:61
84	اَلْمَجِيْدُ	بڑی شان والا	سورۃ البروج:15
85	اَلْمُحْسِنُ	احسان کرنے والا	سورۃ السجدۃ:7

86	اَلْمُحِيْطُ	احاطہ کرنے والا	سورۃ النساء:126
87	اَلْمُحْيِيْ	زندہ کرنے والا	سورۃ حم السجدۃ:39
88	اَلْمُسَعِّرُ	قیمت مقرر کرنے والا	سنن أبي داود:3451
89	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنا دینے والا	سورۃ الحشر:24
90	اَلْمُعْطِيْ	عطا کرنے والا	صحیح بخاری:3116
91	اَلْمُقْتَدِرُ	پوری قدرت رکھنے والا	سورۃ الکہف:45
92	اَلْمُقَدِّمُ	آگے کرنے والا	صحیح بخاری:6398
93	اَلْمُقِيْتُ	نگہبان	سورۃ النساء:85
94	اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	سورۃ المومنون:116
95	اَلْمَلِيْكُ	عظیم بادشاہ	سورۃ القمر:55
96	اَلْمَنَّانُ	نہایت احسان کرنے والا	سنن نسائی:1300
97	اَلْمُنْتَقِمُ	انتقام لینے والا	سورۃ السجدۃ:22
98	اَلْمَوْلٰى	مالک	سورۃ الحج:78
99	اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبان	سورۃ الحشر:23
100	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کرنے والا	صحیح مسلم:1812
101	اَلْمُؤْمِنُ	امن دینے والا	سورۃ الحشر:23
102	اَلنَّصِيْرُ	مددگار	سورۃ الانفال:40
103	اَلنُّوْرُ	نور	سورۃ النور:35
104	اَلْوَاحِدُ	اکیلا	سورۃ الرعد:16

105	اَلْوَارِثُ	وارث	سورۃ الحجر:23
106	اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	سورۃ البقرۃ:247
107	اَلْوَالِیْ	مددگار	سورۃ رعد:11
108	اَلْوِتْرُ	اکیلا شراکت سے پاک	صحیح بخاری:6410
109	اَلْوَدُوْدُ	نہایت محبت کرنے والا	سورۃ البروج:14
110	اَلْوَکِیْلُ	کارساز	سورۃ آلِ عمران:173
111	اَلْوَلِیُّ	اصل کارساز	سورۃ الشوریٰ:9
112	اَلْوَھَّابُ	بے حد عطا کرنے والا	سورۃ آلِ عمران:8
113	اَلْھَادِیُ	ہدایت دینے والا	سورۃ الفرقان:31

دعا کی قبولیت کے اوقات واحوال:

1...... **رات کا وقت**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کوئی بھی مسلمان دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔[1]

2...... **سحری یعنی رات کا آخری وقت**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں حتیٰ کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کوئی ہے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے مانگنے والا میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے بخشش مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کردوں؟۔[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیھا الدعاء:1770

[2] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿یریدون أن یبدلوا کلام اللہ﴾:7494

3...... **اذان اور قتال کے وقت کی دعا،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو وقت کی دعا رد نہیں ہوتی یا پھر کم ہی رد ہوتی ہے، اذان کے وقت کی دعا اور قتال فی سبیل اللہ کے وقت کی دعا۔[1]

4...... **جمعہ کے دن ایک خاص وقت،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جسے اگر کوئی مسلمان پا لیتا ہے، پھر اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا جو بھی سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں۔[2] رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر جمعہ کی نماز ختم ہونے تک ہے۔[3] یا پھر عصر سے لے کر مغرب تک ہے۔[4]

5...... **رمضان المبارک اور رمضان کا آخری عشرہ، بالخصوص روزے کی حالت میں دعا،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی: (1) والد کی دعا، (2) روزے دار کی دعا اور (3) مسافر کی دعا۔[5]

6...... **جہاد، حج اور عمرے کے سفر کے دوران،** نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والا اور حج وعمرہ کرنے والا اللہ کے وفد ہیں، انھیں اللہ نے بلایا تو یہ گئے اور انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔[6]

7...... **کسی کی غیر موجودگی کے وقت،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے، دعا کرنے والے کے

---

[1] سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء:2540

[2] سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب ذکر الساعة التی یستجاب فیها الدعاء یوم الجمعة:1431

[3] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة:1975

[4] سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء فی الساعة التی ترجی فی الجمعة:1139

[5] السنن الکبری للبیهقی، کتاب صلاة الاستسقاء، باب استحباب الصیام للاستسقاء:6619

[6] سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج:2893

پاس ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے یہ بھلائی آپ کو نصیب ہو۔[1]

8...... **اذان اور اقامت کا درمیانی وقت**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔[2]

9...... **دورانِ سجدہ**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدے میں خوب دعا کرو، کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے کہ تمھارے لیے قبول کر لی جائے۔[3] نماز اور نماز کے علاوہ سجدے کی حالت میں دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

10...... **فرضی نماز کے بعد کا وقت**، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری وقت اور فرضی نماز کے بعد کے وقت کی دعا (زیادہ قبول ہوتی ہے)۔[4]

11...... **زمزم پیتے وقت**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس (مقصد) کے لیے ہے جس کے لیے وہ پیا جائے۔[5] لہٰذا دعا کی قبولیت کا مقصد لے کر زمزم پینا چاہیے۔

12...... **تلاوتِ قرآن کے بعد**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اس کے ذریعے اللہ سے سوال کرے، اس لیے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔[6]

---

[1] صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب:6929

[2] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الدعاء بين الأذان والإقامة:521

[3] صحیح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود:1074

[4] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3499

[5] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الشرب من زمزم:3062

[6] جامع ترمذی، أبواب الفضائل، باب:2917

13...... **فرائض و نوافل کو اہتمام سے ادا کرنے والا**، ایسا شخص اللہ کی قربت حاصل کرتا رہتا ہے، پھر اس سے اللہ محبت کرنے لگتے ہیں، پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اگر وہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ قبول کرتا ہے اور اگر سے کسی چیز کی پناہ مانگتا ہے تو اللہ اس کو اس چیز سے پناہ دے دیتے ہیں۔[1]

14...... **بارش کے وقت**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، اذان کے وقت کی دعا اور بارش کے دوران کی جانے والی دعا۔[2]

15...... **والد کی دعا**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی: (1) والد کی دعا، (2) روزے دار کی دعا اور (3) مسافر کی دعا۔[3]

16...... **دورانِ سفر**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (1) اولاد کے لیے والد کی بد دعا، (2) مسافر کی دعا اور (3) مظلوم کی دعا۔[4]

17...... **ذکر الٰہی میں مشغولیت کے دوران**، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین لوگوں کی دعا رد نہیں فرماتے: (1) اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا، (2) مظلوم اور (3) عادل حکمران۔[5]

18...... **عام آرام و سکون کی حالت میں زیادہ دعا کرنا**، اس کی وجہ سے سختی اور مصیبت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی میں اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہیے کہ راحت کی حالت میں کثرت

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع:6502

[2] صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ:3078

[3] السنن الکبری للبیهقی، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب استحباب الصیام للاستسقاء:6619

[4] سنن أبي داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب الدعاء بظهر الغیب:1536

[5] شعب الإیمان للبیهقی، فضل فی إدامة ذکر الله عزوجل:588

سے دعا کرے۔[1]

دعا کے قبول ہونے کی صورتیں:

نبی ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان اللہ سے ایسی دعا کرتا ہے جو گناہ یا قطع رحمی سے متعلق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں:

1۔اس کی دعا کو فوراً قبول کر کے اس کا مطالبہ پورا کر دیتے ہیں۔

2۔اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا دیتے ہیں۔

3۔اس کے ذریعے سے اس پر آنے والی کوئی مصیبت ٹال دیتے ہیں۔[2]

کن کی دعا قبول نہیں ہوتی؟:

❋......حرام کھانے پینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کھانا پینا حرام کا ہے اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟۔[3]

❋......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی:

1۔ایسا شخص جس کے گھر بدچلن بیوی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔

2۔جس شخص نے کسی کو قرض دیا اور کوئی گواہ نہ بنایا ہو۔

3۔جس نے بے سمجھ اور ناتجربہ کار لوگوں کو مال دیا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور تم بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو۔[4]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة: 3382

[2] صحیح الأدب المفرد: 710/550

[3] صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها: 2346

[4] المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورة النساء: 3181

توبہ واستغفار:

❋......توبہ کامیابی کی ضامن ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾﴾ ۔ ①

''اورتم سب اللہ کی طرف توبہ کرواے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ''۔

❋......**توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کو تمھارے اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو سنسان زمین میں اپنی سواری پر ہو، وہ اس سے گم ہوجائے اوراس کا کھانا پینا بھی اسی سواری پر ہو وہ اس سے ناامید ہوکر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے جس وقت وہ اپنی سواری سے ناامید ہوکر لیٹے اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکر کھڑی ہو جائے اوراس کی لگام پکڑ لے پھر زیادہ خوشی کی وجہ سے کہے اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرارب ہوں یعنی شدت خوشی کی وجہ سے الفاظ میں غلطی کرجائے۔ ②

❋......استغفاراورتوبہ کا خاص فائدہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ﴾ ۔ ③

''اوریہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو اوراس کے آگے توبہ کرو، وہ تم کو ایک وقت مقررہ تک اچھا فائدہ دے گا اورہر فضل والے کو اس کا فضل دے گا''۔

---

① سورۃ النور:31

② صحیح مسلم، کتاب التوبة،باب فی الحض علی التوبة والفرح بها:6960

③ سورۃ هود:3

٭......استغفار کی برکت، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۝۳۳﴾۔[1]

"اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ وہ بخشش مانگیں اور وہ انہیں عذاب دے"۔

٭......استغفار و توبہ قوت میں اضافے کا باعث، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ۝۵۲﴾۔[2]

"اور اے قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمھاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا اور مجرم بن کر روگردانی نہ کرو"۔

٭......دن میں ستر سے سو مرتبہ استغفار و توبہ کرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ یہ پڑھتا ہوں، دوسری جگہ فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو، میں دن میں سو دفعہ اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔[3]

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔[4]

"میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں"۔

---

[1] سورۃ الأنفال:33

[2] سورۃ هود:52

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، استحباب الاستغفار والاستکثار منه:6859

[4] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلة:6307

✱......**استغفار و توبہ کی دعا،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے درج ذیل ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیں گے اگر چہ وہ جنگ سے ہی بھاگا ہو:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔ [1]

"میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ، کائنات کا نگران ہے، اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں"۔

حمد و ثنا، تسبیح و تکبیر اور تہلیل:

✱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولادِ آدم میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، لہٰذا جو کوئی **اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ** پڑھے اور لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (یعنی ہر تکلیف دہ چیز) ہٹا دے، یا نیک کام کرنے کا حکم دے یا برے اقوال و افعال سے روکے اور یہ سب یا بعض اقوال و افعال جوڑوں کی تین سو ساٹھ تعداد کے برابر کرے، تو وہ اس دن اس حالت میں چلتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو آگ سے بچا چکا ہوتا ہے۔ [2]

✱......نبی ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ بندے کے سب سے نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے، اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔ [3]

✱......**باقی رہنے والی نیکیاں (اَلْباقیات الصّالحات)،** نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات

---

[1] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار: 1517

[2] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف: 2330

[3] جامع ترمذي، أبواب الدعوات، باب: 3579

باقی رہنے والی نیکیاں ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔[1]

”اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ“۔

✱...... **اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے محبوب ترین کلمات**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چار کلمات اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان میں سے جو بھی پہلے کہہ لیا جائے کوئی حرج نہیں:[2] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہ کلمات کہوں تو مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے:[3]

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

”اللہ پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے“۔

✱...... **سب سے افضل ذکر**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں“۔

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة: 3264

[2] صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة: 5601

[3] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء: 6847

اور سب سے افضل ذکر یہ ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔[1]

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

✱...... **جنت کا خزانہ،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یہ ذکر) جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔[2]

"نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ"۔

✱...... **انسانوں اور فرشتوں کے لیے اللہ کا چنا ہوا افضل، محبوب ترین اور سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کو مٹانے والا وظیفہ،** رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی کلام سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلام جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے چن لی ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔[3]

"اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ"۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کی مختلف فضیلت بیان کی ہے:

1...... رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی کلام سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلام جو اللہ نے اپنے فرشتوں اور اپنے بندوں کے لیے چن لی ہے۔[4]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة: 3383

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب قول لا حول ولا قوة الا بالله: 6409

[3] مسند أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاری رضي الله عنه: 21320

[4] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل سبحان الله وبحمده: 6925

2......ایک صحابی نے درخواست کی کہ مجھے اللہ کی محبوب ترین کلام کے متعلق بتائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی محبوب ترین کلام یہ ہے۔[1]

3......جس نے دن میں سو مرتبہ یہ وظیفہ کیا تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[2]

4......جس نے صبح وشام یہ وظیفہ سو مرتبہ کیا، قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر کوئی نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے اتنا ہی وظیفہ کیا یا اس سے زیادہ کیا۔[3]

✱......**جنت میں کھجور کا درخت لگانے والا ذکر**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ ذکر کرتا ہے، اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ ۔[4]

''اللہ عظمت والا پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ''۔

✱......**ترازو بھاری کرنے والا ذکر**، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (یہ) دو کلمے (ایسے ہیں) جو زبان پر ہلکے پھلکے، میزان میں انتہائی وزنی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ۔[5]

''اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اللہ پاک ہے جو بہت عظمت والا ہے''۔

✱......**سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ مٹانے والا وظیفہ**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر جو شخص یہ دعا پڑھے گا، اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ: 6926

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح: 6405

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء: 6843

[4] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3464

[5] صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب اذا قال واللہ لا اتکلم الیوم، فصلي أو قرأ: 6682

برابر ہوں:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ ①

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ''۔

✱......**ترازو بھرنے والا وظیفہ،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت ایمان کا حصہ ہے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** ترازو کو بھر دیتا ہے اور **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ** دونوں بھر دیتے ہیں، یا فرمایا ایک کلمہ بھر دیتا ہے اس چیز کو جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے، نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تمھارے لیے یا تمھارے خلاف دلیل ہے، ہر آدمی (جب) صبح کرتا ہے (یعنی سو کر اٹھتا ہے) تو اپنی جان کو بیچتا ہے، لہٰذا وہ اپنی جان کو آزاد کرتا ہے یا ہلاک کرتا ہے۔ ②

✱......سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: مجھے کوئی ذکر سکھایئے جو میں پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ذکر کیا کرو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب

---

① مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمرو بن العاص: 6479

② صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء: 534

سے بڑا ہے، بہت بڑا اور اللہ کے لیے تمام تعریفات بہت زیادہ ہیں، اللہ رب العالمین پاک ہے، اللہ غالب حکمت والے کی توفیق و مدد کے بغیر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں''۔

وہ کہنے لگا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ [1]

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما''۔

صلاۃ وسلام:

رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ہر انسان پر لازم ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [2]۔

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا''۔

صلوٰۃ وسلام کا مفہوم اور استعمال:

لفظ صلوٰۃ کا معنی رحمت بھیجنے اور دعائے رحمت کرنے کے ہوتے ہیں اس لیے آیت کے معنی ہوئے اللہ نبی پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے نبی کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی کے لیے دعائے رحمت کرو اور خوب سلام بھیجو، پھر صلوٰۃ کے معنی عام رحمت کے نہیں بلکہ خاص رحمت کے ہیں یعنی ایسی رحمت جو عنایت

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء: 6848

[2] سورة الأحزاب: 56

اور اعزاز و اکرام کے ساتھ ہو۔ اردو میں اس کے لیے خاص لفظ درود ہے اور سلام بھیجنے کے معنی ہیں ہر قسم کی آفات سے سلامت رہنے کی دعا کرنا۔

✽......**اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ صلوٰۃ کا استعمال**، اگر یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ خاص رحمت بھیجتا ہے، چنانچہ قرآن میں ہے:

﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾﴾۔ ①

''وہی (اللہ) ہے جو تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے، تا کہ وہ تمھیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ ایمان والوں پر ہمیشہ سے نہایت مہربان ہے''۔

✽......**فرشتوں کے لیے لفظ صلوٰۃ کا استعمال**، اگر یہ لفظ فرشتوں کے لیے استعمال ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے بخشش اور خاص رحمت کی دعا کرتے ہیں، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ»۔ ②

''تم میں سے کوئی شخص جب تک بے وضو ہوئے بغیر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں (دعائیں کرتے ہوئے اللہ سے التجا کرتے ہیں): اے اللہ! اس کو معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحمت فرما''۔

✽......**مومنوں اور مسلمانوں کے لیے لفظ صلوٰۃ کا استعمال**، اگر یہ لفظ عام لوگوں کے لیے استعمال ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے خاص رحمت کی درخواست

---

① سورۃ الاحزاب:43

② صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ:659

کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر ذکر کردہ آیت میں موجود ہے، اسی طرح درود ابراہیمی کے اندر بھی مسلمان اللہ سے خاص رحمت کی درخواست کرتے ہیں۔

٭ ...... نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے علاوہ عام مسلمانوں کے لیے صلوٰۃ وسلام کا استعمال،

نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے علاوہ عام مسلمانوں کے لیے بھی صلوٰۃ وسلام کے الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا:

﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾﴾۔ [1]

''اور ان (مسلمانوں) پر صلوٰۃ بھیجو، (ان کے لیے خاص دعائے رحمت کرو) بے شک تیری صلوٰۃ (یعنی خاص دعائے رحمت کی درخواست) ان کے لیے باعث سکون ہے''۔

رسول اللہ ﷺ مسلمانوں پر صلوٰۃ بھیجا کرتے تھے، چنانچہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے صدقات لے کر حاضر ہوتے، تو آپ ﷺ اس طرح ان پر صلوٰۃ بھیجتے:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ»۔

''اے اللہ! فلاں کی آل پر صلوٰۃ بھیج''۔

چنانچہ میرے والد گرامی اپنا صدقہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان پر اس طرح صلوٰۃ بھیجی:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى»۔ [2]

''اے اللہ! ابواوفی کی آل پر صلوٰۃ بھیج''۔

---

[1] سورة التوبة:103

[2] صحيح بخاری، كتاب الزكاة،باب صلاة الامام ودعائه لصاحب الصدقة:1497

اور تمام مسلمانوں کو نماز کے تشہد میں اس طرح سلام سکھایا گیا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ [1]

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر‘‘۔

* ......**رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ نہ بھیجنے والا بخیل ہے**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔ [2]

* ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں قرآن اور نماز پڑھو) اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ (یعنی بتوں کی سی تعظیم کی طرح میری قبر کی تعظیم نہ کرو کہ سجدہ اور طواف کرو اور مجاور بن کر بیٹھ جاؤ اور کوئی خاص دن مقرر کر کے قبر کی زیارت کرو) اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجو، تم جہاں بھی ہو تمھاری صلوٰۃ مجھے پہنچ جاتی ہے۔ [3]

* ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ [4]

* ......طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ کا چہرہ ہشاش بشاش تھا، ہم نے کہا: ہم آپ کے چہرے میں بشارت دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا تھا اس نے کہا: اے محمد! بے شک آپ کا رب فرماتا ہے آپ اس بات سے خوش نہیں ہوں گے کہ جو آپ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلامتی بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام اسم من أسماء اللہ تعالی:6230

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3546

[3] سنن أبی داود، کتاب المناسك، باب زیارۃ القبور:2042

[4] سنن نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی ﷺ:1282

سلامتی بھیجوں گا۔ ①

✽...... **نبی ﷺ کے لیے صلوٰۃ کے مسنون الفاظ**، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے، صلوٰۃ کا طریقہ بھی بتلا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح صلوٰۃ بھیجو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ۔ ②

''اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر''۔

✽...... **نبی ﷺ کے لیے سلام کے مسنون الفاظ**، رسول اللہ ﷺ نے اس طرح سلام سکھایا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ ③

''اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں''۔

✽...... **نبی ﷺ کے لیے صلوٰۃ وسلام کے اکٹھے مسنون الفاظ:**

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ④

''اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو آپ پر''۔

---

① سنن نسائی، کتاب السهو، باب فضل التسليم على النبی ﷺ: 1283

② سنن نسائی، کتاب السهو، نوع آخر: 1293

③ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة: 831

④ صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب من اغتسل عريانا وحده فی الخلوة: 278

سونے اور نیند سے بیدار ہونے کے اذکار

سوتے وقت کے اذکار:

1......رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔ ①

''اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں''۔

2......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر کی طرف آئے تو اسے اپنی چادر کے دامن سے جھاڑ لے، کیونکہ اسے کیا معلوم اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز آ گئی ہے، پھر وہ یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ۔ ②

''اے میرے رب! تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا، لہٰذا اگر تو میری روح روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

3......آیۃ الکرسی پڑھ کر سونے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه: 3417

② صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ والقراءة عند المنام: 6320

شیطان صبح تک قریب نہیں آتا۔[1]

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾﴾۔[2]

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے“۔

4...... نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر آتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں ملاتے اور ان میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** کی تلاوت کر کے پھونکتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم سے جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے، آپ ﷺ دونوں ہاتھوں کو سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے شروع کرتے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ:5010

[2] سورۃ البقرۃ:255

اور آپ یہ عمل تین مرتبہ کرتے تھے۔[1]

5...... نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کے وقت سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اسے کافی ہو جائیں گی:[2]

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝۲۸۵ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝۲۸۶﴾[3]۔

”یہ رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات: 5017

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ: 5009

[3] سورۃ البقرۃ: 285، 286

مطابق، اسی کے لیے ہے جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما''۔

6......رسول اللہ ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔[1]

7......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سورۂ زمر اور سورۂ بنی اسرائیل پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔[2]

8......رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمھارے لیے ایک خادم سے بہتر ہے؟ جب بستر پر لیٹنے لگو تو 33 مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ** ''اللہ پاک ہے'' 33 مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے'' اور 34 مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** ''اللہ سب سے بڑا ہے'' پڑھ لیا کرو، یہ تمھارے ایک خادم سے بہتر ہے۔[3]

دوسری حدیث کے مطابق سوتے وقت یہ ذکر کرنے سے ایک ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔[4]

9......رسول اللہ ﷺ جب سونا چاہتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات:3404۔ سورتوں کے نمبر: سورۂ سجدہ:32، سورۂ ملک:67

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات:3405۔ سورتوں کے نمبر: سورۂ زمر:39، سورہ بنی اسرائیل:17

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التکبیر والتسبیح عند المنام:6318

[4] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب فی التسبیح عند النوم:5065

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ ①

''اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا''۔

10...... رسول اللہ ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی تھی کہ سوتے وقت سورۃ (قُلْ يَاۤيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) کی تلاوت کر کے سویا کرو، کیونکہ یہ سورت شرک سے بری کرنے والی ہے۔ ②

11...... رسول اللہ ﷺ سوتے وقت اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ ③

''اے اللہ! ساتوں آسمان، زمین اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے اور تورات وانجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے

---

① سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقال عند النوم: 5045

② سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقال عند النوم: 5055

③ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب ما يقول عند النوم: 6889

ہے، اے اللہ! تو پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو آخری ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے آگے کوئی چیز نہیں، ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں فقر سے بے نیاز کردے‘‘۔

12......رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ ۔[1]

’’ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہوگیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، جب کہ کتنے ایسے لوگ ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے‘‘۔

13......رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّ مَلِيْكَهٗ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ ۔[2]

’’اے اللہ! اے غائب و حاضر کو جاننے والے! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کی شراکت سے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع: 6894

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه: 3392

تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

14...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا تو انہیں اس شخص نے کہا: کیا آپ نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ فرمانے لگے: عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے:

اَللّٰهُمَّ (اِنَّكَ) خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ، اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ۔ ①

''اے اللہ! (بے شک تو نے) میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے لیے ہی اس کا مرنا اور جینا ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے مار دے تو اسے بخش دے، اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں''۔

15...... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو، پھر اپنی دائیں جانب لیٹو، سونے لگو تو سب سے آخر میں یہ دعا پڑھ لیا کرو، اگر تم فوت ہو گئے تو فطرت اسلام پر فوت ہو گے:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْٓ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْٓ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْٓ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْٓ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّآ اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ

---

① صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم:6888، مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:5502۔ اِنَّكَ کے الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

بِكِتَابِكَ الَّذِيٓ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيٓ أَرْسَلْتَ۔ ①

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ اور نہ جائے نجات، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے مبعوث فرمایا''۔

نینداور خواب کے متعلق ضروری باتیں:

✱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند میں گھبرا جائے تو وہ یہ دعا پڑھ لے، اسے یہ گھبراہٹ و پریشانی نقصان نہیں پہنچائے گی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ ②

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں، اس کی ناراضگی، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں''۔

✱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو اچانک بیدار ہو جائے اور یہ دعا پڑھ کر کہے: اے اللہ! مجھے معاف فرما دے، یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی:

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرا وفضله:6311

② جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3528

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ ①

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی مکمل بادشاہت ہے، اس کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے، اللہ پاک ہے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اس اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ جو بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے''۔

✻...... نبی ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، (دوسری روایت میں ہے نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے)، چنانچہ جو شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو وہ خواب کسی کو نہ سنائے سوائے اس شخص کے جس سے اسے محبت ہے۔

اگر بُرا خواب دیکھے تو درج ذیل کام کرے:

1...... تین مرتبہ بائیں جانب تھوکے۔

2...... تین مرتبہ شیطان اور اپنے اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

3...... کسی کو یہ خواب نہ سنائے۔

4...... جس پہلو پر وہ لیٹا ہوا سے بدل دے۔

5...... اگر ارادہ بنے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔ ②

---

① سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما یدعو بہ إذا انتبہ من اللیل: 3878

② صحیح مسلم، کتاب الرؤیا: 5903، 5904، 5905

نیند سے بیدار ہونے کے اذکار:

1......رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ ①

"ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے"۔

2......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ۔ ②

"ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت دی اور مجھے میری روح لوٹائی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی"۔

3......نیند سے بیدار ہونے کے بعد ذکر اور وضو کرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ وضو کرتے ہوئے تین مرتبہ ناک کو جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کے ناک کے نرم حصے میں رات گزارتا ہے۔ ③

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسون پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت لمبی ہے، پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا نام:6312

② جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه:3401

③ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس وجنوده:3295

(فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی خوش مزاج خوش دل رہتا ہے۔ ورنہ بدمزاج سست رہ کر وہ دن گزارتا ہے۔[1]

✱......اس سے معلوم ہوا کہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو کرتے وقت تین مرتبہ ناک کو جھاڑنا چاہیے، ویسے ایک مرتبہ جھاڑنے سے وضو ہو جاتا ہے، لیکن نیند سے بیدار ہو کر وضو کرتے وقت تین مرتبہ ناک کو جھاڑنا چاہیے، خالی ناک کو جھاڑنا مناسب معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ بیدار ہونے کے بعد ناک جھاڑنا مقصود نہیں بلکہ وضو کرنا مقصود ہے۔

4...... رسول اللہ ﷺ رات کو نیند سے بیدار ہو کر تہجد شروع کرنے سے پہلے دس دفعہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے، دس مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہتے، دس مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ** کہتے، دس مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہتے، دس مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ** کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[2]

''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما، میں اللہ سے قیامت کے دن کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ طلب کرتا ہوں''۔

5......رسول اللہ ﷺ نے نیند سے بیدار ہو کر نیند دور کرنے کے لیے اپنی آنکھوں کو ملا، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی جو کہ درج ذیل ہیں:[3]

﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس: 1142

[2] سنن نسائي، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر ما يستفتح به القيام: 1617

[3] صحيح بخاري، كتاب تفسير القرآن، باب ﴿الذين يذكرون الله قياما وقعودا﴾: 4570

وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۗ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ

أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

”بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں عقلوں والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو جسے آگ میں ڈالے سو یقیناً تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا، جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ فوت کر۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں عطا فرما جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا، مرد ہو یا عورت، تمھارا بعض بعض سے ہے۔ تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دور کروں گا اور ہر صورت انھیں ایسے

باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اللہ کے ہاں سے بدلے کے لیے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا بدلہ ہے۔ تجھے ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے جنھوں نے کفر کیا۔ تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا بچھونا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، ان کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس سے مہمانی کے طور پر اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہتر ہے۔ اور بلاشبہ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ یقیناً ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھی جو تمھاری طرف نازل کیا گیا اور جو ان کی طرف نازل کیا گیا، اللہ کے لیے عاجزی کرنے والے ہیں، وہ اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔

......*......

طہارت، گھر، بازار، مجلس، مسجد اور وضو کے متعلق دعائیں

بیت الخلاء کے متعلق دعائیں:

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

1...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی انسان بیت الخلاء میں داخل ہو تو جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم گاہوں کے درمیان یہ دعا رکاوٹ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ۔[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ''۔

2...... نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔[2]

''اے اللہ! میں خبیثوں اور خبیثنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔

بیت الخلا سے نکلتے وقت کی دعا:

غُفْرَانَكَ۔[3]

''(اے اللہ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں''۔

---

[1] الجامع الصغیر وزیادته:5924

[2] صحیح بخاری، کتاب الوضوء،باب ما یقول عند الخلاء:142

[3] جامع ترمذی،أبواب الطهارة،باب ما یقول إذا خرج من الخلاء:7

گھر کے متعلق دعائیں:

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں:

1......ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ۔ [1]

"اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں، گمراہ کیا جاؤں، میں پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کا ارتکاب کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے"۔

2......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اسے اللہ کی طرف سے اس دعا پر کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دے دی گئی، تیری کفایت کی گئی اور تجھے محفوظ کر دیا گیا اور شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے کہ اس آدمی کے ساتھ تیرا کیا واسطہ ہے جسے ہدایت دے دی گئی، جس کی کفایت کی گئی اور جسے محفوظ کر دیا گیا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ [2]

"اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کوئی نیکی کرنے کی قوت ہے"۔

---

[1] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب مایقول اذا خرج من بیتہ: 5094

[2] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب مایقول اذا خرج من بیتہ: 5095

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

گھر میں داخل ہوتے وقت **بِسْمِ اللّٰہِ** ’’اللہ کے نام کے ساتھ‘‘ پڑھنا چاہیے، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تو نہ تمھیں اس گھر میں رات گزارنے کی جگہ ملی اور نہ ہی کھانا ملا اور جب داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ تمھیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے کہ آج تمھیں رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔[1]

✱ ...... گھر میں داخل ہونے کے بعد گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے، یہ برکت کا باعث ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً ط﴾۔[2]

’’پھر جب تم کسی طرح کے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کہو، زندہ سلامت رہنے کی دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی بابرکت، پاکیزہ ہے‘‘۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں سے ملو تو سلام کرو، وہ سلام تم پر اور تمہارے گھر والوں پر خیر و برکت کے نزول کا باعث ہوگا۔[3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحکامها:5262

[2] سورۃ النور:61

[3] جامع ترمذی، أبواب الاستئذان والآداب، باب ماجاء في التسليم إذا دخل بيته:2698

بازار کے متعلق دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ لیتا ہے، دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ [1]

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ ہے، وہ موت سے دوچار نہیں ہوگا، اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے“۔

مجلس کے متعلق دعائیں:

1...... کسی مجلس میں شریک ہوتے اور اٹھتے وقت سلام کرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے، اور پھر جب اٹھ کر جانے لگے تو بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں ہے (بلکہ دونوں کی یکساں اہمیت وضرورت ہے، جیسے مجلس میں شریک ہوتے وقت سلام کرے ایسے ہی مجلس سے رخصت ہوتے وقت بھی سب کو سلامتی کی دعا دیتا ہوا جائے)۔ [2]

2...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے مجلس میں اٹھنے سے قبل یہ ورد سو مرتبہ شمار کیا جاتا تھا:

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السوق: 3428

[2] سنن أبي داود، أبواب النوم، باب في السلام إذا قام من المجلس: 5208

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ. [1]

"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر، یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے"۔

3...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں بے فائدہ باتیں بہت ہوں، پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اس کے اس مجلس میں کیے ہوئے گناہ معاف کر دیے جائیں گے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. [2]

"اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں"۔

4...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اپنی مجلس برخاست کرنے سے پہلے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا قام من مجلسه: 3434

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا قام من مجلسه: 3433

مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ [1]

"اے اللہ! ہمیں اپنی اس قدر خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اتنی اطاعت نصیب فرما کہ جو تیری جنت تک ہمیں پہنچا دے اور اتنا یقین عنایت فرما جس سے ہم پر سے دنیاوی مصیبتیں دور ہو جائیں اور ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوت سے جب تک زندہ رہیں فائدہ دے، اور انھیں ہمارے وارث بنا، اور ہمارا انتقام ظالموں تک محدود رکھ اور ہم سے دشمنی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما، ہمیں ہمارے دین کے متعلق آزمائش میں مت ڈال، دنیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے"۔

مسجد کے متعلق دعائیں:

مسجد کی طرف جاتے وقت کی دعا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مؤذن نے اذان دی، تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَ فِي لِسَانِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا۔ [2]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3502

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلوٰۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل: 1799

''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما دے اور میری زبان میں بھی اور میرے کانوں میں نور پیدا فرما دے اور میری نگاہ میں نور پیدا فرما دے، اور میرے پیچھے نور پیدا فرما دے اور میرے آگے بھی اور میرے اوپر نور پیدا فرما دے اور میرے نیچے بھی، اے اللہ! مجھے نور عطا کر''۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں:

1......رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ[1]۔

''میں عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعے سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں''۔

2......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[2]۔

''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

3......رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو محمد ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے اور یہ دعا پڑھتے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[3]۔

''اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد: 466

[2] سنن نسائی، كتاب المساجد، باب القول عند دخول المسجد: 729

[3] جامع ترمذی، أبواب الصلاة، باب ما يقول عند دخوله المسجد: 314

دروازے کھول دے''۔

4......رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے، تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کردے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

مسجد سے نکلنے کی دعائیں:

1......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

2...... رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے تھے تو محمد ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے اور یہ دعا پڑھتے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ [3]

''اے میرے رب! میرے لیے میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد: 771

[2] سنن نسائی، كتاب المساجد، باب القول عند دخول المسجد وعند الخروج منه: 729

[3] جامع ترمذی، أبواب الصلاة، باب ما يقول عند دخوله المسجد: 314

3......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مسجد سے نکلے تو وہ نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ [1]

''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا''۔

4......رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے، تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ [2]

''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

وضو کے متعلق دعائیں:

وضو سے پہلے کی دعا:

✱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس کا وضو نہیں جس نے وضو پر اللہ کا نام نہیں لیا۔ [3]

✱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر وضو کرو۔ [4]

لہٰذا بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر وضو کرنا چاہیے۔

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد:773

[2] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد:771

[3] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في التسمية على الوضوء:101

[4] سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء:78

✱......وضو کے شروع میں صرف **بِسْمِ اللّٰہِ** پڑھنا چاہیے یا مکمل **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھنا چاہیے، عام نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طرح درست ہے۔

وضو کے بعد کی دعائیں:

1......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح مکمل وضو کرے، پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔[1]

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔

2......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے، پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔[2]

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء: 553

[2] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء: 554

3...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. [1]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے بہت زیادہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا دے''۔

4...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کے بعد یہ دعا پڑھی تو یہ دعا ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے، پھر یہ مہر قیامت تک نہیں کھولی جائے گی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ. [2]

''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں''۔

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الطھارۃ، باب ما یقال بعد الوضوء:55

[2] السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول إذا فرغ من وضوئه:9829

اگر کسی کو پانی نہ ملے تو؟ (تیمم کا طریقہ):

اگر کسی کو پانی نہ ملے یا کسی وجہ سے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو اسے پاک مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے، یہ وضو اور غسل کی جگہ پر کفایت کر جائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ﴾۔ [1]

''اور اگر تم بیمار ہو، یا کسی سفر پر، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر کوئی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو''۔

رسول اللہ ﷺ نے تیمم کے لیے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ان میں پھونک لگائی، اس کے بعد ان کے ساتھ اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔ [2] یعنی الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر، سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔

اگر کسی کو پانی اور مٹی دونوں نہ ملیں تو؟

اگر کسی کو پانی اور مٹی دونوں نہ ملیں تو اس کو ویسے ہی نماز پڑھ لینی چاہیے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پانی نہیں ملا تھا تو انھوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ویسے ہی نماز پڑھ لی تھی، اس پر آپ ﷺ نے کوئی انکار نہیں کیا تھا۔ [3]

---

[1] سورۃ المائدۃ:6

[2] صحیح بخاری، کتاب التیمم، باب المتیمم هل ینفخ فیهما؟:338

[3] صحیح بخاری، کتاب أصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها:3773

وضو کے ساتھ مسواک کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرتی اور رب کو خوش کرتی ہے۔[1]

٭......وضو، نماز، تہجد اور گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ (دوسری روایت کے مطابق ہر نماز کے ساتھ[2]) مسواک کرنے کا حکم دیتا۔[3]

حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ رات کو جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک کے ساتھ خوب صاف کرتے تھے۔[4]

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو مسواک سے ابتدا کرتے۔[5]

وضو کا مسنون طریقہ:

سب سے پہلے نیت کی جائے[6]، پھر بسم اللہ پڑھی جائے[7]، پھر دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھویا جائے، پھر کلی کی جائے، پھر ناک میں پانی چڑھایا جائے، پھر ناک کو جھاڑا جائے، پھر چہرہ دھویا جائے، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو دھویا جائے، پھر سر کا مسح کیا جائے، پھر کانوں کا مسح کیا جائے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھو لیے

---

[1] سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب الترغيب في السواك:5

[2] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة:887

[3] صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء، باب ذكر الدليل على أن الأمر بالسواك امر فضيلة:140

[4] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب طول القيام في صلاة الليل:1136

[5] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك:591

[6] صحیح بخاری، باب بدء الوحي:1

[7] سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء:78

جائیں۔[1]

* ......پورا وضو اچھی طرح مکمل کرنا چاہیے۔[2]
* ......وضو کے اعضاء کو کم از کم ایک مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھویا جا سکتا ہے۔[3]
* ......کلی کرنے کا اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی کا ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔[4]
* ......ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑنا چاہیے۔[5]
* ......عام حالات میں ناک میں اچھی طرح سانس کے ذریعے زیادہ پانی چڑھانا چاہیے، لیکن روزے کی حالت میں زیادہ پانی نہیں چڑھانا چاہیے۔[6]
* ......داڑھی کا خلال کرنا چاہیے۔[7]
* ......ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا اچھی طرح خلال کرنا چاہیے۔[8]
* ......سر کا مسح کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے، آپ ﷺ نے سر کے اگلے حصے سے آغاز کیا، پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنی گدی تک لے گئے پھر ان کو لوٹایا یہاں تک کہ وہ اس جگہ پر واپس آ گئے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب المضمضة فی الوضوء: 164

[2] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب: 165

[3] صحیح بخاری، کتاب الوضوء: 157، 158، 159

[4] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من مضمض واستنشق من غرفة واحد: 191

[5] سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب بأی الیدین یستنثر: 91

[6] سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب المبالغة فی الاستنشاق: 87

[7] جامع ترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء فی تخلیل اللحیة: 31

[8] جامع ترمذی، أبواب الطهارة، باب فی تخلیل الأصابع: 39

جہاں سے شروع کیا تھا۔[1]

* ......سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر مبارک کا مسح نیا پانی لے کر کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہیں تھا۔[2]
* ...... کان سر میں شامل ہیں، کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے کانوں کا مسح اس طرح کیا کہ اپنی شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا اور اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے باہر والے حصے کا مسح کیا۔[3]
* ......گردن کا مسح کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔
* ......پاؤں کی انگلیوں کا خلال ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ کیا جائے گا۔[4]
* ...... پاؤں دھوتے وقت اس بات کا خوب خیال رکھنا چاہیے کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پاؤں دھوتے وقت ایڑیاں تر نہ کرنے والوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''ان ایڑیوں کے لیے جہنم کی آگ ہے''۔[5]
* ......پیشاب کرنے کے بعد جب وضو کیا جائے تو وضو کے بعد اپنی شرم گاہ کی جگہ پر چھینٹے مارے جائیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا جب آپ ﷺ پیشاب کرتے تو وضو کرتے اور اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارتے تھے۔[6]
* ......وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے کوئی دعا وضو کے بعد پڑھ لی جائے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس کله:185

[2] صحیح مسلم، کتاب الطھارة، باب فی وضوء النبی ﷺ:559

[3] سنن أبی داود، کتاب الطھارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا:135

[4] سنن أبی داود، کتاب الطھارة، باب غسل الرجلین:148

[5] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب:165

[6] سنن أبی داود، کتاب الطھارة، باب فی الانتضاح:166

غسل کا مسنون طریقہ:

سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا جائے، پھر بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو اور جسم کے جس حصہ کو گندگی لگی ہے دھویا جائے، پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر اچھی طرح رگڑ رگڑ کر اس کو دھویا جائے (یا صابن وغیرہ سے دھویا جائے)، پھر وضو کیا جائے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے[1]، پھر پانی سے انگلیوں کو تر کیا جائے اور سر کے بالوں کی جڑوں میں انگلیوں سے خلال کیا جائے، یہاں تک کہ سر کی جلد تر ہو جانے کا یقین ہو جائے، پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہایا جائے، پھر باقی تمام جسم پر پانی بہایا جائے[2]، پھر غسل کی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے جائیں۔[3]

* ......سر پر پانی ڈالتے وقت پہلے دائیں جانب پانی بہایا جائے، پھر بائیں جانب۔[4]
* ......عورتوں کے لیے سر کے بال کھولنا ضروری نہیں، البتہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔[5]
* ......مسنون غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ غسل کے بعد فجر کی دو سنتیں اور نماز پڑھتے لیکن نیا وضو نہیں کرتے تھے۔[6]
* ......اگر دورانِ غسل ننگی شرم گاہ کو ہاتھ لگ جائے تو نیا وضو کرنا ہوگا۔[7]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس:281

[2] صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب تخلیل الشعر، حتی إذا ظن أنه قد أروی بشرته:272

[3] صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب الغسل مرة واحدة:257

[4] صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب من بدأ بالحلاب أو الطیب عند الغسل:258

[5] صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة:744

[6] سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب فی الوضوء بعد الغسل:250

[7] سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذکر:479

اذان واقامت

اذان کا بیان:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤذن کی آواز کی انتہا تک جتنے انسان اور جن اذان کی آواز سنیں گے وہ اس مؤذن کے لیے قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ ①

رسول اللہ ﷺ سے اذان دو طریقوں سے ثابت ہے:

1......اکہری اذان، رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اس طرح اذان کہنے کا حکم دیا تھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف
حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء: 609

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[1]۔	اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

2 ...... دوہری اذان، ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہری اذان سکھلائی تھی:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

پھر آہستہ آواز سے کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

پھر پہلے سے اونچی آواز سے کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان: 499

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف
اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ [1]	اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

فجر کی اذان:

رسول اللہ ﷺ نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فجر کی اذان میں **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد دو مرتبہ یہ الفاظ بھی سکھائے ہیں:

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ [2]

"نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے"۔

---

[1] سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الأذان: 502

[2] سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الأذان: 501

اذان کا جواب:

1...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خلوص دل کے ساتھ اذان سن کر انہی الفاظ میں اذان کا جواب دیتا ہے، البتہ **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** سن کر یہ دعا پڑھتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ [1]

''نہیں ہے برائی سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے''۔

2...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا۔ [2]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب اور محمد ﷺ کے رسول اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا''۔

اذان کے بعد کی دعائیں:

1...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان سن کر اذان کا جواب دو، پھر مجھ پر صلوٰۃ بھیجو، کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجی، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ [3]

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه: 850

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه: 851

[3] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه: 849

2...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ، وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ ، آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔ ①

''اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں اس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے''۔

3......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ ②

لہٰذا اذان کے بعد اس وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کی کوئی بھی دعا کی جا سکتی ہے، ان شاء اللہ وہ قبول ہوگی۔

اقامت کا بیان:

اقامت یعنی تکبیر کی دو قسمیں ہیں، یاد رکھیے کہ اکہری اذان کے ساتھ اکہری اقامت اور دُہری اذان کے ساتھ دُہری اقامت ہوگی:

1......اکہری اقامت: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اکہری اذان اور اکہری اقامت کہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء: 614

② سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الدعاء بین الأذان والإقامۃ: 521

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	نماز کھڑی ہوگئی
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	نماز کھڑی ہوگئی
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ ①	اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

2.....دُہری اقامت، رسول اللہ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو دوہری اقامت سکھائی تھی:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	آؤ نماز کی طرف
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان مثنی مثنی:605

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آؤ کامیابی کی طرف
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	نماز کھڑی ہوگئی
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ	نماز کھڑی ہوگئی
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[1]۔	اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

بارش کے دوران اذان:

دورانِ بارش مؤذن کو درج ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنا چاہیے:

1......مؤذن جب **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** پر پہنچے تو یہ نہ کہے، بلکہ **صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ** "اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو" کہے یا **صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ**[2] "اپنے ڈیروں (قیام گاہ) میں نماز پڑھ لو" کہے، یا **اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ**[3] "نماز ڈیروں (قیام گاہ) میں ہوگی" کہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے دوران مؤذن کو ایسے ہی اذان کہنے کا حکم دیا تھا۔[4]

2......اذان کے بعد مؤذن کہے: **اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ** "سنو! اپنے ڈیروں (قیام گاہ) میں نماز پڑھ لو"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیتے تھے شدید سردی یا سفر میں بارش ہو تو اذان کے بعد یہ کلمات کہو۔[5]

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان:502

[2] سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة، باب الجماعة في الليلة المطيرة:938

[3] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الكلام في الأذان:616

[4] صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الرخصة إن لم يحضر الجمعة في المطر:901

[5] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة:632

نمازوں کا بیان

نماز دین کا ستون ہے۔نماز جنت کی کنجی ہے۔نماز مومن کی معراج ہے۔نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔نماز قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔نماز جنت کا راستہ ہے۔نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔نماز برے کاموں سے روکتی ہے۔نماز مومن اور کافر میں فرق ہے۔نماز ولایت کا ذریعہ ہے۔نماز دلوں کا زنگ دور کرتی ہے۔نماز بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھتی ہے۔نماز محتاجی سے بچاتی ہے۔نماز روحانیت کو پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔نماز سے سکون اور قرار نصیب ہوتا ہے۔نماز قبر کی روشنی ہے۔نماز پل صراط کا چراغ ہے۔نمازی کو روز محشر سرخروئی نصیب ہوگی اور سب سے بڑا انعام نمازی کو یہ ملے گا کہ اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

جب ایک آدمی وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور مسجد کی طرف قدم اٹھاتا ہے، تو اللہ کی رحمت دیکھیں کہ اُس کے ایک قدم پر ایک گناہ مٹتا اور ایک قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے، پھر جب ایک نمازی مسجد میں قدم رکھتا ہے اور نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں: اے اللہ اس پر رحمت فرما، اے اللہ! اس پر مہربان ہو جا اور اس کا بیٹھنا بھی نماز میں شامل کر لیا جاتا ہے اور جس وقت وہ اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے، اس وقت سے لے کر اپنے گھر لوٹنے تک نماز کی حالت میں لکھ دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمھاری کیا رائے ہے کہ تم میں سے ایک انسان جس کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس

میں دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس کے (جسم پر) کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اس کے (جسم پر) کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں بچے گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہی مثال) پانچ نمازوں کی ہے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[1]

جو لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں وہ بدنصیب ہیں، جس نے نماز کو چھوڑا اس نے دین کے ستون کو ڈھانے میں مدد کی، جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی اس نے کفر کیا، بے نمازی پر نحوست طاری رہتی ہے، بے نمازی کی عمر میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے نمازی کے پاس نہ روشنی ہوگی، نہ دلیل اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ اور اس کا حشر ہامان، فرعون اور ابی بن خلف جیسے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔[2]

کل قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھ گچھ ہونے والی ہے، اگر نماز ٹھیک نکلی تو سارے اعمال ٹھیک اور اگر نماز خراب نکلی تو سارے اعمال رد کر دیے جائیں گے۔[3]

ایک مسلمان کو پابندی کے ساتھ پانچ وقت نماز ادا کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان نمازوں کے لیے بہترین وضو کیا اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا، ان کے رکوع مکمل کیے اور ان کے اندر خشوع سے کام لیا تو اللہ عزوجل نے اس کی بخشش کا عہد فرمایا ہے، اور جس نے یہ سب کچھ نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی ذمہ نہیں، چاہے تو اسے بخش دے، چاہے تو اسے عذاب دے۔[4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ:528

[2] مسند أحمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما:6576

[3] المعجم الاوسط للطبرانی، باب الألف، من اسمہ أحمد:1859

[4] سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظۃ علی وقت الصلوات:425

نماز کا طریقہ:

نماز سے پہلے نیت کرنا:

نماز ادا کرنے سے پہلے اس کی نیت کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى۔ [1]

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی''۔

نیت کا مطلب ارادہ کرنا ہے۔ نماز کی نیت تکبیر تحریمہ کہتے وقت کی جانی چاہیے یعنی نمازی اس وقت اپنے ذہن میں خیال کرے کہ وہ کون سی نماز ادا کرنے جا رہا ہے، مثلاً یہ کہ نماز کی رکعات کتنی ہیں اور وہ ظہر کی نماز ہے یا نفل نماز ہے وغیرہ۔

زبان سے نیت کے الفاظ کہنا سنت مطہرہ سے ثابت نہیں ہیں، زبانی نیت کے جو کلمات مشہور ہیں مثلاً نیت کی میں نے اس نماز کی، خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف وغیرہ، یہ درست نہیں ہیں۔

کتنی عجیب سی بات ہے کہ ساری نماز عربی زبان میں ہے اور نیت کے الفاظ لوگوں نے اپنی مرضی سے اپنے علاقے کی زبان میں بنا لیے ہیں۔

قبلہ رخ سیدھا کھڑا ہونا:

نماز ادا کرتے وقت قبلہ رخ سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ﴾۔ [2]

''اور تم جہاں بھی ہو سو اپنے چہرے اس (مسجد حرام) کی طرف پھیر لو''۔

---

[1] صحیح بخاری، بدء الوحی، کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ:1

[2] سورة البقرة:144

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے۔[1]

نماز کی ابتداء:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ رخ سیدھا کھڑے ہو کر ہاتھوں کو کندھوں[2] یا کانوں[3] تک اٹھاتے ہوئے **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے تھے۔[4]

* ......رفع الیدین کرتے وقت کانوں کو ہاتھ لگانا، کانوں کو پکڑنا اور ہاتھوں کو کندھوں سے نیچے رکھنا، یہ تینوں کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہیں، اس لیے نماز کی ابتدا میں یا دیگر رفع الیدین کرتے وقت اس چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندھوں یا کانوں کے برابر تک اٹھاتے تھے، نہ کہ کانوں کو ہاتھ لگاتے یا پکڑتے تھے۔

قیام میں ہاتھوں کی کیفیت:

اللہ اکبر کہنے کے بعد دائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر پکڑنے والی کیفیت میں رکھ کر دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھنا چاہیے، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر (درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک) رکھیں۔[5]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

1......وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع: 862

[2] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب إلى أين يرفع يديه: 738

[3] سنن نسائي، كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين حيال الأذنين: 879

[4] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه: 1813

[5] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة: 740

رسول اللہ ﷺ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی کی پشت، جوڑ اور کلائی پر رکھا۔①

2...... ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سے پھرتے ہوئے اور ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے دیکھا۔②

3...... وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھے۔③

4...... وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں قیام کرتے، تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔④

*...... بعض لوگ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھ دیتے ہیں یا کہنی کو پکڑ کر نماز پڑھتے ہیں یا اپنے ہاتھوں کو زیر ناف باندھتے ہیں، اگر وہ ان احادیث کو سامنے رکھیں تو ان کی نماز نبی ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں ہوتی اور جس کی نماز سنت کے مطابق نہیں ہوگی اس کو رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم یاد رکھ کر نماز ادا کرنی چاہیے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»۔⑤

''نماز اسی طریقے سے ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو''۔

تکبیر اور قراءت کے درمیان کی دعائیں:

تکبیر اور قراءت کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے کئی دعائیں منقول ہیں، ایک دعا پڑھ لی جائے تو یہ کافی ہے، اگر ایک سے زیادہ پڑھ لی جائیں تو یہ بھی جائز ہے، ثابت شدہ

---

① سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة:727

② مسند احمد، تتمة مسند الانصار، حديث هلب الطائي:21967

③ صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب في الخشوع في الصلاة ايضاً:479

④ سنن نسائي، كتاب الافتتاح، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة:887

⑤ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة:631

دعاؤں میں سے کچھ یہ ہیں:

1...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ [1]

"اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! پانی، برف اور اولوں کے ساتھ میرے گناہوں کو دھو دے"۔

2...... ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ۔ [2]

"اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بہت بلند ہے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر:744

[2] سنن أبی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك:776

تیری شان اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

3...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، نمازیوں میں سے کسی نے یہ دعا پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ دعا کس نے پڑھی ہے؟ اس نمازی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے پڑھی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دعا پر تعجب ہوا، کیونکہ اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے تھے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے یہ دعا کبھی نہیں چھوڑی:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ [1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ اور صبح وشام اللہ کی تسبیح ہے''۔

4...... امام مسلم رحمہ اللہ اس حدیث کو تکبیر وقرأت کے درمیان والی دعاؤں میں لائے ہیں، لہٰذا ہمیں یہ دعا سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کی فضیلت یہ بیان کی ہے کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس کو اوپر لے جانے میں جلدی کر رہے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ [2]

''تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ تعریفیں، بہت پاکیزہ، ایسی تعریفیں جس میں برکت ڈالی گئی ہو''۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة:1358

[2] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة:1357

5......رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَآ اِلَّآ اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ ①

’’میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے آسمانوں و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مطیع و فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ، میں نے اپنی

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1812

جان پر ظلم کیا، میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے تمام گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، تیرے علاوہ بہترین اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کرسکتا، مجھ سے بُرے اخلاق دور کردے، تیرے علاوہ مجھ سے بُرے اخلاق کوئی دور نہیں کرسکتا، میں حاضر ہوں اور یہ میرے لیے سعادت ہے اور بھلائی تمام کی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، جب کہ بُرائی تیری طرف (منسوب) نہیں کی جاسکتی، میں تیری مدد سے (کھڑا) ہوں اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے، تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''۔

6.....رسول اللہ ﷺ جب رات کو کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ. اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ. اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ ①

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمینوں کو نئے سرے سے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جس معاملے میں یہ اختلاف کرتے ہیں، تو مجھے اختلافی باتوں میں اپنے حکم سے حق کی ہدایت دے، یقیناً تو جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''۔

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ:1811

7...... نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَآؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔[1]

''اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تعریفات ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھے ہوئے ہے، تیرے لیے تمام تعریفات ہیں، تیرے لیے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہت ہے اور تیرے لیے تمام تعریفات ہیں تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن رکھے ہوئے ہے، اور تیرے لیے تمام تعریفات ہیں تو آسمانوں و زمین کا بادشاہ ہے اور تیرے لیے تمام تعریفات ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، اور تیری بات حق ہے اور جنت حق ہے اور

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التھجد، باب التھجد باللیل: 1120

آگ حق ہے، اور انبیاء حق ہیں، اور محمد ﷺ حق ہیں، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مطیع ہوا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا اور تیری توفیق کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا اور تیری طرف میں فیصلہ لے کر آیا، لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے جو کچھ میں نے پہلے کیا ہے اور جو کچھ بعد میں کیا، جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ سرِ عام کیا، تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرا علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

تعوّذ:

دعائے استفتاح کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ پڑھیں، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ قرأت سے پہلے تعوذ پڑھتے تھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ [1]

''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے''۔

سورۂ فاتحہ:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔ [2] لہٰذا ہر قسم کی نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھ لینی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

---

[1] مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب متی یستعیذ: 2589

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءۃ للإمام والمأموم: 756

الْمُسْتَقِيمَ ﴿٥﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

''اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں''۔

آمین:

* ......تمام نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے آخر میں آمین کہنا مسنون ہے، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب **وَلَا الضَّالِّينَ** کہتے تو بلند آواز کے ساتھ آمین کہتے تھے۔[1]
* ......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی جتنا سلام اور آمین پر حسد کرتے ہیں اتنا کسی اور شے پر حسد نہیں کرتے۔[2]
* ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[3]

سورۂ فاتحہ کے بعد قراءت:

سورۂ فاتحہ کے بعد نمازی کو قرآنِ مجید میں سے چند آیات یا کوئی سورت پڑھ لینی

---

[1] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الرکوع والسجود، باب التأمین وراء الإمام:932

[2] سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة فیھا، باب الجھر بآمین:856

[3] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب جھر الإمام بالتأمین:780

چاہیے جو اسے یاد ہو، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سورۂ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھیں۔ ①

قارئین کی سہولت کے پیش نظر قرآنِ کریم کی آخری تین سورتیں لکھی جاتی ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ ④

''اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠ ⑤

''اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ تو کہہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ ① مَلِكِ النَّاسِ ۙ ② اِلٰهِ النَّاسِ ۙ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ

① سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته: 818

وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

''اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ تو کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے''۔

رکوع کی دعائیں:

* ......رسول اللہ ﷺ رکوع جاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتے۔ [1]

* ...... ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔ [2]

* ......ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ [3]

* ......رکوع کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیاں آپ کے گھٹنوں پر یوں رکھی ہوئی ہوتی تھیں جیسا کہ آپ ﷺ نے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے۔ [4]

* ......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب رکوع جاتے نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ زیادہ نیچے کرتے، بلکہ اس (ان دونوں صورتوں) کے درمیان رکھتے۔ [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة:735

[2] سنن أبی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع:855

[3] سنن أبی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة:730

[4] سنن أبی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة:730

[5] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة وما یفتتح به ویختتم به:1110

1۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ [1]

"پاک ہے میرا رب عظمت والا ہے"۔

2۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي۔ [2]

"اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے"۔

3۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ۔ [3]

"بہت پاک ہے اور بہت مقدس ہے، فرشتوں اور روح کا رب"۔

4۔ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ [4]

"پاک ہے انتہائی طاقت وقوت والا، عظیم بادشاہت والا، بڑائی والا اور عظمت والا"۔

5۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي۔ [5]

"اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے رکوع کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا، تیرے لیے ہی میں فرمانبردار ہوا، میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے لیے جھک گئے ہیں"۔

6۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي

---

[1] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب ما يقول الرجل في ركوعه: 871

[2] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء في الركوع: 794

[3] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود: 1091

[4] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب ما يقول الرجل في ركوعه: 873

[5] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه: 1812

خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ، لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ[1]۔

''اے اللہ! میں تیرے لیے ہی جھکا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور میں تیرا ہی مطیع بنا، تو میرا رب ہے، جھک گئے میرے کان، میری آنکھیں، میرے مغز، میری ہڈیاں، میرے پٹھے اور وہ جسم جسے میرے قدموں نے اٹھایا ہوا ہے اللہ رب العالمین کے لیے''۔

✱......رکوع اور سجدے کی دعاؤں کی کوئی معین تعداد (یعنی تین پانچ، سات وغیرہ) رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، اس لیے جتنی مرتبہ کوئی دعا پڑھنا چاہیں پڑھ لیں۔

رکوع سے اٹھنے کی دعائیں:

رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھاتے، اطمینان کے ساتھ کھڑے ہوتے اور یہ دعا پڑھتے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ[2]۔

''سن لیا اللہ نے اسے جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے''۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کی جگہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو آپ ﷺ کا قومہ (رکوع کے بعد

---

[1] مسند أحمد، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه: 960

[2] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين في التكبيرة: 735

کھڑا ہونا) اتنا لمبا ہوتا حتی کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ بھول گئے ہیں''۔ ①

مگر آج کل کے مسلمان رکوع کے بعد کھڑا ہونا تو درکنار، پیٹھ سیدھی کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے، جب کہ اس مقام پر رسول اللہ ﷺ سے درج ذیل دعائیں پڑھنا ثابت ہے:

1۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ ②

''اے اللہ! ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے''۔

2۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَآءِ، وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰھُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَالْمَآءِ الْبَارِدِ، اَللّٰھُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔ ③

''اے اللہ! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے بھرنے کے برابر اور اس کے بعد اس چیز کے بھرنے کے برابر جسے تو چاہے، اے اللہ! مجھے پاک کر دے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ، اے اللہ! مجھے گناہوں اور غلطیوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے''۔

3۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ، وَمِلْءُ

---

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعتدال أرکان الصلاۃ وتخفیفها في تمام: 1061

② صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول إذا رفع رأسه من الرکوع: 1067

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول إذا رفع رأسه من الرکوع: 1069

مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ [1]

''اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے آسمانوں کے بھرنے کے برابر اور زمین کے بھرنے کے برابر، اور اس کے بعد اس چیز کے بھرنے کے برابر جسے تو چاہے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی وہ یہ ہے جب کہ ہم سارے تیرے بندے ہیں کہ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی حیثیت والے کو اس کی حیثیت تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی''۔

* ......رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، آپ ﷺ کے پیچھے رفاعہ رضی اللہ عنہ کو چھینک آئی تو انھوں نے یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى۔ [2]

''تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے، جس پر برکت کی گئی ہے، جس طرح ہمارا رب پسند کرتا اور راضی ہوتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد تین بار پوچھا یہ دعا کس نے پڑھی ہے؟ رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پڑھی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا تو نے کس طرح دعا پڑھی ہے؟ رفاعہ رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول إذا رفع رأسہ من الرکوع: 1071.

[2] اس حدیث سے اس دعا کی فضیلت ثابت ہوئی، لیکن کیا اس کو رکوع کے بعد پڑھنا چاہیے، یا چھینک آنے پر پڑھنا چاہیے، مجھے اس کے متعلق کوئی واضح نص نہیں ملی، واللہ اعلم بالصواب۔

کہتے ہیں میں نے یہ دعا سنائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تیس سے زائد فرشتے اس دعا کو اوپر لے کر جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون اسے پہلے اوپر لے کر چڑھتا ہے۔[1]

✱......رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے جب آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو ایک مقتدی نے یہ دعا پڑھی:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔[2]

''اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی بہت زیادہ پاکیزہ تعریف ہے جس میں برکت کی گئی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد پوچھا یہ دعا کس نے پڑھی ہے؟ اس صحابی نے کہا میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا وہ جلدی کر رہے تھے کہ کون اسے پہلے لکھتا ہے۔[3]

✱......بعض صاحب علم لوگوں کے نزدیک رکوع کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں، ان کے خیال میں بعض جگہ سے ایسے اشارات ملتے ہیں جن کا تقاضا ہے کہ ہاتھ باندھنے چاہئیں، جب کہ حدیث سے جو نصوص ملتی ہیں ان کے مطابق رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے، چنانچہ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اٹھتے تو اِنْتَصَبَ قَآئِمًا[4] ''بالکل سیدھے

---

[1] سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب قول المأموم إذا عطس خلف الامام:931

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد:799

[3] اس حدیث سے اس دعا کی فضیلت ثابت ہوئی، لیکن کیا اس کو رکوع کے بعد پڑھنا چاہیے، مجھے اس کے متعلق کوئی واضح نص نہیں ملی، واللہ اعلم بالصواب۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام:1060

کھڑے ہوتے''، اس کا تقاضا یہی ہے کہ رکوع کے بعد ہاتھ نہ باندھے جائیں۔

سجدے کی دعائیں:

رسول اللہ ﷺ سجدے میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔[1]

✱......سجدہ کے لیے جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے، بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔[2]

✱......اطمینان سے سجدہ کریں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: پھر تو سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کر۔[3]

✱......سات اعضاء پر سجدہ کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، پیشانی اور اپنے ہاتھ کے ساتھ ناک کی طرف اشارہ کیا (یعنی پیشانی اور ناک دونوں کو ایک شمار کیا) اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے پنجوں پر۔[4]

✱......سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھیں[5]، یا کندھوں کے برابر رکھیں۔[6]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب التكبير إذا قام من السجود: 789

[2] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه: 840

[3] صحيح بخاري، كتاب الاستئذان، باب من رد فقال: عليك السلام: 6251

[4] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف: 812

[5] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة: 723

[6] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة: 734

❊...... ہاتھوں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں اور انگلیوں کو قبلہ رخ کیا۔①

❊...... سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رخ کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ کیے۔②

❊...... سجدے میں قدموں کو کھڑا رکھیں، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر لگا، آپ ﷺ سجدہ کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے تھے۔③

❊...... سجدے میں ایڑیوں کو ملا لیں، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں اپنی دونوں ایڑیوں کو ملائے ہوئے پایا۔④

❊...... سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے اٹھا کر رکھیں، براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ اور کہنیوں کو اٹھا کر رکھ (بلند رکھ)۔⑤

❊...... سجدے میں بازو زمین پر نہ بچھائیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔⑥

❊...... سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھیں، ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

① سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة: 723

② صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد: 828

③ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود: 1090

④ صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب ضمن العقبين في السجود: 654

⑤ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود: 1104

⑥ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود: 822

رسول اللہ ﷺ (سجدہ میں) اپنے بازو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے۔[1]

* ......سجدے میں پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھیں اور رانوں کے درمیان فاصلہ رکھیں، رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی رانوں کے درمیان کشادگی کرتے، اپنے پیٹ (کے بوجھ) کو اپنی رانوں پر نہ ڈالتے۔[2]

* ......سجدے میں پیٹھ کو بالکل سیدھا رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔[3]

* ......سجدے میں دعا کا خصوصی اہتمام کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدے میں بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کرو۔[4]

سجدے میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں:

1۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى[5]۔

"پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے"۔

2۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔[6]

"اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے"۔

---

[1] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة: 730

[2] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة: 735

[3] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع: 855

[4] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود: 1083

[5] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب ما يقول الرجل في ركوعه: 871

[6] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء في الركوع: 794

3۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ، وَجِلَّهٗ، وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔[1]

”اے اللہ! میرے لیے میرے تمام چھوٹے بڑے، پہلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ گناہ معاف کر دے“۔

4۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔[2]

”بہت ہی پاکیزہ، انتہائی پاک ہے فرشتوں اور روح کا رب“۔

5۔ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ[3]۔

”پاک ہے انتہائی طاقت وقوت والا اور بہت بڑی بادشاہت والا اور بڑائی والا اور عظمت والا“۔

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔[4]

”اے اللہ! بے شک میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری اس طرح تعریف نہ کر سکوں جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے“۔

7۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: 1812

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: 1091

[3] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الرکوع والسجود، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ: 873

[4] ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منہ رسول اللہ ﷺ: 3841

وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ [1]

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرماں بردار ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی، اس کے کانوں اور آنکھوں کے سوراخ بنائے، اللہ بڑا بابرکت ہے جو تمام پیدا کرنے والوں سے اچھا ہے''۔

8۔ رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ۔ [2]

''اے میرے رب! میرے لیے بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو اعلانیہ کیا''۔

9۔ رَبِّ أَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ [3]

''اے میرے رب! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اس کو پاک کر دے تو سب سے بہترین ہے جو اس کو پاک کرے گا، تو اس کا دوست اور اس کا نگران ہے''۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں:

رسول اللہ ﷺ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد بیٹھ کر درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھتے اور پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دوسرا سجدہ کرتے اور اس میں سجدے کی دعائیں پڑھتے:

1۔ رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ [4]۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامه:1812

[2] سنن نسائی، کتاب التطبیق، نوع آخر:1125

[3] مسند أحمد، مسند النساء، مسند الصدیقة عائشة بنت الصدیق:25757

[4] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الرکوع والسجود، باب ما یقول الرجل فی رکوعه:874

''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے''۔

2۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَاھْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ[1]۔

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر''۔

* ...... سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے تھے۔[2]

* ...... سجدوں کے درمیان دونوں قدموں کو کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا بھی سنت ہے۔[3]

* ...... سجدوں کے درمیان اطمینان کے ساتھ بیٹھیں، کیونکہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔[4]

* ...... سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو گھٹنوں یا رانوں پر رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔[5] کبھی آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے تھے۔[6]

---

[1] سنن أبی داود أبواب تفریع استفتاح الصلاۃ باب الدعاء بین السجدتین:850

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ:1110

[3] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب جواز الإقعاء علی العقبین:1198

[4] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب اعتدال أرکان الصلاۃ وتخفیفھا فی تمام:1061

[5] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ:1309

[6] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ:1308

سجدۂ تلاوت کی دعائیں:

1......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ قرآن کے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ. [1]

”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس نے اس کے کان اور آنکھ کو کھولا“۔

2......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ رات کے وقت قرآن کے سجدوں میں یہ دعا کئی مرتبہ پڑھا کرتے تھے:

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ. [2]

”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے سے اس کے کان اور آنکھ کو کھولا“۔

3......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ رات کے وقت قرآن کے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. [3]

”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس نے اپنی

---

[1] المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، أما حديث وهيب: 801

[2] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب السجود، باب ما يقول إذا سجد: 1414

[3] المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، وأما حديث عبد الوهاب: 802

طاقت اور قوت کے ذریعے سے اس کے کان اور آنکھ کو کھولا، اللہ بہت بابرکت ہے جو بہترین انداز سے پیدا کرنے والا“۔

4.....عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ تلاوت میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. ①

”اے اللہ! میرے لیے اس سجدے کے بدلے اپنے ہاں اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے (میرے گناہوں کا) بوجھ ختم کر دے، اور میرے لیے اپنے پاس اسے ذخیرہ بنا دے اور اس سجدے کو مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا“۔

جلسہ استراحت:

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے ہوئے سر اٹھائیں اور پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر دوسری رکعت کی طرف اٹھیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز کی طاق رکعت (پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے تھے جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے۔ ②

اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے اور (دوسرے سجدہ سے) سر اٹھاتے، بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، ما يقول في سجود القرآن: 3424

② صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض: 823

جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آجاتی، (پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے)۔[1]

* ...... اگلی رکعت کے لیے اٹھتے وقت زمین پر ٹیک لگا کر اٹھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔[2]

* ...... باقی رکعات اسی طرح ادا کی جائیں گی، ہر رکعت کی ابتدا سورۂ فاتحہ سے ہوگی۔

تَشَہُّد :

پھر **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں اور بیٹھ کر تَشَہُّد پڑھیں۔

* ...... سلام نہ پھیرنے والے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کریں[3] ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آپ ﷺ دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا کرتے۔[4]

* ...... ایسی رکعت جس میں سلام نہیں پھیرنا اس میں تشہد کے بعد **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر کھڑے ہو جائیں اور جس رکعت میں سلام پھیرنا ہو اس میں تشہد، درود اور آخری دعائیں پڑھیں، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ دو رکعتوں میں تشہد سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔[5]

* ...... سلام پھیرنے والے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں طرف

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض: 823

[2] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب كيف يعتمد على الأرض إذا قام من الركعة؟: 824

[3] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة: 730

[4] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد: 828

[5] مسند أبي يعلي، مسند عائشة: 4373

نکالیں اور بائیں جانب کی سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو (دائیں طرف) آگے نکالتے اور دوسرے (دائیں پاؤں) کو کھڑا کرتے اور اپنی سرین پر بیٹھتے۔①

اور ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ رکعت ہوتی جس کے اختتام پر آپ ﷺ نے سلام پھیرنا ہوتا، تو آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو (نیچے سے) نکالتے اور مقعد کے بائیں حصے پر بیٹھتے۔②

✱......تشہد کی حالت میں دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے۔③

اگر دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھ لے تو یہ بھی درست ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے۔④

اگر دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھ لیں تو بھی درست ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔⑤

---

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد: 828

② سنن أبی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاة، باب افتتاح الصلاة: 730

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صفة الجلوس فی الصلاة: 1308

④ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صفة الجلوس فی الصلاة: 1310

⑤ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صفة الجلوس فی الصلاة: 1307

1...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز (کے تشہد) میں بیٹھے تو وہ کہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ①

’’تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں‘‘۔

2...... ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے تشہد میں بیٹھے تو سب سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ②

’’تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت

---

① صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام اسم من أسماء اللہ تعالی: 6230

② صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشہد فی الصلاۃ: 904

اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

3...... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نماز کے قعدہ یعنی تشہد میں بیٹھے تو سب سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ [1]

"تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

4...... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ ﷺ اس طرح کہا کرتے تھے:

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

---

[1] سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب نوع آخر من التشهد: 1173

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ①

''تمام برکت والی قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

5...... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن سکھاتے تھے، آپ ﷺ اس طرح کہا کرتے تھے:

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ ②

''تمام برکت والی قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

---

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشھد فی الصلاۃ:902

② سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب نوع آخر من التشھد:1174

تَشَہُّد میں شہادت والی انگلی کا اشارہ:

تشہد میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو شہادت والی انگلی کی جڑ میں رکھ کر باقی انگلیاں بند کر کے اشارہ کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور ترپن (53) کی گرہ بناتے اور شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔①

✱ ...... ترپن کے ہندسے کی گرہ بنانے سے مقصود یہ ہے کہ چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی دو انگلیوں کو بند رکھا جائے اور شہادت والی انگلی کو کھلا رکھا جائے، اس کے ساتھ اشارہ کیا جائے اور انگوٹھے کو شہادت والی انگلی کی جڑ میں رکھا جائے۔

✱ ...... اس کی ایک اور صورت بھی ہے کہ چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی ان دونوں کو بند کر لیں، انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا لیں اور شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کریں، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہتھیلی کو بائیں ران اور گھٹنے پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران پر اونچا کر کے رکھا اور اپنی دو انگلیوں کو بند کیا اور (انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا) حلقہ بنایا، پھر اپنی شہادت والی انگلی کو اٹھایا، میں نے دیکھا آپ ﷺ اس کو حرکت دے رہے تھے، اس کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے۔②

✱ ...... سارے تشہد میں انگلی کھڑی رکھیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی وہ انگلی اٹھاتے جو انگوٹھے کے قریب ہے۔③

---

① صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ: 1310

② سنن نسائی، کتاب السھو، باب قبض الثنتین من أصابع الید الیمنی و عقد الوسطی: 1268

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ: 1311

٭ ......شہادت کی انگلی کو حرکت دیں اور اشارہ کریں، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کو اٹھایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حرکت دیتے رہے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے رہے۔ [1]

مسنون درود:

مختلف قسم کے درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، پہلا درود زیادہ معروف ہے جسے درودِ ابراہیمی کہا جاتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو:

1۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [2]

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے“۔

2۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا

---

[1] سنن نسائی، کتاب السهو، باب قبض الثنتين من أصابع اليد اليمنى وعقد الوسطى: 1268

[2] صحیح بخاری، کتاب أحاديث الأنبياء، باب: 3370

صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [1]

''اے اللہ! محمد ﷺ، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمتیں نازل کیں، اور محمد ﷺ، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل کیں، بے شک تو بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے''۔

3۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [2]

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہانوں میں، بے شک تو بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے''۔

4۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد: 911

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد: 907

مَّجِيْدٌ۔ ①

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے''۔

5۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ ②

''اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر''۔

سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں:

جس رکعت میں سلام پھیرنا ہو اس میں پہلے تشہد کے بعد درود پڑھنے کے بعد درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لیں، البتہ پہلی دعا لازمی پڑھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے:

1۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ: 6357

② صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ: 6358

الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔[1]

”اے اللہ! یقیناً میں عذابِ جہنم سے، عذابِ قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں“۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔[2]

”اے اللہ! یقیناً میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

3۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔[3]

”اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا، سو تو اپنی خاص مغفرت سے مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت بخشنے والا، انتہائی رحم کرنے والا ہے“۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب ما یستعاذ منہ فی الصلاۃ: 1324

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب ما یستعاذ منہ فی الصلاۃ: 1325

[3] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام: 834

4۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ [1]

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

5۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بندے کو یہ دعا کرتے سنا تو تین مرتبہ فرمایا: اس کو معاف کر دیا گیا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو اکیلا، تنہا اور ایسا بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے کہ تو میرے گناہ معاف کر دے، یقیناً تو بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے''۔

6۔ ایک صحابی تشہد میں یہ دعا پڑھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سن کر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس شخص نے اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے ساتھ جب دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور اس کے ساتھ اگر مانگا جائے تو وہ دے دیتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا

---

[1] سنن أبي داود، أبواب تفريع استفتاح الصلاة، باب في تخفيف الصلاة: 792

[2] سنن نسائي، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر: 1301

قَيُّوْمُ ، اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ ۔ [1]

’’اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ یقیناً ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! اے آسمانوں وزمین کے موجد، اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ اور قائم! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں‘‘۔

7۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ ، وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ ، وَمَآ اَسْرَفْتُ ، وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ [2]

’’اے اللہ! تو مجھے معاف کردے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کروں گا اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں‘‘۔

8۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ۔ [3]

’’اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں کیا اور اس چیز کے شر سے جو میں نے نہیں کیا‘‘۔

---

[1] سنن نسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر: 1300

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامه: 1812

[3] سنن نسائی، کتاب السهو، باب التعوذ فی الصلاۃ: 1307

9۔ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ ①

''اے اللہ! میرا حساب آسان لینا''۔

10۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔ ②

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو جلدی آنے والی ہے اور جو دیر سے آنے والی ہے، جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ اور میں تجھ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو جلدی آنے والا ہے اور دیر سے آنے والا ہے، جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ اور میں تجھ سے جنت اور ہر اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو قول اور عمل کے ذریعے مجھے اس کے قریب کر دے، اور میں تجھ سے آگ اور ہر اس چیز کی پناہ مانگتا ہوں جو مجھے قول اور عمل کے ذریعے اس کے قریب کر دے۔ اور میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد ﷺ

---

① مستدرك حاكم، كتاب الإيمان، وأما حديث سمرة بن جندب:190

② مستدرك حاكم، كتاب الدعاء والتكبير، والتهليل والتسبيح والذكر:1914

نے کیا، اور میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد ﷺ نے پناہ مانگی، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس معاملے کا جس کا فیصلہ تو نے میرے لیے کیا ہے کہ تو اسے میرے لیے اچھا بنا دے۔"

11۔ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَ قُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ، اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاةً مُّھْتَدِیْنَ۔ [1]

"اے اللہ! چونکہ تو علم غیب جانتا ہے اور تمام مخلوقات پر قدرت رکھتا ہے، اس لیے (میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ) تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے اس وقت فوت کر دینا جب میرے لیے وفات بہتر سمجھے۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے باطن اور ظاہر میں تیرے ڈر کا سوال کرتا ہوں اور رضامندی و ناراضی ہر حال میں سچی اور حکمت بھری بات کہنے کا سوال کرتا ہوں اور فقیری و امیری

[1] سنن نسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر: 1305

میں میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک (خوشی ولذت) مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور راضی برضا وقضا رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد لذیذ زندگی مانگتا ہوں اور تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کے لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا طلب گار ہوں، بغیر اس کے کسی نقصان دہ مصیبت میں پھنسوں یا کسی گمراہ کن فتنے میں مبتلا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ راہ دکھلانے والے بنادے"۔

سلام کا مسنون طریقہ:

مذکورہ دعاؤں کے بعد سلام پھیرنے سے نماز ختم ہو جائے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کا آغاز اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اختتام سلام کہنا ہے۔[1]

سلام پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں اور بائیں جانب اتنا منہ موڑا جائے کہ پیچھے والے لوگوں کو رخسار کی سفیدی نظر آئے، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے وقت اتنا منہ موڑتے کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آتی، آپ ﷺ سلام پھیرتے وقت دائیں جانب پڑھتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

"سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو"۔

اور بائیں جانب پڑھتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔[2]

"سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو"۔

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن مفتاح الصلاة الطهور: 3

[2] سنن أبی داود، باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب فی السلام: 996

❋......ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے سلام پھیرنے کا طریقہ یہ بھی تھا:

دائیں جانب:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

”سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو“۔

اور بائیں جانب:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ①۔

”سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو“۔

❋......ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے سلام پھیرنے کا طریقہ یہ بھی تھا:

دائیں جانب:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

”سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو“۔

اور بائیں جانب:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ ②

”سلام ہو تم پر“۔

❋......ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ سامنے دیکھ کر ایک مرتبہ سلام پھیرتے، پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے۔③

---

① سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الرکوع والسجود، باب فی السلام: 997

② سنن نسائی، کتاب السهو، باب کیف السلام علی الشمال؟: 1321

③ جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب منه أیضاً: 296

فرضی نماز کے بعد کے اذکار اور دعائیں:

1......سلام پھیرتے ہی اونچی آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مکمل ہونا اللہ اکبر سے پہچانتا تھا۔ ①

2......پھر تین مرتبہ پڑھیں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں''۔

پھر یہ دعا پڑھیں، ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ «اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ» پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ ②

''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، تو بڑا بابرکت ہے، اے شان وعزت والے''۔

3......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے، اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے''، پھر فرمایا: ''اے معاذ! میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ ہرگز کسی نماز کے بعد یہ دعا نہ چھوڑنا:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ③ ۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما''۔

---

① صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة:842

② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته:1334

③ سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار:1522

4...... نبی ﷺ ہر فرضی نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ ①

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اے اللہ! جو چیز تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی حیثیت والے کو اس کی حیثیت تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی''۔

5...... رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ ②

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ناکارہ عمر کی طرف لوٹا دیا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

6...... نبی ﷺ ہر نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے تھے:

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ:844

② سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من فتنۃ الدنیا:5479

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ ①

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر بہت قادر ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی نعمت ہے اور اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم اسی کے لیے بندگی کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کفار ناپسند ہی کریں''۔

7...... رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ ②

''اے اللہ! بے شک میں کفر، فقر اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

8...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرضی نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکے گی۔ ③

---

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ:1343

② سنن نسائی، کتاب السہو، باب التعوذ فی دبر الصلاۃ:1347

③ السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم، ثواب من قرأ آیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ:9848

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ ۔ ①

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے“۔

9...... اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز پڑھ لیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ إِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ ②

---

① سورۃ البقرۃ:255

② جامع ترمذی، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ ص:3233

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کرنے، برائیاں چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندے کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے آزمائے بغیر فوت کرنا''۔

10...... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا کرو۔[1]

11...... ہر فرضی نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا، اس کے چھ **(6)** طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد یہ پڑھے گا، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔[2]

33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ''اللہ پاک ہے'' 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے'' اور 33 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ''اللہ سب سے بڑا ہے''۔

یہ ننانوے مرتبہ ہوا اور سو پورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کو کہنے والا ناکام و نامراد

---

[1] صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بقراءۃ المعوذتین فی دبر الصلاۃ: 755

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیانہ صفتہ: 1352

نہیں ہوگا: 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ [1]

3۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، 10 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 10 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لے گا، تو وہ اپنے سے پہلے والوں کو پالے گا اور بعد والوں سے سبقت لے جائے گا اور اس کی مثل کوئی بھی شخص اجر وثواب لے کر نہیں آئے گا، ہاں صرف وہی جس نے اس کی مثل عمل کیا ہوگا۔ [2]

4۔ غریب لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے، انھوں نے کہا مال دار لوگ بلند درجات اور ہمیشگی والی نعمتیں لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، لیکن ان کے پاس مال ہے، وہ مال کے ساتھ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ عمل نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو اختیار کرلو گے تو تم اپنے سے آگے بڑھ جانے والوں کو پالو گے اور تمھارے بعد والے تمھارے مقام ومرتبہ تک نہیں پہنچ سکیں گے اور تم اپنے دور کے لوگوں میں سے بہترین ہوگے، سوائے اس شخص کے جس نے یہ عمل کیا، تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو۔ [3]

5۔ 25 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، 25 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، 25 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور 25 مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں، چنانچہ ایک صحابی کو رات نیند میں کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں 33 مرتبہ سُبْحَانَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیانہ صفتہ: 1349

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاۃ: 6329

[3] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ: 843

اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کا حکم دیا ہے؟ اس صحابی نے کہا: ہاں حکم دیا ہے، اس نے کہا: اس کو اس طرح پڑھا کرو: 25 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، 25 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، 25 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور 25 مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ چنانچہ صبح کے وقت اس نے رسول اللہ ﷺ کو آ کر بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ہی کرلو۔[1]

6۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عمل ایسے ہیں جو مسلمان ان کو پابندی سے کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، وہ بہت ہی آسان ہیں لیکن ان کو کرنے والے بہت ہی کم ہیں: (1) ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، 10 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 10 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا، یہ زبان پر 150 ہے اور ترازو میں 1500، (2) سوتے وقت 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا، یہ زبان پر 100 ہے اور ترازو میں 1000۔

صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ذکر اپنے ہاتھ پر گنتے ہوئے دیکھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس طرح یہ بہت ہی آسان ہیں لیکن ان کو کرنے والے بہت ہی کم ہیں؟ فرمایا: سوتے وقت ذکر کرنے سے پہلے شیطان آ کر اسے سلا دیتا ہے اور نماز کے بعد پڑھنے سے پہلے نماز میں ہی شیطان اس کو کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔[2]

12...... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے تو ہم پسند کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی دائیں جانب ہوں، چنانچہ میں نے آپ کو سنا جب آپ نماز سے پلٹے تو یہ دعا پڑھ رہے تھے:

---

[1] سنن نسائی، کتاب السهو، نوع آخر من عدد التسبيح:1350

[2] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب فی التسبيح عند النوم:5065

رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ [1]

"اے میرے رب! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا"۔

* ......عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو تسبیحات دائیں ہاتھ پر شمار کرتے ہوئے دیکھا۔ [2] اس لیے ہمیں بھی تسبیحات دائیں ہاتھ پر ہی گننی چاہییں۔

* ......رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ **سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**، اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کو انگلیوں پر گنا جائے، کیونکہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے سوال ہوگا اور یہ بول کر جواب دیں گی۔ [3]

نمازوں کی رکعات کی تعداد اور قرأت:

1۔ نمازِ فجر:

نمازِ فجر کی کل 4 رکعات ہیں: دو سنتیں پھر دو فرض۔

* ......نمازِ فجر کے دو فرض ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ [4]

* ......نمازِ فجر کی دونوں رکعتوں میں امام اونچی قرأت کرے گا، رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ السجدۃ اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر (اونچی قرأت سے) پڑھا کرتے تھے۔ [5]

* ......فجر کی دو سنتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہیں۔ [6] دوسری حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر

[1] صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الامامۃ فی الصلاۃ، باب فضل تلیین المناکب فی القیام: 1563

[2] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب التسبيح بالحصي: 1502

[3] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب التسبيح بالحصي: 1501

[4] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، باب من فاتته متى يقتضيها: 1267

[5] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في يوم الجمعة: 2035

[6] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر: 1688

کی دو سنتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔[1]

❊……فجر کی دو سنتوں میں رسول اللہ ﷺ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔[2] دوسری حدیث کے مطابق پہلی رکعت میں: ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾[3] یہ آیت پڑھتے اور دوسری رکعت میں کبھی: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾[4] یہ آیت پڑھتے[5] اور کبھی ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾[6] یہ آیت پڑھتے۔[7]

2۔ نمازِ ظہر:

نمازِ ظہر کی کل 12 رکعات ہیں: چار سنتیں، پھر چار فرض اور پھر چار سنتیں۔

❊……چار فرض، رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کے چار رکعت فرض پڑھا یا کرتے تھے۔[8]

❊……ظہر کی نماز میں امام آہستہ قرأت کرے گا، رسول اللہ ﷺ نمازِ ظہر میں آہستہ قرأت کرتے تھے۔[9]

❊……ظہر سے پہلے چار سنتیں، تمام نمازوں کی سنتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر:1689

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر:1690

[3] سورۃ البقرۃ:136

[4] سورۃ آلِ عمران:52

[5] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر:1691

[6] سورۃ آلِ عمران:64

[7] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر:1692

[8] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب یقرأ فی الأخریین بفاتحۃ الکتاب:776

[9] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب من خافت القراءۃ فی الظهر والعصر:777

جو شخص دن رات میں بارہ رکعات نماز (نفل) پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، ظہر سے پہلے چار رکعات، ظہر کے بعد دو اور مغرب کے بعد دو اور عشاء کے بعد دو اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں۔①

❋...... اگر ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھ لی جائیں تو یہ بھی درست ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر محافظت کی، اللہ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے گا۔②

❋...... اگر ظہر کی نماز سے پہلے اور بعد دو دو سنتیں پڑھ لی جائیں تو یہ بھی درست ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے دس رکعتیں یاد کی ہیں: دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے۔③

3۔ نمازِ عصر:

نمازِ عصر کی کل 8 رکعات ہیں: چار سنتیں پھر چار فرض۔

❋...... چار فرض، رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر کے چار رکعت فرض پڑھا یا کرتے تھے۔④

❋...... عصر کی نماز میں امام آہستہ قرأت کرے گا، رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر میں آہستہ قرأت کرتے تھے۔⑤

❋...... عصر کی چار سنتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی پر اللہ رحم کرے جس

---

① جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب فیمن صلي في یوم ولیلۃ ثنتي عشرۃ رکعۃ من السنۃ: 415

② جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب آخر: 428

③ صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب الرکعتین قبل الظہر: 1180

④ مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند أبي سعید الخدری رضی اللہ عنہ: 10986

⑤ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب من خافت القراءۃ في الظہر والعصر: 777

نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھی۔ ①

4۔نمازِ مغرب:

نمازِ مغرب کی کل 7 رکعات ہیں: دو سنتیں پھر تین فرض اور پھر دو سنتیں۔

✱......تین فرض، رسول اللہ ﷺ نمازِ مغرب کے تین فرض پڑھایا کرتے تھے۔ ②

✱......نمازِ مغرب میں امام پہلی دو رکعتوں میں قرأت اونچی کرے گا، رسول اللہ ﷺ نمازِ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں اونچی قرأت کرتے تھے۔ ③

✱......پہلی دو سنتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو، پھر فرمایا: مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو، تیسری مرتبہ فرمایا جو چاہے، تاکہ کہیں لوگ اسے مؤکدہ نہ سمجھ لیں۔ ④

✱......دو سنتیں فرض نماز کے بعد، یہ ان بارہ سنتوں میں شامل ہیں جن کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جو ان کی حفاظت کرے گا اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ ⑤

✱......نمازِ مغرب کے بعد کی دو سنتوں میں قرأت، رسول اللہ ﷺ نمازِ مغرب کے بعد دو سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے۔ ⑥

5۔نمازِ عشاء:

نمازِ عشاء کی کل 8 رکعات ہیں: دو سنتیں، پھر چار فرض اور پھر دو سنتیں۔

---

① جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الأربع قبل العصر: 430

② صحیح بخاری، أبواب تقصیر الصلاۃ، باب یصلي المغرب ثلاثا فی السفر: 1092

③ جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب فی القراءۃ فی المغرب: 308

④ سنن أبی داود، باب تفریع أبواب التطوع ورکعات السنۃ، باب الصلاۃ قبل المغرب: 1281

⑤ جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب فیمن صلي فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ: 415

⑥ جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءۃ فیھما: 431

✱......چار فرض، رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء کے چار فرض پڑھایا کرتے تھے۔[1]

✱......نمازِ عشاء میں امام پہلی دو رکعتوں میں قرأت اونچی کرے گا، رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت اونچی کرتے تھے۔[2]

✱......دو سنتیں فرائض سے پہلے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر فرضی نماز سے پہلے دو رکعتیں ہیں۔[3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت نماز کی ترغیب ہے، لہٰذا اس مشروعیت کے مطابق عشاء کی نماز سے پہلے دو رکعت نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں۔

✱......دو سنتیں فرض نماز کے بعد، یہ ان بارہ سنتوں میں شامل ہیں جن کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جو ان کی حفاظت کرے گا اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔[4]

نمازِ جمعہ:

نمازِ جمعہ کی کل 8 رکعات ہیں، دو سنتیں، پھر دو فرض اور پھر چار سنتیں۔

✱......دو فرض، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہے۔[5]

✱......نمازِ جمعہ کی دونوں رکعتوں میں امام اونچی قرأت کرے گا، رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الجمعۃ اور دوسری میں سورۃ المنافقون اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔[6] دوسری حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نمازِ جمعہ کی پہلی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءۃ للإمام والمأموم فی الصلوات کلھا: 758

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب القراءۃ فی العشاء: 769

[3] صحیح ابن حبان، باب النوافل، باب ذکر استحباب المسارعۃ الی الرکعتین: 2455

[4] جامع ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب فیمن صلي في یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ: 415

[5] سنن ابن ماجۃ، کتاب إقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب تصیر الصلاۃ فی السفر: 1064

[6] صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرأ فی صلاۃ الجمعۃ: 2026

رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔ ①

✱......دو سنتیں جمعہ سے پہلے، رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ ②

✱...... جمعہ کے فرائض سے پہلے دو سے زیادہ نوافل پڑھے جا سکتے ہیں، زیادہ کی کوئی معین تعداد مقرر نہیں، اِستطاعت کے مطابق جتنے کوئی پڑھ سکے، پڑھ سکتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غسل کرے، پھر وہ جمعہ کے لیے آئے تو جتنی اس کے مقدر میں نماز ہو ادا کرے۔ ③ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے نوافل کی مقدار متعین نہیں جتنی توفیق ہو پڑھ سکتے ہیں۔

✱...... جمعہ کے بعد دو یا چار رکعتیں پڑھنا، دونوں طرح درست ہے، دو رکعتوں کے متعلق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ ④

اور چار رکعتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ ادا کرے تو اس کے بعد چار رکعات اَدا کرے۔ ⑤

✱......**دورانِ جمعہ نماز:** اگر کوئی شخص دورانِ خطبہ جمعہ مسجد میں داخل ہو تو اس کو صرف دو نفل ہلکے پھلکے پڑھ کر بیٹھ جانا چاہیے، نفل پڑھے بغیر بیٹھنا یا چار نوافل پڑھنا درست نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا

---

① صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة:2028

② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحية المسجد بركعتين:1654

③ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة:1987

④ سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب صلاة الإمام بعد الجمعة:1428

⑤ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة:2036

ہو تو وہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا کرے۔ [1]

❋...... **جمعہ کی ادائیگی کے لیے آنے اور خطبہ سننے کا اجر وثواب:** امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ جانا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک، اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو کنکریوں سے کھیلے تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔ [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح (اہتمام کے ساتھ) غسل کرتا ہے پھر پہلی فرصت میں مسجد جاتا ہے تو گویا اس نے اللہ کی خوشنودی کے لیے اونٹنی قربان کی۔ جو دوسری فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے گائے قربان کی۔ جو تیسری فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے مینڈھا قربان کیا۔ جو چوتھی فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے مرغی قربان کی۔ جو پانچویں فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے انڈے سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی، پھر جب امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ میں شریک ہو کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ [3]

جمعہ کی ادائیگی کا عظیم ترین اجر وثواب:

اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، پھر جلدی آیا اور اول وقت پہنچا، پیدل چل کر آیا اور سوار نہ ہوا، امام سے قریب ہو کر بیٹھا اور

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والإمام يخطب: 2024

[2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة: 1988

[3] صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة: 881

غور سے سنا اور کوئی لغو کام نہ کیا، تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور ایک سال کے قیام کا ثواب ملے گا۔[1]

نمازِ عیدین:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سال کے بعد دو عیدیں عطا فرمائی ہیں، عیدین کی نماز دو رکعتیں ہیں، نمازِ عیدین کا طریقہ وہی ہے جو دیگر نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ نماز عیدین میں زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں۔

* ......پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے سات زائد تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پانچ زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔[2]
* ......ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کی جائے گی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔[3]
* ......رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نمازِ عید کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔[4]
* ......عیدین کی نماز ادا کرنے کے بعد امام خطبہ پڑھے گا اور بعد میں دعا کرے گا۔[5]
* ......نمازِ عیدین کا وقت سورج نکلنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور زوال کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔[6]

---

[1] سنن أبی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الغسل یوم الجمعۃ:345

[2] سنن أبی داود، تفریع أبواب الجمعۃ، باب التکبیر فی العیدین:1149

[3] سنن أبی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ:722

[4] صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ما یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ:2028

[5] صحیح بخاری، أبواب العیدین، باب المشی والرکوب الی العید:957

[6] سنن أبی داود، تفریع أبواب الجمعۃ، باب وقت الخروج الی العید:1135

* ......عیدین کے لیے عمدہ اور نیا لباس پہننا مسنون عمل ہے۔[1]
* ......عیدین کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے۔[2]
* ......عید الفطر کے دن نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔[3]
* ......عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد صاحب استطاعت کو قربانی کرنی چاہیے۔[4]
* ......عیدین کی نمازوں کے لیے اذان واقامت نہیں کہی جاتی۔[5]
* ......عیدین کی نمازوں میں امام بلند آواز سے قرأت کرے گا۔[6]
* ......عیدین کی نماز کے لیے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا مسنون طریقہ ہے۔[7]
* ......نمازِ عیدین کھلے میدان میں بغیر منبر کے ادا کرنا مسنون ہے۔[8]
* ......عیدین کی نماز کی ادائیگی کے لیے عورتوں کو بھی عیدگاہ میں جانا چاہیے۔[9]

نمازِ سفر: (نمازِ قصر)

مسلمان پر اقامت کی حالت میں دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اگر کوئی مسلمان

---

[1] صحیح بخاری، أبواب العیدین، باب فی العیدین والتجمل فیه:948

[2] سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء فی الزینة یوم الجمعة:1098

[3] صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب فرض صدقة الفطر:1503

[4] سنن ابن ماجه، کتاب الأضاحی، باب الأضاحی واجبة هي أم لا ؟:3123

[5] صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین:2051

[6] صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ما یقرأ فی صلاة العیدین:2059

[7] صحیح بخاری، أبواب العیدین، باب من خالف الطریق إذا رجع یوم العید:986

[8] صحیح بخاری، أبواب العیدین، باب الخروج الی المصلي بغیر منبر:956

[9] صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب شهود الحائض العیدین ودعوة المسلمین:324

سفر کی حالت میں ہو تو اللہ رب العزت نے ان نمازوں میں کچھ تخفیف دی ہے، چنانچہ فجر کی نماز دو رکعت ہی ادا کی جائے گی اور ظہر و عصر کی نماز دو دو رکعت ادا کی جائے گی اور مغرب کی نماز تین رکعت اور عشاء کی نماز دو رکعت ادا کی جائے گی، اس کے متعلق ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ پر پہلے دو دو رکعتیں نماز فرض ہوئی تھی سوائے مغرب کے وہ تین رکعات فرض تھی، پھر اللہ نے حضر (اقامت) میں ظہر، عصر اور عشاء کی نماز چار (چار) کر دی اور سفر والی نماز اپنی حالت پر (دو دو سوائے مغرب کے) فرض رہی۔ [1]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا آپ ﷺ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل تھا۔ [2]

* ...... دورانِ سفر نماز سے پہلے اور بعد والی سنتیں ادا نہیں کی جائیں گی۔ [3]
* ...... مسافر جب مقیم کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا خواہ ایک یا اس سے کم رکعت پائے۔ [4]
* ...... اگر مسافر مقیم لوگوں کا امام بنے گا تو وہ قصر نماز پڑھے گا اور مقیم لوگ اٹھ کر اپنی اپنی نماز پوری کر لیں گے۔ [5]

تحیۃ المسجد: (مسجد میں داخل ہونے کے دو نفل)

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے، یہ مسجد کے

---

[1] مسند احمد، مسند النساء، باب الصديقة عائشة بنت الصديق رضي الله عنها: 26338

[2] صحیح بخاری، أبواب تقصير الصلاة، باب من لم يتطوع في السفر دبر الصلاة: 1102

[3] صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها: 1579

[4] صحیح بخاری، كتاب الأذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلاة: 635

[5] مؤطا امام مالك، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب صلاة المسافر إذا كان امام: 19

آداب میں سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی بڑی ترغیب دی ہے اور اس کا بڑا خیال رکھا ہے، چنانچہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے''۔ [1]

اسی طرح ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، چنانچہ میں بھی بیٹھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے تجھے کس چیز نے روکا ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ [2]

❋...... بعض لوگ ان نوافل کو فرض کہتے ہیں، ان کے خیال میں اگر کوئی شخص یہ دو نفل پڑھے بغیر بیٹھ گیا تو وہ گناہ گار ہوگا، ان کی یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی، ایک مسلمان کے لیے لازم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر عمل کرے، مسجد میں داخل ہونے کے بعد نفل پڑھ کر ہی بیٹھنا چاہیے، صحیح طریقہ یہی ہے، لیکن اگر کبھی انسان نوافل پڑھے بغیر ہی بیٹھ جائے تو اس پر گناہ گار ہونے کا فتویٰ لگانا بہرحال محل نظر ہے۔

تحیۃ الوضوء: (وضو کے دو نفل)

وضو کے بعد دو نفل پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے، یہ عمل جنت میں داخلے کا سبب ہے:

❋...... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز دل اور نظر کی توجہ کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین:1654

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین:1655

[3] صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء:۵۵۳

✽......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! مجھے آپ اس عمل کے بارے میں بتائیں جو اسلام میں آپ کا بہت زیادہ پُرامید عمل ہو، اس لیے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آہٹ سنی ہے، بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اس عمل کے سوا کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک پر امید ہو کہ میں نے رات دن میں جس وقت بھی وضو کیا تو اس کے سبب جتنی میرے مقدر میں نماز تھی میں نے ادا کی۔ ①

نمازِ وتر:

یہ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر صبح کی نماز کے درمیان پڑھی جانے والی نماز ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعت نمازِ وتر ثابت ہیں۔

✽......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل قرآن! وتر پڑھو، کیونکہ اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ②

✽......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر حق ہے، چنانچہ جو چاہے سات وتر پڑھے اور جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر پڑھے۔ ③

✽......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے پچھلی رات کو آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو، اسے رات کے شروع میں وتر پڑھ لینا چاہیے اور جسے اٹھ جانے کی امید ہو، تو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، بے شک پچھلی رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا افضل ہے۔ ④

---

① صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار: 1149

② سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب استحباب الوتر: 1416

③ سنن نسائی، کتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر الاختلاف على الزهري: 1710

④ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الوتر آخر الليل: 1187

✽...... ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی، جن کو میں زندگی بھر کبھی نہیں چھوڑوں گا، ہر مہینے تین دنوں کے روزے اور اشراق کی نماز اور اس بات کی کہ میں وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔ [1]

نمازِ وتر پڑھنے کا طریقہ:

✽...... تین رکعت نمازِ وتر پڑھنے کے دو طریقے ہیں، (1) پہلا طریقہ یہ ہے کہ تینوں رکعات ایک تشہد اور ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں، ان کے درمیان میں بالکل نہ بیٹھا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز کی طرح تین وتر نہ پڑھو۔ [2]

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے، پھر اٹھ کر ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: بے شک نبی کریم ﷺ ایک رکعت وتر پڑھتے، دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان بات چیت بھی کرتے۔ (یعنی سلام پھیر کر)۔ [3]

✽...... پانچ رکعت نمازِ وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف آخری رکعت میں بیٹھا جائے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات ادا فرماتے، ان میں پانچ رکعات وتر ہوتے، ان پانچ رکعتوں میں صرف آخری پر بیٹھتے تھے۔ [4]

✽...... سات رکعت نمازِ وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چھٹی رکعت میں تشہد بیٹھا جائے اور ساتویں رکعت پر سلام پھیرا جائے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى: 1675

[2] مستدرك حاكم، كتاب الوتر، وأما حديث بكر بن وائل: 1137

[3] مصنف ابن ابي شيبة، كتاب صلاة التطوع والإمامة، باب من كان يوتر بركعة: 6804

[4] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ: 1720

اللہ ﷺ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو آپ ﷺ سات وتر ادا فرماتے، آپ ﷺ سات رکعات میں صرف چھٹی رکعت میں بیٹھتے، پھر (تشہد بیٹھ کر) سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، چنانچہ آپ ﷺ ساتویں رکعت پڑھ کر پھر سلام پھیرتے۔[1]

✱......نو رکعت نمازِ وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹھویں رکعت میں تشہد بیٹھا جائے اور نویں رکعت پر سلام پھیرا جائے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے وتر کے بارے میں فرماتی ہیں: آپ ﷺ نو رکعات وتر ادا فرماتے، آپ ﷺ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھتے، پھر اللہ کا ذکر فرماتے، اللہ کی حمد وثنا کرتے اور دعا فرماتے، پھر نویں رکعت ادا کرنے کے لیے آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور (آٹھویں رکعت پر) سلام نہیں پھیرتے تھے، پھر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے، پھر اللہ کا ذکر کرتے اور اللہ کی حمد وثنا کرتے اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔[2]

نمازِ وتر کی دعا:

نمازِ وتر ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعت جتنی بھی ادا کی جائے، جس رکعت میں سلام پھیرنا ہے اس میں رکوع سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے، حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ وتر میں پڑھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ

---

[1] سنن أبی داود، أبواب قیام اللیل، باب فی صلاۃ اللیل:1342

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل:1739

وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ [1]

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے عافیت دی ہے اور تو میرا والی بن کر مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جن کا تو والی ہے، اور میرے لیے اس میں برکت ڈال دے جو تو نے عطا کیا ہے اور جو فیصلہ تو نے کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا، کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا اور جس کا تو نگہبان بن جائے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ معزز نہیں ہو سکتا، تو بابرکت ہے اے ہمارے رب اور بلند ہے''۔

❋......علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر [2] میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ [3]

''اے اللہ! یقیناً میں تیری خوشنودی کے ساتھ تیری ناراضی سے پناہ میں آتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ میں آتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں تیری تعریف اس طرح نہ کر سکوں جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے''۔

❋......بعض لوگ نمازِ وتر میں اپنی طرف سے دعائیں پڑھتے رہتے ہیں، ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ نماز میں قراءت تو تھوڑی سی کرتے ہیں اور آدھے آدھے گھنٹے کی دعا کرتے

---

[1] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب القنوت فی الوتر: 1425

[2] آخر سے مراد کیا ہے؟ محدثین کا خیال ہے کہ سلام سے پہلے یا سلام کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے، واللہ اعلم۔

[3] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب القنوت فی الوتر: 1427

رہتے ہیں، ان کا قنوتِ وتر میں لمبی لمبی دعائیں کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

وتروں میں قراءت اور بعد میں دعا:

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**، دوسری میں **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** اور تیسری میں **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھتے اور رکوع سے پہلے قنوت یعنی دعا پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو یہ دعا دو مرتبہ آہستہ آواز سے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

''پاک ہے بادشاہ نہایت پاکیزہ''۔

پھر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔ [1]

''فرشتوں اور روح کا رب''۔

نمازِ وتر کے بعد نوافل:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وتروں کے بعد نماز نہیں پڑھنی چاہیے، یہ بات درست نہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی موقع پر بھی وتروں کے بعد نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ آپ ﷺ خود وتروں کے بعد نوافل پڑھا کرتے تھے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر سے سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے، جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو پھر کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ [2]

---

[1] سنن الدار قطني، كتاب الوتر، باب ما يقرأ في ركعات الوتر والقنوت فيه:1660

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ:1724

اسی طرح ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک یہ بیداری مشقت اور بوجھ ہے، جب تم میں سے کوئی شخص وتر ادا کرے، تو وہ (وتر کے بعد) دو رکعتیں پڑھے (اور سو جائے) پھر اگر وہ رات کو کھڑا ہو (اور نفلی نماز پڑھے تو بہتر ہے) وگرنہ (یعنی اگر اس کو رات کو جاگ نہ آئے) دو رکعتیں اس کے لیے تہجد کی نماز ہوں گی''۔①

دعائے قنوت رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نمازِ وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا ہی منقول ہے، اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت رکوع سے پہلے کرتے تھے۔②

اسی طرح علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے شک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔③

* ......قنوتِ وتر میں ہاتھوں کو اٹھانے کے متعلق کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگی جائے، یعنی ہاتھوں کو باندھ کر قرأت ختم کرنے کے بعد دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کر لیا جائے۔

* ......باجماعت نماز کھڑی ہو جائے تو پھر سنتیں ادا کرنا درست نہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔④

---

① سنن دارمي، كتاب الصلاة، باب في الركعتين بعد الوتر: 1635

② سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب جاء في القنوت قبل الركوع وبعده: 1182

③ مصنف ابن أبي شيبة، كتاب صلاة التطوع والامامة، في القنوت قبل الركوع أو بعده: 6911

④ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة...: 1644

* ......تمام نفلی نمازیں دو دو رکعتیں کر کے ادا کرنی بہتر ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ [1]

* ......فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کے ثبوت میں کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال گزارے، پانچوں وقت نمازیں پڑھائیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت نے آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھیں، مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کا ذکر نہیں کیا، لہٰذا ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فرضی نمازوں کے بعد مسنون دعاؤں کا اہتمام ہی کرنا چاہیے، اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جب تک بندہ فرضی نماز ادا کرنے کے بعد باوضو مسجد میں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہوئے اللہ سے التجا کرتے ہیں: اے اللہ! اس کو معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحمت فرما، [2] چنانچہ ہمیں اس وقت فرشتوں کی دعائیں لینی چاہیے۔

قنوت نازلہ:

نازلہ کا معنی ہے آفت، حادثہ اور تکلیف، جب مسلمان آفات و حوادث کا شکار ہوں، کافروں سے برسرِ پیکار ہوں یا مسلمان نرغۂ کفار میں پھنس گئے ہوں تو ایسے حالات میں مسلمانوں کی نجات، فتح و نصرت اور کافروں کی شکست کے لیے دعا کرنا بھی مسنون ہے، ایسے ہی ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے رِعل، ذکوان اور مُضر وغیرہ قبیلوں کی ہلاکت و بربادی کے لیے اور محصور صحابہ کا نام لے کر ان کی نجات کے لیے دعا فرمائی، آپ ﷺ نے ایک مہینہ تک پانچوں نمازوں میں رکوع کے بعد جب **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** کہا تو

---

[1] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، باب في صلاة النهار: 1295

[2] صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة: 659

صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں دعاؤں اور کفار کے لیے بددعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔[1]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھا کر کفار کے لیے بددعا کرتے تھے۔[2]

آج بھی مسلمانوں کے لیے کچھ ایسے ہی حالات ہیں، ان حالات میں مسلمانوں کو قنوت نازلہ کا اہتمام کرنا چاہیے، اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص دعا نہیں سکھائی بلکہ حالات کے مطابق جس دعا کی ضرورت ہو وہ دعا کر لینی چاہیے۔

❋......موجودہ حالات میں بعض لوگ قنوتِ نازلہ میں لمبی لمبی، بلکہ آدھے سے پونے گھنٹے تک دعا کرتے ہیں حتی کہ ان کے عمل سے محسوس ہوتا ہے کہ ان کو جتنی بھی دعائیں یاد ہیں وہ ساری کی ساری پڑھتے ہیں، ان کا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے خلاف ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر بس اس طرح دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔[3]

''اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! کمزور مومنوں کو نجات عطا کر، اے اللہ! مضر قبیلے کو شدت کا شکار کر دے، اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط مسلط کر دے''۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب ﴿ليس لك من الأمر شيء﴾: 4560

[2] مسند احمد: 12402

[3] صحیح بخاری، أبواب الاستسقاء، باب دعاء النبي صلی اللہ علیہ وسلم اجعلها عليهم سنين: 1006

عمر رضی اللہ عنہ سے قنوتِ نازلہ میں یہ دعا پڑھنا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَآءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ۔ [1]

''اے اللہ! بخش دے ہمیں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اور ان کے دلوں کے درمیان الفت ڈال دے اور ان کے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما اور ان کی اپنے دشمن اور ان کے دشمن کے مقابلے میں مدد فرما، اے اللہ! اہل کتاب کے کافروں پر لعنت فرما، وہ جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور

---

[1] السنن الکبری للبیهقی، جماع أبواب صفة الصلاة، باب دعاء القنوت: 3143

تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ! ان کی باتوں کے درمیان اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر اپنا عذاب نازل کر، وہ جسے تو مجرموں سے نہیں لوٹاتا۔ اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، بڑا رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم علیحدہ ہوتے ہیں اور جو تیری نافرمانی کرے اسے چھوڑتے ہیں۔ اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف کوشش اور جلدی کرتے ہیں اور ہم تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، یقیناً تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے''۔

نمازِ استسقاء:

خشک سالی اور بارش نہ ہونے کے وقت میں کھلے میدان میں یہ نماز ادا کی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی وانکساری سے گڑگڑاتے ہوئے بارش طلب کی جائے اور نماز کے لیے نکلتے وقت پرانے کپڑے پہننے چاہئیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اس نماز کے بارے میں کہتے ہیں: آپ ﷺ پرانے کپڑے پہنے، آہستگی سے چلتے ہوئے اور گڑگڑاتے ہوئے نکلے اور نماز کی جگہ پر پہنچے۔[1]

نماز استسقاء کا طریقہ عید کی نماز کی طرح کا ہے یعنی زائد تکبیرات کے ساتھ، لیکن اس میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور اس خطبہ میں زیادہ تر اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش اور عاجزی وانکساری سے گڑگڑاتے ہوئے بارش طلب کی جاتی ہے۔

[1] سنن أبي داود، جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها: 1165

خطبہ میں دعا کے دوران امام منبر پر ہی الٹے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتا ہے اور پھر دعاؤں کے بعد اپنا رُخ قبلہ کی جانب کر لیتا ہے اور اپنی چادر کے دونوں کونے پیٹھ پر ہی دائیں بائیں پلٹ دیتا ہے۔ اس عمل کے بعد امام منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھائے گا سورج جب نکل رہا ہو تو خطبہ شروع کیا جائے اور نماز سورج نکلنے پر ادا کی جائے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا جو کہ رکھ دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مقرر کر لیا کہ وہ وہاں جمع ہوں اس دن جب سورج کا ایک کونہ نمودار ہوا تو آپ (گھر) سے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حمد بیان کی اور فرمایا: تم نے اپنے علاقوں میں خشک سالی اور بروقت بارش نہ ہونے کی شکایت کی جبکہ اللہ تعالیٰ کا تمھیں حکم ہے کہ تم اس کو پکارو اور اس کا وعدہ ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول کرے گا پھر فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔

”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان جزا کے دن کا مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو اکیلا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو سخی اور بے پرواہ ہے اور ہم تیرے فقیر ہیں ہم پر بارش برسا اور اس بارش کو ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے والی بنا“۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھانے شروع کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی

سفیدی نظر آنے لگی پھر آپ لوگوں کی جانب اپنی پشت کر کے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کو پھیر کر پلٹایا، آپ ﷺ نے اس وقت اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر لوگوں کی جانب منہ کر لیا اور منبر سے نیچے اتر آئے اور دو رکعت نماز پڑھائی اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بدلی پیدا کی وہ بدلی گرجی، چمکی اور اللہ کے حکم سے برسنا شروع ہو گئی۔[1]

❋......استسقاء میں ہاتھوں کو الٹا کر دعا کرنا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے بارش کے لیے دعا فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ الٹے کر کے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔[2]

❋......یہ دو رکعتیں عید کی نماز کی طرح ہیں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں عید کی نماز کی طرح پڑھائیں۔[3]

❋......بارش کے متعلق دعائیں آخر میں موجود ہیں۔

❋......خطبہ جمعہ کے دوران بھی بارش کے لیے دعا ہو سکتی ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازہ سے مسجد میں داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، راستے بند ہو گئے اس لیے آپ اللہ سے دعا کریں کہ بارش برسائے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! اس وقت آسمان پر نہ تو کوئی بادل، نہ بادل کا کوئی ٹکڑا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اور نہ ہمارے اور سلع (پہاڑ) کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا، سلع کے پیچھے

---

[1] سنن أبي داود، جماع أبواب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء: 1173

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء: 2075

[3] سنن أبي داود، جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها: 1165

سے ڈھال کے برابر ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا، جب وہ آسمان کے بیچ میں آیا تو وہ بدلی پھیل گئی، پھر بارش ہونے لگی، اللہ کی قسم! پھر ہم لوگوں نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا، پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ شخص آپ ﷺ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں کا مال تباہ ہو گیا اور راستے بند ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش بند کر دے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں اور وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش تھم گئی اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے باہر نکلے۔[1]

نمازِ کسوف و خسوف: (گرہن کی نماز)

کسوف کا معنی سورج گرہن اور خسوف کا معنی چاند گرہن ہے۔

سورج اور چاند گرہن کے بارے میں متعدد معاشرے افراط و تفریط کا شکار نظر آتے ہیں۔ کہیں تو سورج گرہن کا نظارہ کرنے کے لیے پارٹیاں منعقد کی جاتی ہیں تو کہیں اس دوران حاملہ خواتین کو کمروں میں بند کر دیا جاتا ہے اور انہیں چھری، کانٹے وغیرہ کے استعمال سے روک دیا جاتا ہے تاکہ بچے پیدائشی نقص سے پاک پیدا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب سب سے پہلا سورج گرہن ہوا اتفاق سے اسی دن آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات ہوئی تھی، لہٰذا لوگ کہنے لگے کہ سورج گرہن آپ ﷺ کے بیٹے کی وفات کی وجہ سے ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ضعیف الاعتقادی کو ان الفاظ سے رد فرمایا:

”سورج اور چاند کو کسی کے مرنے سے گرہن نہیں ہوتا۔ یہ تو قدرت الٰہی کی دو نشانیاں ہیں

[1] صحیح بخاری، أبواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع: 1013

جب انہیں گرہن ہوتے دیکھو تو نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہو"۔ [1]

ایک دوسری جگہ فرمایا:

"چاند اور سورج کا گرہن آثار قدرت ہیں، کسی کے مرنے، جینے (یا کسی اور وجہ) سے نمودار نہیں ہوتے، بلکہ اللہ اپنے بندوں کو عبرت دلانے کے لیے ظاہر فرماتا ہے۔ اگر تم ایسے آثار دیکھو تو جلد از جلد دعا، استغفار اور یاد الٰہی کی طرف رجوع کرو"۔ [2]

لہٰذا جب ایسا معاملہ پیش آئے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس نظارہ سے محظوظ ہونے اور توہمات کا شکار ہونے کی بجائے دربار الٰہی میں حاضری دیں اور گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں، کیونکہ سورج اور چاند گرہن اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ڈراتا ہے اور ان کے ذہنوں میں قیامت کا منظر تازہ کرتا ہے کہ اس دن سورج لپیٹ دیا جائے گا اور ستارے توڑ دیے جائیں گے، سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں گے، وہ دونوں بے نور ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا سورج و چاند کے گہنائے جانے پر عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ گھبرا اٹھتے اور نماز پڑھتے۔

سورج و چاند گرہن کی نماز عام نماز سے تھوڑی مختلف ہے، اس میں دو رکعت نماز اس طرح ادا کی جائے گی کہ لمبا قیام کرنے کے بعد لمبا رکوع ہوگا، اس کے بعد پھر دوسری مرتبہ لمبا قیام کرنے کے بعد رکوع ہوگا، یعنی ایک رکعت میں دو رکوع اور دو قیام ہوں گے، گرہن کی نماز کا طریقہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی اس طرح ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن لگا، آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں، آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ کی مقدار کے قریب لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر پہلے قیام سے کم

---

[1] صحیح بخاری، أبواب الکسوف، باب الصلاۃ فی کسوف الشمس: 1041

[2] صحیح بخاری، أبواب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف: 1059

لمبا قیام کیا، پھر پہلے رکوع سے کم لمبا رکوع کیا، پھر (قومہ کرکے) دو سجدے کیے، پھر کھڑے ہوکر پچھلے قیام سے کم لمبا قیام کیا، پھر پچھلے رکوع سے کم لمبا رکوع کیا پھر پچھلے قیام سے کم لمبا قیام کیا پھر پچھلے رکوع سے کم لمبا رکوع کیا، پھر دو سجدے کیے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرا، اتنی دیر میں سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو وعظ بھی کیا۔[1]

نمازِ تہجد:

اس نماز کا وقت عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر فجر کی اذان تک ہے، اس نماز کی ادائیگی کوئی خاص طریقہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے رات کے سبھی مختلف حصوں (اول، درمیان، آخر) میں نمازِ تہجد ادا کی ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ رات کے آخری پہر ادا کی جائے، کیونکہ اس وقت اللہ مالک الملک آسمانِ دنیا پر تشریف لا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ کوئی دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مانگنے والا ہے میں اس کو عطا کروں؟ کوئی معافی طلب کرنے والا ہے میں اس کو معاف کردوں؟، اس کی کم از کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، اس نماز کے اور بھی کئی نام ہیں مثلاً قیام اللیل، صلاۃ اللیل، رات کی نماز اور نماز تراویح وغیرہ، ہمیں اس نماز کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے، قرآن وحدیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے، مثلاً:

1...... نمازِ تہجد ادا کرنے والوں کے ایمان کی شہادت اللہ دیتے ہیں۔ (السجدۃ: 15 تا 17)

2...... نمازِ تہجد ادا کرنے والوں کو اللہ اپنے بندے قرار دیتے ہیں۔ (الفرقان: 63/64)

3...... نمازِ تہجد پڑھنا جنتی لوگوں کا کام ہے۔ (الذاریات: 15 تا 18)

4...... نمازِ تہجد فرض نمازوں کے بعد افضل ترین نماز ہے۔ (صحیح مسلم: 1163)

5...... نمازِ تہجد سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ (ترمذی: 2485)

---

[1] صحیح بخاری، أبواب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف جماعۃ: 1052

6......نمازِ تہجد ادا کرنے سے اللہ کا شکر ادا ہوتا ہے۔(صحیح بخاری:1130)

7......نمازِ تہجد نیک لوگوں کی نشانی، اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ، گناہوں کو مٹانے اور گناہوں سے رکنے کا ذریعہ ہے۔(ترمذی:3549)

نمازِ اشراق:

نمازِ اشراق وہ نفلی نماز ہے جو سورج طلوع ہونے سے لے کر زوال تک پڑھی جا سکتی ہے، اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں، اس کے پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں، صرف عام نوافل کی طرح ادائیگی کی جائے گی، نمازِ اشراق کے دو اور نام ہیں: نمازِ چاشت، نمازِ ضحیٰ اور صلاۃ الاوابین، اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے، ہمیں اس نماز کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔

*......**نمازِ اشراق جسم کے تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں، اس پر واجب ہے کہ اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں پڑی کھنکھار اور بلغم کو دفن کر دو، راستے میں پڑی کسی چیز کو ہٹا دو اور اگر آپ یہ نہ کر سکیں تو اشراق کی دو رکعتیں آپ کو کافی ہو جائیں گی۔[1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو تم میں سے ہر شخص کے جوڑوں پر صدقہ واجب ہوتا ہے، ہر مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ** کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان تمام صدقات کی جگہ نمازِ اشراق کی دو

---

[1] سنن أبي داود، أبواب النوم، باب في إماطة الأذى عن الطريق:5242

رکعتیں پڑھ لینا ہی کافی ہوجاتا ہے۔①

✱......**نمازِ اشراق کی ادائیگی سے حج اور عمرے کا ثواب،** انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں، تو یہ اس کے لیے مکمل، مکمل، مکمل حج اور عمرے کے اجر کے برابر ہوں گی۔②

✱......**نمازِ اشراق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل،** جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ جس مصلے پر فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک سورج اچھی طرح نہ نکل آتا، جب سورج نکل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اشراق کی نماز پڑھنے کے لیے) اٹھ کھڑے ہوتے، اس دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانۂ جاہلیت کی باتیں کرتے رہتے اور ہنسا کرتے، ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکراتے رہتے"۔③

نمازِ تسبیح:

یہ وہ نفلی نماز ہے جس کے متعلق اکثر مسلمان غافل ہیں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ فضیلت بیان فرمائی ہے کہ اس نماز کی ادائیگی سے انسان کے ہر قسم کے اگلے اور پچھلے، نئے اور پرانے، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور غلطی سے کیے ہوئے، صغیرہ اور کبیرہ، کھلے اور چھپے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں، لہٰذا ہمیں زندگی میں کم از کم ایک بار اس نماز کا ضرور اہتمام کرلینا چاہیے، یاد رہے کہ یہ نماز اکیلے ہی ثابت ہے باجماعت ثابت نہیں،

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی:1671

② جامع ترمذی، أبواب السفر، باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاۃ الصبح حتی تطلع الشمس:586

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح:1525

جیسا کہ بعض لوگ اس کا با جماعت اہتمام کرتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، نئے اور پرانے، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور غلطی سے کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، کھلے اور چھپے سب گناہ بخش دے؟ وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعتیں نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے کھڑے پندرہ (15) مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ۔

''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔

پھر رکوع کریں اور دس (10) مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، پھر رکوع سے اٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ میں جائیں اور دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ سے اٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر دوسرے سجدہ میں دس (10) مرتبہ پڑھیں، پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھیں، یہ اسی طرح ہر رکعت میں آپ پچھتر (75) مرتبہ پڑھیں، اگر آپ میں ہر روز پڑھنے کی ہمت ہے تو پڑھ لیجیے، اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر ایسا بھی نہ کر سکیں تو پھر زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں''۔[1]

---

[1] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب التطوع، باب صلاة التسبيح: 1297

نمازِ توبہ:

گناہوں کی معافی اور توبہ کا طریقہ بھی رسول اللہ ﷺ نے نماز کے ذریعے سکھایا ہے، اس کے متعلق دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

1...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے ...... پھر آپ ﷺ نے مکمل وضو کی وضاحت کی کہ وضو کرنے سے ہاتھ، پاؤں، چہرے وغیرہ کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں ...... پھر فرمایا: ''اگر وہ شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے، اللہ کی شایانِ شان حمد و ثنا اور بڑائی بیان کرے اور اپنے دل کو اللہ کے لیے خالی کر دے تو وہ اپنی غلطیوں سے پلٹ کر اس دن کی طرح ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا''۔[1]

2...... ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ کوئی گناہ کرے، پھر اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ سے معافی مانگے تو اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جب وہ کوئی برا کام کر لیتے ہیں یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور کون ہے جو اللہ کے علاوہ گناہوں کو معاف کرے؟ اور انھیں معلوم ہے وہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔[2]

❋...... محدثین نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ توبہ کی نماز ممنوعہ اوقات میں بھی پڑھی جا سکتی ہے، کیونکہ توبہ فوری طور پر کرنا ضروری ہے۔

❋...... بعض لوگ اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ نماز پڑھنے سے صرف صغیرہ گناہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب اسلام عمرو بن عبسة:1930

[2] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستغفار:1521

معاف ہوتے ہیں، حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ وہ فرضی نماز کی بات ہے کہ اس سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں، جب کہ نمازِ تسبیح[1] اور نفلی نماز ادا کرنے سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کے متعلق مجھے بیان کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے وضو کا پانی قریب کرے، پھر کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے اور ناک کو جھاڑے تو اس کے چہرے، منہ اور ناک کے دونوں سوراخوں کی غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں، پھر جب وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی غلطیاں پانی کے ساتھ داڑھی کے کناروں سے گر جاتی ہیں، پھر وہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی غلطیاں پانی کے ساتھ اس کی انگلیوں کے پوروں سے گر جاتی ہیں، پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی غلطیاں پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے کناروں سے نکل جاتی ہیں، پھر وہ ٹخنوں سمیت اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی غلطیاں پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں سے گر جاتی ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کرے اور اللہ کے لیے اپنے دل کو خالی کر دے تو وہ اپنی غلطیوں سے اس دن کی طرح نکل جاتا ہے جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا''۔[2]

نمازِ سفر: (سفر سے واپسی کی نماز)

یہ وہ نفلی نماز ہے جس سے اکثر مسلمان بے خبر ہیں، اس نماز کا کوئی خاص طریقہ نہیں، البتہ عام دو رکعت نفل نماز ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ جب سفر سے واپس آتے تو چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر

---

[1] سنن أبي داود باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، باب صلاة التسبيح: 1297

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب اسلام عمرو بن عبسة: 1930

بیٹھ جایا کرتے تھے۔[1] لہٰذا ہمیں بھی اس سنت متروکہ کا خیال رکھتے ہوئے سفر سے واپسی پر مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اپنے گھر جانا چاہیے۔

نمازِ استخارہ:

استخارہ کا مطلب ہے بھلائی طلب کرنا، جو شخص اپنے کام میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا طلب گار ہو تو اسے استخارہ کر لینا چاہیے، کیونکہ جو شخص اپنے خالق و مالک سے مشورہ کرے گا وہ کسی صورت نادم و پشیمان نہیں ہوگا۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے، جیسے آپ ﷺ ہمیں قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے اور اپنے کام کا نام لے، یعنی هٰذَا الْأَمْرَ ''یہ کام'' اس جملے کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے، مثلاً هٰذَا السَّفَرَ ''یہ سفر''، هٰذَا الزَّوَاجَ ''یہ شادی''، هٰذِهِ التِّجَارَةَ ''یہ تجارت'' وغیرہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب الرکعتین فی المسجد: 1659

كَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ [1]

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے سے طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یقیناً یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے بہتر ہے، تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان بنا دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے برا ہے، تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے''۔

نمازِ جنازہ:

جب کوئی فوت ہو جائے، اس کو قبر میں دفن کرنے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نمازِ جنازہ کہتے ہیں، نمازِ جنازہ رکوع اور سجدوں کے بغیر کھڑے کھڑے ہی پڑھی جاتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہوتے ہوئے میت کو سامنے رکھ کر چار تکبیرات کہی جائیں، ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کی جائے، پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت یا چند آیات پڑھی جائیں، دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھا جائے، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعائیں پڑھی جائیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔

✱......نمازِ جنازہ میں قرأت اور دعائیں اونچی اور آہستہ دونوں طرح پڑھنا درست ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ میں اونچی آواز سے بھی قرأت کی ہے اور آہستہ آواز سے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی: 1166

بھی، چنانچہ طلحہ بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں ایک نمازِ جنازہ پڑھی، انھوں نے اس میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت اونچی آواز سے پڑھی، جب وہ نمازِ جنازہ سے فارغ ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ سنت اور حق ہے۔ ①

اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے، پھر پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ آہستہ آواز میں پڑھے، پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے، پھر (تیسری تکبیر کے بعد) میت کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کرے، کسی جگہ اونچی قراءت نہ کرے، پھر آہستہ آواز میں سلام پھیر دے۔ ②

✱......نمازِ جنازہ میں ایک طرف سلام پھیرنا بھی صحیح ہے اور دونوں طرف بھی، ایک طرف سلام پھیرنے کے متعلق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھا، اس پر چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔ ③

دونوں طرف سلام کے متعلق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جنھیں لوگوں نے چھوڑ دیا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ نمازِ جنازہ پر اس طرح سلام پھیرنا جس طرح نماز میں سلام پھیرا جاتا ہے (یعنی دونوں طرف)۔ ④

نمازِ جنازہ کی دعائیں:

1......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا، وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا، وَصَغِیْرِنَا

---

① سنن نسائی، کتاب الجنائز، الدعاء:1987

② السنن الکبری للبیھقی، جماع أبواب التکبیر علی الجنازۃ، باب القراءۃ فی صلاۃ الجنازۃ:6959

③ سنن الدار قطنی، کتاب الجنائز، باب التسلیم فی الجنازۃ واحد:1817

④ السنن الکبری للبیھقی، کتاب الجنائز، باب من قال یسلم عن یمینہ:6989

وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔[1]

”اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، ہمارے حاضر اور غائب، ہمارے چھوٹے اور بڑے، ہمارے مرد اور عورتوں کو معاف فرما، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے ایمان پر موت دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر“۔

2.....حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ پڑھی، تو میں نے آپ کی دعاؤں میں سے یہ دعا یاد کی، حتی کہ میں نے آرزو کی کہ کاش یہ فوت ہونے والا میں ہوتا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔[2]

”اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ اور اس سے درگزر فرما،

---

[1] سنن ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنازة: 1498

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاة: 2232

اس کی بہترین مہمانی فرما، اس کی قبر کشادہ کردے، اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھودے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں اور ایسی بیوی جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا“۔

3.....رسول اللہ ﷺ جب نمازِ جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْٓئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔ ①

”اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ کر اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر کر“۔

4.....رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ ②

”اے اللہ! بلاشبہ فلاں کا بیٹا فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے، تو اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا اور حق والا ہے سو تو اسے بخش دے اور

---

① مستدرك حاكم، كتاب الجنائز:1328

② سنن ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة:1499

اس پر رحم فرما، بے شک تو بہت ہی بخشنے والا، نہایت مہربان ہے‘‘۔

* ...... بچوں کے لیے الگ سے نمازِ جنازہ کی دعا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت کی دعائیں:

1...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ میت کو قبر میں رکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ ①

’’اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے پر‘‘۔

2...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جاتا تو پھر یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ②

’’اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول ﷺ کی ملت پر‘‘۔

میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا:

میت کو دفن کرنے سے فارغ ہونے کے بعد اس کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے، کیونکہ نبی ﷺ کا معمول تھا جب آپ میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو، اور اس کی ثابت قدمی کا سوال کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ ③

---

① سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب في الدعاء للميت إذا وضع في قبره: 3213

② سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في إدخال الميت القبر: 1550

③ سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف: 3221

قبروں کی زیارت کی دعائیں:

1...... بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ، اَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ ①

''ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، اور اللہ نے چاہا تو عنقریب ہم بھی آپ سے ملنے والے ہیں، میں اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں''۔

2...... ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ میں (قبروں کی زیارت کے موقع پر) ان کے لیے کیسے دعا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح دعا کرو:

اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ۔ ②

''ان گھروں میں رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے آنے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم فرمائے، اور اللہ نے چاہا تو عنقریب ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں''۔

---

① صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها: 2257

② صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها: 2256

3...... بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان میں آتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، أَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔ [1]

’’ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، اللہ نے چاہا تو عنقریب ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمھارے تابع ہیں، میں اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں‘‘۔

4...... بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ [2]

’’ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، اللہ نے چاہا تو عنقریب ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں‘‘۔

فوت شدہ مسلمانوں کے لیے عام دعا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعد میں آنے والے مسلمان اس طرح دعا کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ

---

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، الأمر بالاستغفار للمؤمنین:2040

[2] سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیما یقال إذا دخل المقابر:1547

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ ۔ [1]

''اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے''۔

تعزیت کا طریقہ:

رسول اللہ ﷺ سے تعزیت کرنے کی کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے، نبی کریم ﷺ کا نواسہ فوت ہوا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو پیغام دے کر بھیجا کہ بیٹی کو جا کر بتاؤ:

اِنَّ لِلّٰهِ مَآ اَخَذَ وَلَهٗ مَآ اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ [2]

''یقیناً اللہ ہی کے لیے ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کے لیے ہے جو اس نے عطا کیا اور ہر چیز اس کے پاس ایک مقررہ مدت تک ہے''۔

اور اسے حکم دو: ''تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو''۔

بعد میں بچے کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ رحمت ہے، جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور یقیناً اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے''۔

اس سے معلوم ہوا کہ میت کے لواحقین کے ساتھ اس انداز سے تعزیت کی جائے اور اگر میت کو دیکھ کر بے ساختہ رونا آ جائے تو یہ درست ہے۔

---

[1] سورۃ الحشر:10

[2] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تبارك وتعالی: ﴿قل ادعوا اللہ﴾:7377

صبح وشام اور رات ودن کے اذکار

صبح وشام کے اکٹھے اذکار:

صبح کے اذکار فجر کی نماز کے بعد اور شام کے اذکار عصر کی نماز کے بعد کر لیے جائیں،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۚ﴾۔ [1]

"اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرو سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے"۔

* ......انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ [2]

* ......جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یا رات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس روک لو، کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلتے ہیں، پھر عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، پھر بسم اللہ کہہ کر اپنا دروازہ بند کر لو، بسم اللہ کہہ کر اپنا چراغ بجھا دو، بسم اللہ کہہ کر پانی کے برتن ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھک دو، اگرچہ چوڑائی میں کوئی چیز

---

[1] سورة طٰهٰ:130

[2] سنن أبي داود، كتاب القصص، باب في القصص:3667

رکھ دو۔[1]

1......جو شخص صبح کے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے وہ شام تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شام کے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے وہ صبح تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، ایک صحابی کو جن ملا، اس صحابی نے جن سے پوچھا ہمیں تم سے کیا چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا: یہ آیت جو سورۃ البقرۃ میں ہے یعنی ﴿اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ﴾ جس نے یہ آیت شام کو پڑھ لی وہ ہم سے صبح تک محفوظ ہو گیا اور جس نے صبح کو پڑھ لی وہ ہم سے شام تک محفوظ ہو گیا، صبح کے وقت اس صحابی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبیث نے سچ کہا۔[2]

2......**سید الاستغفار**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھے، پھر اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہو گا اور جو شخص اس دعا کو یقین کے ساتھ شام کے وقت پڑھے، پھر صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہو گا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ، فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔[3]

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں، میں

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده: 3280

[2] سورۃ البقرۃ: 255

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار: 6306

اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا، میں تیرے لیے تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے، اور میں تیرے لیے اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں، تو مجھے معاف فرما، یقیناً تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا"۔

3...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے، اس کے لیے یہ دعا بنو اسماعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور اس کی دس غلطیاں مٹا دی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور جب شام کو پڑھے تو صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ①

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔

✱...... ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب یہ ہے کہ انسان جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے اعضا کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں حتی کہ اس کی شرم گاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ ②

4...... رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ تو اس بات کو سنے جس کی میں تجھے وصیت کر رہا ہوں، صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا

---

① سنن ابن ماجة، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا أصبح واذا أمسى: 3867

② صحيح مسلم، كتاب العتق، باب فضل العتق: 3797

تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ [1]

''اے زندہ! اے قائم! میں تیری رحمت ہی کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں، تو میرے تمام کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر''۔

5......رسول اللہ ﷺ صبح وشام اس دعا کو نہیں چھوڑتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَّوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ [2]

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے معافی اور اپنے دین، دنیا، اہل اور مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے، اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں''۔

6......ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے جو میں صبح وشام پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

---

[1] مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، باب التکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر: 2000

[2] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب ما یقول اذا أصبح: 5074

اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ۔ ①

''اے اللہ! غیب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے رب اور مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کی شراکت سے''۔

7...... رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی کہ صبح وشام تین مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** اور آخری دو سورتیں پڑھو، یہ تمھیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔ ②

8...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ دعا صبح وشام تین مرتبہ پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ ③

اور دوسری حدیث میں ہے جو بندہ شام کو یہ دعا تین مرتبہ پڑھے گا اسے صبح تک اچانک کوئی آفت نہیں پہنچے گی اور جو بندہ صبح کو یہ دعا تین مرتبہ پڑھے گا اسے شام تک اچانک کوئی آفت نہیں پہنچے گی۔ ④

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه: 3392
② سنن أبی داود، أبواب النوم، باب ما یقول اذا أصبح: 5082
③ جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی: 3388
④ سنن أبی داود، أبواب النوم، باب ما یقول اذا أصبح: 5088

”اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے آسمان وزمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی، اور وہ خوب سننے والا، بہت جاننے والا ہے“۔

9.....رسول اللہ ﷺ صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ ①

”اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ! یقیناً میں کفر اور غربت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! یقیناً میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“۔

10.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ یہ دعا صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے، تو قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، البتہ اگر کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ ②

”پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ“۔

11.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہے تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے ایک سو

---

① سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقول اذا أصبح: 5090

② صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء: 6843

گناہ معاف ہوں گے اور اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ [1]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔

صبح کے اذکار:

1......صبح کی نماز کے بعد کم از کم دو آیات کی تلاوت کرنا:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم صفہ میں موجود تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت بُطحان یا عقیق جائے، تو وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر قطع رحمی کے سامان سے لدی ہوئی دو اونٹیاں لے آئے؟ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اس کو پسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں جاتا کہ اللہ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے یا پڑھے، یہ اس کے لیے دو اونٹیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹیوں سے بہتر ہیں اور اس کے لیے چار آیتیں چار اونٹیوں سے بہتر ہیں، جتنی تعداد آیات کی زیادہ ہوگی وہ اتنی اونٹیوں سے بہتر ہے۔ [2]

2......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده: 3293

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضل قراءة القرآن: 1873

مُّتَقَبَّلًا۔ [1]

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبول کیے ہوئے عمل کا سوال کرتا ہوں“۔

3...... **صبح کے وقت تین مرتبہ کرنے والا عظیم ذکر،** ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر صبح کے وقت ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں، پھر دن چڑھے آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: میں جس وقت سے تمھارے پاس سے گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں، نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا: (وہ کلمات یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ [2]

”اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنی ذات کی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر“۔

4...... نبی کریم ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ۔ [3]

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة، باب ما يقال بعد التسليم: 925

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، باب التسبيح أول النهار وعند النوم: 6913

[3] الأدب المفرد، باب ما يقول اذا أصبح: 1199

''اے اللہ! تیری توفیق سے ہم نے صبح کی اور تیری توفیق سے ہم شام کریں گے، تیرے فضل سے ہم زندہ ہیں، تیرے ارادے سے ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے''۔

5......سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف کرنے والا ذکر: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز کے بعد سو(100) مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** اور سو(100) مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[1]

6......یہ ذکر کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے گا میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو جنت میں داخل کروں گا:

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا۔[2]

''میں اللہ کے ساتھ رب ہونے پر، اسلام کے ساتھ دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے ساتھ نبی ہونے پر راضی ہو گیا''۔

7......رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا، وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔[3]

''ہم نے فطرت اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام

---

[1] سنن نسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر:1354

[2] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:2686

[3] مسند احمد، مسند المکیین، عبدالرحمٰن بن أبزی الخزاعی:15363

جو یکسو اور فرماں بردار تھے کی ملت پر صبح کی اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے''۔

8......اللہ کے نبی ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔ ①

''ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہی نے صبح کی اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے، اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن اور اس کے بعد والے دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اس دن اور اس کے بعد والے دن کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب! میں سُستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ اور قبر میں عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

شام کے اذکار:

1...... نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

---

① صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل: 6908

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ ①

''اے اللہ! تیری توفیق سے ہم نے شام کی اور تیری توفیق سے ہم صبح کریں گے، تیرے فضل سے ہم زندہ ہیں، تیرے ارادے سے ہم مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے''۔

2...... اللہ کے نبی ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔ ②

''ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہی نے شام کی اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے، اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد والی رات کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد والی رات کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب! میں

① الأدب المفرد، باب ما يقول إذا أصبح: 1199
② صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل: 6908

آگ اور قبر میں عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں‘‘۔

3......بچھو کے نقصان اور زہر سے بچانے والی دعا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا تو وہ تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔[1]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے گا اسے اس رات کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

’’میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں‘‘۔

ابو صالح تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے یہ دعا یاد کی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھا کرتے تھے، چنانچہ ایک دن ان کی ایک بچی کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تو اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔[2]

رات ودن کے اذکار:

1......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ یہ پڑھتا ہوں:

أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔[3]

’’میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں‘‘۔

صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دل پر پردہ سا چھا جاتا ہے، اس وجہ سے میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔[4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء:6880

[2] مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند أبی ھریرة رضي الله عنه:7898

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلة:6307

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه:6858

2 ...... **دن میں سومرتبہ توبہ کرنی چاہیے**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو، کیونکہ میں اللہ کی طرف دن میں سومرتبہ توبہ کرتا ہوں۔[1]

رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں توبہ کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ۔[2]

''اے میرے رب! مجھے معاف کردے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے اور بہت بخشنے والا ہے''۔

3 ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن میں سومرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ۔[3]

''اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ''۔

اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہوجاتے ہیں۔

4 ...... **ایک ہزار نیکیاں کمانے والا وظیفہ**، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکی کیسے کمائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سومرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللهِ۔

''اللہ پاک ہے''۔

تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔[4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه:6859

[2] مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند عبداللہ بن عمر رضي الله عنها:4726

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح:6405، صحیح مسلم:6842

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء:6852

5...... جنت واجب کرنے والا ذکر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ ذکر کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی:

رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا ۔[1]

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں''۔

6...... **100 بار پڑھنے والا عظیم ترین وظیفہ:** ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتایئے کیونکہ میں عمر رسیدہ، ناتواں اور بھاری بدن والی ہوگئی ہوں (مشقت والی عبادت دشوار ہوگئی ہے) فرمایا: سو بار **اَللهُ اَكْبَرُ** کہا کرو اور سو بار **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہا کرو اور سو بار **سُبْحَانَ اللهِ** کہا کرو۔ یہ تمھارے لیے راہ الٰہی میں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔[2]

......❋......

[1] سنن أبي داود، باب تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار:1529

[2] سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح:3810

سفر، عمرہ وحج اور ماہِ رمضان کے متعلق دعائیں

سفر کی دعائیں:

سواری پر بیٹھنے کی دعا:

علی بن ربیعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کی خدمت میں سواری کا جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں، چنانچہ انھوں نے اپنا پاؤں رکاب میں ڈالا یعنی (سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں ڈالنے کا ارادہ کیا) تو **بِسْمِ اللهِ** پڑھا، پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھے تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہا پھر یہ دعا پڑھی:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝﴾ [1]

”پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لیے تابع کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں“۔

اس کے بعد انھوں نے تین مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** اور تین مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر یہ پڑھا:

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ۔

”(اے رب!) تو پاک ہے، یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، سو تو مجھے معاف کر دے، کیونکہ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا“۔

---

[1] سورۃ الزخرف: 13، 14

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے، ان سے پوچھا گیا امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کس چیز کی وجہ سے ہنسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارا رب اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے اے میرے رب! میرے گناہوں کو بخش دے، چنانچہ جب بندہ رب سے بخشش چاہتا ہے تو رب فرماتا ہے: یہ بندہ جانتا ہے کہ گناہوں کو میرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ ①

بِسْمِ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

''اللہ کے نام سے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لیے تابع کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ہر قسم کی ہی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، (اے اللہ!) تو پاک ہے، یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، سو تو مجھے معاف کر دے، کیونکہ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا''۔

---

① سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا ركب: 2602

سفر کے آغاز کی دعا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے روانہ ہوتے اور اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ **اَللّٰهُ اَکْبَرُ** کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔ ①

”پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کیا، حالانکہ ہم اسے قابو کرنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! یقیناً ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی لمبی مسافت کو ہم سے کم کر دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور تو ہی گھر والوں کا جانشین ہے، اے اللہ! میں سفر کی مشقت، تکلیف دہ منظر اور مال و اہل میں ناکام لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں“۔

سفر کے اختتام کی دعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس پلٹتے تو سفر کے آغاز والی دعا پڑھتے اور آخر میں یہ

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ: 3275

دعا پڑھتے [1] اور انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (ایک سفر سے واپسی پر) جب ہماری نظر مدینہ پر پڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہونے تک یہی دعا پڑھتے رہے:

آئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ [2]

''ہم واپس پلٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''۔

سفر کے دوران کی دعائیں:

1...... بلندی پر چڑھتے ہوئے **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** اور نیچے اترتے وقت **سُبْحَانَ اللّٰهِ** پڑھنا چاہیے، جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دورانِ سفر جب ہم بلند جگہ پر چڑھتے تو **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تو **سُبْحَانَ اللّٰهِ** کہتے تھے۔ [3]

2...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ سفر سحری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ [4]

''ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف اور ہم پر اس کے اچھے انعامات کا تذکرہ سنا، اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن اور ہم پر فضل کر، اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے آگ سے''۔

3...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ ٹھہرے/ اترے پھر وہ یہ دعا پڑھے، تو وہاں سے کوچ کرنے سے پہلے اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ: 3275

[2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یقول إذا رجع من الغزو؟: 3085

[3] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفا: 2994

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل: 6900

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ①

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''۔

4...... نبی کریم ﷺ جب کسی بستی کو دیکھتے اور آپ کا ارادہ اس میں داخل ہونے کا ہوتا تو اسے دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔ ②

''اے اللہ! سات آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں، اور سات زمینوں اور ان چیزوں کے رب جنھیں یہ اٹھائے ہوئے ہیں، اور شیطانوں اور ان چیزوں کے رب جنھیں انھوں نے گمراہ کیا ہے، اور ہواؤں اور ان چیزوں کے رب جو انھوں نے اڑائی ہیں، میں تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس بستی کے شر، اس کے رہنے والوں کے شر اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5...... دورانِ سفر اگر سواری کی طرف سے کسی پریشانی کا سامنا ہو تو **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھنے سے شیطان مکھی کی طرح چھوٹا ہو جائے گا۔ ③

---

① صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء: 6878

② السنن الكبرى للنسائي، كتاب السير، باب الدعاء عند رؤية القرية التي يريد دخولها: 8775

③ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب لا يقال خبثت نفسي: 4982

الوداعی دعائیں:

1......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کلمات کے ساتھ الوداع کیا:

أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ۔ [1]

''میں تجھے اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں''۔

2......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کو الوداع کرتے تھے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ [2]

''میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں''۔

3......ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا: میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، لہٰذا مجھے زادِ راہ دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی۔

''اللہ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ دے''۔

اس نے کہا مجھے زیادہ دعا دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَغَفَرَ ذَنْبَكَ۔

''اور وہ تیرے گناہ معاف کر دے''۔

اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں مجھے زیادہ دعا دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ [3]

''اور تو جہاں بھی ہو وہ تیرے لیے ہر خیر کو آسان کر دے''۔

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم: 2825

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا أودع إنسانا: 3443

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه: 3444

4 ...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا سفر کا ارادہ ہے، لہٰذا آپ مجھے وصیت کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں وصیت کی:

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ۔

''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور ہر اونچی جگہ پر **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہو''۔

جب وہ شخص منہ موڑ کر چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دعا دی:

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔ [1]

''اے اللہ! زمین کی لمبی مسافت اس کے لیے ختم کر دے اور اس پر اس کا سفر آسان کر دے''۔

عمرہ اور حج کی دعائیں:

عمرہ اور حج کی ابتدا:

عمرہ اور حج کرنے والا احرام باندھتے وقت اپنی نیت کے مطابق یہ دعا پڑھے گا، اگر عمرہ اور حج اکٹھا ادا کرنا ہے تو اکٹھی دعا پڑھے گا اور اگر دونوں الگ الگ ادا کرنے ہیں تو پھر الگ الگ دعا پڑھے گا، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھی یہ دعا پڑھی تھی، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ عمرہ اور حج کے لیے اکٹھے یہ دعا پڑھتے تھے:

لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا۔ [2]

''میں حاضر ہوں عمرہ اور حج کے لیے، میں حاضر ہوں عمرہ اور حج کے لیے''۔

اگر کوئی شخص صرف عمرہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اس طرح دعا پڑھے گا:

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب منه: 3445

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب إهلال النبی ﷺ وهديه: 3028

لَبَّيْكَ عُمْرَةً، لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔

”میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے“۔

عمرہ اور حج کا تلبیہ:

رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا:

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ ①

”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً ہر قسم کی تعریف، ہر نعمت اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں“۔

حجر اسود کے پاس پڑھی جانے والی دعا:

طواف کے چکروں میں سے ہر چکر میں حجر اسود کے پاس پہنچ کر ہاتھ یا ہاتھ میں کوئی چیز ہو تو اس کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر حجر اسود کا استلام کیا جائے گا۔ ②

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا:

نبی ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ③

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ

---

① صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة: 1549

② صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التکبیر عند الرکن: 1613

③ سنن أبی داود، کتاب المناسك، باب الدعاء فی الطواف: 1892

کے عذاب سے بچا"۔

طواف کے اختتام پر دعا:

رسول اللہ ﷺ نے طواف کے اختتام پر مقامِ ابراہیم کے پاس پہنچ کر یہ دعا پڑھی:[1]

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط﴾۔[2]

"اور تم ابراہیم علیہ السلام کی جائے قیام کو نماز کی جگہ بناؤ"۔

طواف کے دو نفلوں میں قراءت:

رسول اللہ ﷺ نے طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس دو نفل ادا کیے اور ان میں سورۃ الکافرون (قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱) اور سورۃ الاخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱) کی تلاوت فرمائی۔[3]

صفا کے قریب پڑھی جانے والی دعا:

رسول اللہ ﷺ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھی:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ، اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهٖ۔[4]

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا"۔

صفا اور مروہ پر پڑھی جانے والی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے صفا سے سعی کی ابتدا کی، چنانچہ آپ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے حتی کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ دیکھا، پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی توحید و بڑائی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ: 2950

[2] سورۃ البقرۃ: 125

[3] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ: 2950

[4] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ: 2950

بیان کی اور یہ دعا پڑھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی''۔

پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد دعا کی اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھی، (یعنی یہ دعا پڑھتے پھر دعا کرتے پھر یہ دعا پڑھتے اور دعا کرتے) پھر آپ ﷺ مروہ پہاڑی پر گئے اور وہاں بھی اسی طرح کیا۔[1]

یوم عرفہ کی دعا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کی دعا ہے اور بہترین کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہے، وہ یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[2]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔

---

[1] صحیح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ: 2950

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3585

مشعر حرام کے پاس دعا:

رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر جب مشعر حرام (مزدلفہ) پہنچے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور خوب اللہ کی بڑائی بیان کی اور **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھا اور اللہ کی توحید کی گواہی دی۔ [1]

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ تینوں جمرات کو سات کنکریاں مارتے، کنکریاں مارتے وقت ہر کنکری کے ساتھ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے، پھر آگے بڑھ کر بہت دیر ٹھہرتے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے، پھر دوسرے جمرہ کے پاس آتے، اسے سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے ساتھ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے، پھر بائیں جانب وادی کی جانب اترتے، چنانچہ وہاں قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے، پھر تیسرے جمرہ کے پاس آتے، اسے سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے ساتھ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے، پھر پلٹ جاتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ [2]

* ...... حاجیوں پر لازم ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد وہاں خوب دعائیں کریں، نہ کہ باتیں کرتے ہوئے، سو کر یا تصویریں وغیرہ بنا کر ٹائم ضائع کرتے رہیں۔

عمرہ اور حج کے سفر سے واپسی کی دعا:

رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3585

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الدعاء عند الجمرتين: 1753

حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔ ①

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے، ہر قسم کی تعریف اس کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی''۔

ماہِ رمضان کے متعلق دعائیں:

نیا چاند دیکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ ②

''اے اللہ! اسے ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے''۔

سحری کی دعا:

سحری کی کوئی دعا رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں، بازار میں اشتہاروں پر روزہ رکھنے کی جو دعا لکھی ہوئی موجود ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، جس طرح عام کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھی جاتی ہے اسی طرح بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھا لینا چاہیے۔

✱......سحری ضرور کرنی چاہیے، بلکہ سحری کے کھانے میں عورتوں، بچوں اور ایسے افراد کو بھی

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء إذا أراد سفرا أو رجع: 6385

② جامع ترمذی، أبواب الدعوات، ما یقول عند رؤیۃ الہلال: 3451

شامل کرلینا چاہیے جنھوں نے روزہ نہیں رکھنا، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔[1]

✱......سحری کے وقت کھجوریں کھانے کا اہتمام کرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔[2]

افطاری کی دعا:

رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔[3]

"پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا"۔

✱......افطاری کے وقت کی مشہور دعا: **اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ** جو عام کتابوں میں لکھی ہوئی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

لیلۃ القدر کی خاص دعا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔[4]

"اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، چنانچہ مجھے معاف کردے"۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور من غیر ایجاب: 1923

[2] سنن أبي داود، کتاب الصوم، باب من سمی السحور الغداء: 2345

[3] سنن أبي داود، کتاب الصوم، باب القول عند الإفطار: 2357

[4] جامع ترمذی، أبواب الدعوات: 3513

کھانے پینے، لباس اور ملاقات کے متعلق دعائیں

کھانے اور پینے کی دعائیں:

✱...... دائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا اور پیتا ہے۔[1]

✱...... بیٹھ کر کھانا پینا چاہیے، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر پیئے، قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے پوچھا کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھڑے ہو کر کھانا زیادہ برا یا زیادہ خبیث ہے۔[2]

✱...... اپنے آگے سے کھانا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔[3]

✱...... کوئی چیز پیتے وقت برتن کے اندر سانس نہیں لینا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے برتن کے اندر سانس لینے سے منع کیا ہے۔[4]

✱...... رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ تین سانسوں میں پیتے، پینے کے شروع میں **بِسْمِ اللّٰہِ** پڑھتے اور پینے کے بعد آخر میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** پڑھتے۔ (سلسلہ صحیحہ: 1275)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامها: 5265

[2] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب في الشرب قائما: 5275

[3] صحيح بخاري، كتاب الأطعمة، باب الأكل مما يليه: 5378

[4] صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين: 153

کھانا شروع کرتے وقت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ۔

''اللہ کے نام کے ساتھ''۔

اگر وہ شروع میں **بِسْمِ اللّٰهِ** کہنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع اور اس کے آخر میں''۔

کھانے کے دوران کی دعا:

کھانے کے دوران **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** پڑھنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک لقمہ کھاتا ہے تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہتا ہے یا ایک گھونٹ پیتا ہے تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہتا ہے۔[2]

کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں:

1......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔[3]

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا''۔

2......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے:

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الأطعمة، باب ما جاء فی التسمیة علی الطعام: 1858

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب حمد اللہ تعالی بعد الأکل: 6932

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا أکل طعاما: 3455

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ ①

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور میری کسی طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ عطا کیا''۔

3...... نبی کریم ﷺ جب اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ، غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا۔ ②

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ کافی سمجھا گیا ہے، نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب!''۔

4...... رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ ③

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا''۔

5...... رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔ ④

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا فرغ من الطعام: 3458

② صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه: 5458

③ سنن أبی داود، کتاب الأطعمة، باب ما یقول الرجل إذا طعم: 3851

④ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب ما یقول إذا فرغ من طعامه: 4559

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو ہمیں کافی ہوا اور ہمیں سیراب کیا، نہ کفایت کی گئی ہے اور نہ انکار کیا گیا ہے''۔

دودھ پینے کے بعد کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ ①

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ دے''۔

کھلانے اور پلانے والے کے لیے دعائیں:

1...... عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر کھلایا پلایا، جب آپ واپس جانے لگے تو میرے والد صاحب نے آپ کی سواری کی نکیل پکڑ کر عرض کی کہ ہمارے لیے دعا کر دیجیے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا دی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ ②

''اے اللہ! ان کے لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے انھیں دی ہیں اور انھیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما''۔

2...... رسول اللہ ﷺ نے کھلانے اور پلانے والے کو یہ دعا بھی دی ہے:

اَللّٰهُمَّ، أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي۔ ③

''اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا''۔

3...... رسول اللہ ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے، وہ آپ ﷺ کے لیے

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا أكل طعاما: 3455

② صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر: 5328

③ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب إكرام الضيف وفضل إيثاره: 5362

روٹی سالن لائے، آپ ﷺ نے کھانا کھایا، پھر نبی ﷺ نے ان کو یہ دعا دی:

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔ ①

''روزہ دار تمھارے پاس افطار کریں، نیک لوگ تمھارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمھارے لیے رحمت کی دعا کریں''۔

لباس کے متعلق دعائیں:

کپڑا پہننے کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کپڑا پہن کر یہ دعا کرے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔ ②

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور یہ مجھے میری کسی طاقت اور کسی قوت کے بغیر عطا کیا''۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا:

رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے، خواہ وہ کپڑا پگڑی، قمیص یا چادر ہوتی، پھر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ، اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ

---

① سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الدعاء لرب الطعام: 3854

② سنن الدارمي، ومن كتاب الاستئذان، باب ما يقول إذا لبس ثوبا: 2732

مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔ [1]

”اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں“۔

کپڑا پہننے والے کے لیے دعا:

1...... رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ پر سفید قمیص دیکھی تو انھیں پوچھا: تمھارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انھوں نے عرض کی: نہیں، بلکہ دھلا ہوا ہے، آپ ﷺ نے یہ دعا دی:

اِلْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا۔ [2]

”نیا لباس پہنو، تعریف والی زندگی بسر کرو اور شہید بن کر فوت ہو“۔

2...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنتا تو وہ اسے یہ دعا دیتے تھے:

تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالٰى۔ [3]

”تو بوسیدہ کر اور اللہ تعالیٰ تجھے اس کے بدلے اور دے“۔

کپڑا اُتارنے کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسانوں میں سے جب کوئی اپنے کپڑے اتارے، تو جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم گاہوں کے درمیان یہ دعا رکاوٹ ہے:

بِسْمِ اللهِ۔ [4]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب اللباس، باب ما یقول إذا لبس ثوباً جدیداً: 1767

[2] سنن ابن ماجة، کتاب اللباس، باب ما یقول الرجل إذا لبس ثوباً جدیداً: 3558

[3] سنن أبی داود، کتاب اللباس: 4020

[4] الجامع الصغیر وزیادته: 5923

”اللہ کے نام کے ساتھ“۔

جوتا پہننے اور کنگھی کرنے کا مسنون طریقہ:

جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور ہر اچھا کام کرنے میں دائیں جانب کو پسند کرتے تھے۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے، جب اتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے تاکہ دایاں پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں آخری ہو۔[2]

❁...... اچھا کام کرتے ہوئے اللہ کا نام لینا چاہیے، اس لیے جوتا پہنتے اور کنگھی کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے، ان کے لیے الگ سے بسم اللہ پڑھنا منقول نہیں۔

ملاقات کی دعا:

❁......**ملاقات کے وقت سلام کہنا، اللہ کی سکھائی ہوئی بہترین اور پاکیزہ دعا ہے، اللہ** تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ﴾۔[3]

”پھر جب تم کسی طرح کے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کہو، زندہ سلامت رہنے کی دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی بابرکت، پاکیزہ ہے“۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل:168

[2] صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعله الیسری:5855

[3] سورۃ النور:61

✱......**واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا چاہیے،** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کا کون سا کام سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم پہچانتے ہو اور جسے نہیں پہچانتے (سب کو) سلام کہو۔[1]

✱......**آپس میں کثرت سے سلام کرنا چاہیے،** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ تم مومن نہیں ہو گے اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک کہ تم باہمی محبت نہ کرو گے، کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے، آپس میں سلام پھیلاؤ۔[2]

✱......**سلام اللہ کی قربت کا بہترین ذریعہ ہے،** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔[3]

سلام کے مسنون الفاظ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوْهَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾(٨٦)[4]۔

’’جب تمھیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا سلام جواب میں کہو، یا وہی الفاظ لوٹا دو، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے‘‘۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب إطعام الطعام من الاسلام:12

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أنه لا یدخل الجنة الا المؤمنون:194

[3] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب فی فضل من بدأ السلام:5197

[4] سورة النساء:86

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

''تم پر سلامتی ہو''۔

آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا، تو وہ بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: 10 نیکیاں، پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

''تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو''۔

آپ ﷺ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: 20 نیکیاں، پھر تیسرا آدمی آیا تو اس نے کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

''تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں''۔

آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: 30 نیکیاں۔ [1]

* ......سلام کے الفاظ بس اتنے ہی ہیں ان سے زیادہ سلام کے الفاظ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں، اس لیے اس سے زائد الفاظ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔
* ......سلام کے ساتھ مصافحہ (یعنی ہاتھ ملا کر سلام) کرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ [2]
* ......مصافحہ دائیں ہاتھ کے ساتھ اور صرف ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے، دو ہاتھوں سے

---

[1] سنن أبي داود، أبواب النوم، باب كيف السلام؟: 5195

[2] جامع ترمذي، أبواب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في المصافحة: 2727

مصافحہ کرنا، یا جھک کر مصافحہ کرنا یا مصافحہ کرنے کے بعد سینے پر ہاتھ رکھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

❋...... ہاتھ یا سر وغیرہ کے ساتھ سلام کرتے ہوئے ہائے ہائے، بائے بائے وغیرہ کہہ کر صرف اشارے سے سلام کرنا درست نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں ہے، سلام کہتے ہوئے یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو، کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔[1]

اگر کوئی دور سے کسی بھائی کو سلام کہنا چاہتا ہو تو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہنے کے ساتھ ساتھ اشارہ کر سکتا ہے، تاکہ جسے سلام کہا جا رہا ہے اسے معلوم ہو جائے۔

سلام کرنے کا مسنون طریقہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو۔[2]

بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا:

❋...... بچوں کو سلام کرنا چاہیے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کچھ ایسے بچوں کے پاس آئے جو کھیل رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔[3]

❋......عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے، اسما بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا۔[4]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الاستئذان، باب ما جاء فی کراهیة إشارة الید بالسلام: 2695

[2] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب من أولی بالسلام: 5198

[3] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب فی السلام علی الصبیان: 5202

[4] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب فی السلام علی النساء: 5204

والدین، نکاح (شادی) اور اولاد کے متعلق دعائیں

والدین کے متعلق دعائیں:

والدین کی اپنے لیے، اپنے والدین اور اپنی اولاد کے لیے دعا:

یہ بڑی عظیم ترین دعا ہے، ہر وہ بندہ جس کی عمر چالیس سال ہو جائے وہ اس دعا کا خصوصی طور پر اہتمام کرے، جب بندہ 40 سال کی عمر کو پہنچ جائے اور یہ دعا کرے تو اللہ اعلان کرتے ہیں:

''یہی وہ لوگ ہیں کہ ہم ان سے وہ سب سے اچھے عمل قبول کرتے ہیں جو انھوں نے کیے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں، جنت والوں میں، سچے وعدے کے مطابق جو ان سے وعدہ کیا جاتا تھا''۔ ①

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ ۔ ②

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح فرما دے، بے شک میں نے تیری طرف توبہ کی اور

① سورۃ الأحقاف:16

② سورۃ الأحقاف:15

بے شک میں حکم ماننے والوں سے ہوں''۔

والدین کی اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے دعا:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۞﴾۔ [1]

''اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا''۔

اولاد کی والدین کے لیے دعا:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۞﴾۔ [2]

''اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا''۔

فوت شدہ والدین کے لیے دعا:

جب کسی کے والدین فوت ہو جائیں تو اس کو چاہیے کہ اللہ سے کثرت کے ساتھ والدین کے لیے بخشش مانگے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کا جنت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ (اللہ) سے کہتا ہے یہ کیسے ہو گیا؟ تو اسے کہا جاتا ہے تیرے لیے تیرے بچے کے استغفار کرنے کی وجہ سے (تیرا درجہ بلند ہو گیا ہے)۔ [3]

---

[1] سورۃ ابراھیم:40،41

[2] سورۃ بنی اسرائیل:24

[3] سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب بر الوالدین:3660

والدین کے لیے کثرت سے دعا کرنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کا ہر عمل ختم ہوجاتا ہے (1) صدقہ جاریہ (2) ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جاتا ہو اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔[1]

نکاح کے متعلق دعائیں:

شادی کی مبارک باد:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی شخص کو شادی کی مبارک باد دیتے تو یہ کلمات کہتے تھے:

بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔[2]

''اللہ تعالیٰ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں میاں بیوی کو خیر و بھلائی میں جمع کرے''۔

شادی کرنے والے کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔[3]

''اے اللہ یقیناً میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں تجھ سے اس کے شر اور اس چیز کے شر کی پناہ مانگتا ہوں جس پر

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته:4223

[2] سنن أبي داود، کتاب النکاح، ما یقال للمتزوج:2130

[3] سنن أبي داود، کتاب النکاح، باب في جامع النکاح:2160

تو نے اس کو پیدا کیا ہے“۔

بیوی سے ملاقات کی دعا:

نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھ لے تو یقیناً اگر اس دوران ان کے مقدر میں کوئی اولاد ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ [1]

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اس چیز (اولاد) کو جو تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا“۔

اولاد کے متعلق دعائیں:

والدین جب تک زندہ رہیں اولاد کے حق میں دعا کرتے رہیں، کیونکہ اولاد کے لیے یہ اعزاز صرف والدین کی زندگی تک محدود ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں: اولاد کے حق میں والدین کی دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔ [2]

بیوی اور اولاد کے لیے دعا:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ [3]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا أتى أهله: 6388

[2] الجامع الصغير وزيادته: 5343

[3] سورة الفرقان: 74

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا''۔

اولاد کو اللہ کی پناہ میں دینے کی دعا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے اور فرماتے کہ تمھارے والد (ابرہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کو پناہ میں دیتے تھے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ۔ [1]

''میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان سے اور زہریلے جانور سے اور ہر لگنے والی نظر سے''۔

نیک اولاد کے حصول کی دعائیں:

* ......زکریا علیہ السلام نے ان الفاظ میں اللہ سے اولاد کی درخواست کی تھی:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴿۳۸﴾﴾۔ [2]

''اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے ایک پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کو بہت سننے والا ہے''۔

* ......ابراہیم علیہ السلام نے ان الفاظ میں اللہ سے اولاد کی درخواست کی، تو اللہ نے بیٹا عطا فرمایا:

---

[1] سنن أبي داود، کتاب السنة، باب في القرآن: 4737

[2] سورة آلِ عمران: 38

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝۱۰۰﴾۔ [1]

''اے میرے رب! مجھے (لڑکا) عطا کر جو نیکوں سے ہو''۔

✱......ایک موقع پر زکریا علیہ السلام نے ان الفاظ میں اللہ سے اولاد کی درخواست کی تو اللہ نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے انھیں بیٹا یحییٰ علیہ السلام عطا فرمایا:

﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ۝۸۹﴾۔ [2]

''اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو ہی سب وارثوں سے بہتر ہے''۔

نومولود کے کان میں اذان کہنا اور گھٹی دینا:

✱......نومولود کے دنیا میں آنے کے بعد اس کے کان میں اذان کہی جائے، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان کہی۔ [3]

✱......نومولود کو گھٹی دی جائے اور اس کے لیے برکت کی دعا کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور ان کو گھٹی دیتے تھے۔ [4]

فوت شدہ اولاد کے لیے دعا:

اگر کسی کی اولاد میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کو صبر کرنا چاہیے اور اللہ کے فیصلے پر خوش ہوتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اِنَّا لِلّٰهِ پڑھنا چاہیے۔

---

[1] سورة الصافات:100

[2] سورة الأنبياء:89

[3] سنن أبي داود،أبواب النوم،باب في الصبي يولد فيؤذن في أذنه:5105

[4] صحيح مسلم، كتاب الآداب،باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته:5619

ابوسنان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا، تو ابوطلحہ خولانی رحمہ اللہ قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے، جب میں باہر آنے لگا، تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے ابوسنان! کیا میں تمھیں خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، فرمایا: ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب رحمہ اللہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں، اللہ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھل (ٹکڑا) قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں، پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔ [1]

***

[1] جامع ترمذی، أبواب الجنائز، باب فضل المصیبة إذا احتسب: 1021

پریشانی ومصیبت،قرض، بیماری ونظر بد، جنات،

جادو اور شیاطین سے محفوظ رہنے کی دعائیں

پریشانی ومصیبت کے متعلق دعائیں:

1...... اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ذکر کیا ہے کہ جن لوگوں کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ ذکر کریں تو ان پر اللہ کی طرف سے کئی قسم کی رحمتیں نازل ہوں گی:

﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ﴾ [1]

''بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں''۔

2...... مصیبت کے وقت اللہ کا بتایا ہوا ذکر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ مسلمان یہ ذکر کرے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا بہترین نعم البدل عطا کرتے ہیں:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔ [2]

''بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور مجھے بدلے میں اس سے بہتر دے''۔

3...... رسول اللہ ﷺ مصیبت و پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

---

[1] سورۃ البقرۃ:156

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ:2126

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ [1]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بہت عظمت والا اور بہت بردبار ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرشِ کریم کا رب ہے''۔

4...... اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو تم مصیبت و پریشانی میں پڑھا کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ [2]

''اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

5...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصیبت و پریشانی میں مبتلا شخص کی یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ [3]

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، سو تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر، اور میرے لیے میرے تمام کام درست کر دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الکرب: 6346

[2] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستغفار: 1525

[3] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب ما یقول إذا أصبح: 5090

6...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یونس علیہ السلام کی دعا جسے وہ مچھلی کے پیٹ میں مانگ رہے تھے، جو مسلمان اپنے رب سے کبھی بھی کسی چیز کے متعلق ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ [1]

''تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں''۔

7...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کبھی کسی کو کوئی فکر یا غم و پریشانی ہو تو درج ذیل دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے فکر اور غم و پریشانی کو دور کر کے اسے فرحت اور خوشی عطا فرمائیں گے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَجَلَآءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ۔ [2]

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے، میرے متعلق تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام کے ذریعے سے جسے تو نے اپنے لیے پسند فرمایا یا اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے علم غیب میں اسے

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3505

[2] مسند أحمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: 4318

محفوظ رکھا کہ قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور اور میرے فکر وغم کو ختم کرنے والا بنا دے''۔

8...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب کسی معاملے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا، تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ۔ [1]

''اے ہمیشہ زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے سے فریاد کرتا ہوں''۔

9...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مصیبت و پریشانی کے وقت پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھائی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ [2]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ حلیم وکریم ہے، اس کی ذات پاک اور بابرکت ہے، وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''۔

10...... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (پریشانی کے وقت) فرمایا:

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ۔ [3]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3524

[2] مسند أحمد، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه: 701

[3] صحيح ابن حبان، باب الأدعية، باب ذكر ما يستحب للمرء سؤال الباري: 974

''اے اللہ! تو جس کام کو آسان بنا دے وہی آسان ہے اور جب تو چاہے ہر مشکل کو آسان کر دیتا ہے''۔

11......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو انھوں نے (اس پریشانی میں) یہ دعا پڑھی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوگوں نے آکر بیان کیا ''کفار نے تمھارے (مقابلے کے) لیے (کثیر لشکر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو، تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا'' تو انھوں نے بھی (اس پریشانی میں) یہ دعا پڑھی تھی:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. [1]

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

12......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پریشانی و بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھنے کے لیے سکھاتے تھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ، مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ. [2]

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں، اس کی ناراضگی اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں''۔

13......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اگر مگر کہنے کی بجائے یہ دعا پڑھے، کیونکہ اگر مگر شیطانی کام کا آغاز کرتا ہے:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب ﴿ان الناس قد جمعوا لکم﴾: 4563

[2] سنن أبی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی: 3893

قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ [1]

''اللہ نے مقدر میں لکھا اور جو چاہا کیا''۔

14......رسول اللہ ﷺ مصیبت و پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ [2]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو خوب جاننے والا اور بہت بردبار ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرشِ کریم کا رب ہے''۔

مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی، تو جب تک وہ زندہ رہے گا اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے بچائے رکھے گا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ [3]

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اس مصیبت سے مجھے عافیت دی، جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے اپنی مخلوق میں سے مجھے بہت سے لوگوں پر خاص فضیلت دی''۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز:6774

[2] صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب ﴿وكان عرشه على الماء﴾:7426

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا رأى مبتلي:3431

قرض کے متعلق دعائیں:

1......رسول اللہ ﷺ (قرض کے بوجھ سے بچنے کے لیے) اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں پریشانی، غم، عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے''۔

2......اگر کسی پر پہاڑ کے ڈھیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو یہ دعا پڑھنے سے ادا ہو جائے گا، علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے ان سے عرض کی کہ میں اپنے مالک کو رقم دے کر جلد آزاد ہونا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ میری مدد فرمائیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو وہ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے، اگر تم پر صیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمھاری ادائیگی کرا دیں گے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ [2]

''اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کافی ہو جا اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے''۔

3......قرض کی ادائیگی کرتے وقت کی دعا، عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا، پھر جب آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے مجھے قرض لوٹایا اور یہ دعا دی:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الاستعاذۃ من الجبن: 6369

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3563

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَآءُ۔ [1]

''اللہ تجھے تیرے اہل وعیال اور مال میں برکت دے، قرض کا بدلہ تو صرف شکریہ اور ادائیگی ہے''۔

بیماری ونظر بد کے متعلق دعائیں:

مریض پردم کے مسنون الفاظ:

1 ......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آپ بیمار ہوتے تو معوذات (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (آخری) بیماری نے شدت اختیار کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر معوذات پڑھتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت کی امید سے پھیرتی تھی۔ [2]

2 ......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو دم کرتے، تو اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ، اشْفِهٖ وَأَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَآءَ إِلَّا شِفَآؤُكَ، شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ [3]

''اے اللہ! لوگوں کے رب، بیماری کو دور کر دے، اسے شفا عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے''۔

---

[1] سنن نسائی، کتاب البیوع، الاستقراض: 4683

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات: 5016

[3] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ: 5743

3...... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، تو جبریل علیہ السلام نے ان الفاظ میں دم کیا:

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ۔ [1]

"اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے، ہر نفس کے شر سے یا ہر حسد کرنے والے کی نظر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں"۔

4...... ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ بعض مریضوں پر ان کلمات سے دم کرتے اور اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے تھے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ [2]

"تکلیف دور کر دے اے لوگوں کے رب! اور شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے"۔

5...... عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دم کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

إِمْسَحِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا أَنْتَ۔ [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی: 5700

[2] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب مسح الراقی الوجع بیدہ الیمنی: 5750

[3] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: 5744

''بیماری کو ختم کر دے لوگوں کے رب! تیرے ہاتھ میں شفا ہے، تیرے علاوہ کوئی اسے دور کرنے والا نہیں''۔

6......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے تو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دم کرتے تھے:

بِسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔ [1]

''اللہ کے نام سے وہ تم کو اچھا کرے گا، ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد والے کے شر سے (تمھیں محفوظ رکھے گا)''۔

بے بس مریض کی دعا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا اس مصیبت کی وجہ سے نہ کرے، جو اسے پہنچی ہے اور اگر ایسا کرنا ضروری ہی سمجھے تو یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي۔ [2]

''اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے، اس وقت تک مجھے زندہ رکھ، جب میرے لیے فوت ہونا بہتر ہو تو مجھے فوت کر دینا''۔

بے بس مریض کا دم:

عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، مجھے اتنی سخت

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب الطب والمرض والرقى: 5699

[2] صحيح بخاری، كتاب المرضى، باب تمنى المريض الموت: 5671

تکلیف تھی، قریب تھا کہ میں ہلاک ہو جاتا، تو مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ اس (تکلیف والی جگہ پر) رکھو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو، عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے شفا دے دی:

بِسْمِ اللهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ، میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں''۔

جسمانی درد کا دم:

عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں وہ اپنے جسم میں درد محسوس کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس حصے پر رکھو جہاں درد محسوس کرتے ہو، پھر تین مرتبہ کہو:

بِسْمِ اللهِ۔

''اللہ کے نام کے ساتھ''۔

پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو:

أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ [2]

''میں اللہ سے اس کی قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں''۔

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به: 3522

[2] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء: 5737

تکلیف، پھوڑے اور زخم والے مریض کا دم:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی یا پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اس طرح رکھتے اور سفیان راوی نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی پھر اسے اٹھا کر فرمایا: (یعنی انگلی زمین پر لگا کر پھر مریض کے جسم پر لگاتے ہوئے یہ دعا پڑھتے):

بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ ①

"اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب سے، ہمارے رب کے حکم سے تاکہ ہمارے مریض کو شفا دی جائے"۔

سانپ، بچھو اور موذی جانوروں کے نقصان سے بچنے کی دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص کو بچھو نے ڈس لیا، چنانچہ وہ رات بھر سو نہ سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ فلاں شخص کو بچھو نے ڈس لیا ہے، وہ رات بھر سو نہیں سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا تو صبح تک اسے بچھو کا ڈسنا کوئی نقصان نہ پہنچاتا:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ②

"میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

بچھو یا زہریلی چیز کے ڈسنے پر دم: (سورۃ الفاتحہ کا دم)

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سفر کے

---

① صحيح مسلم، كتاب السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث:5719

② سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب رقية الحية والعقرب:3518

لیے روانہ ہوئی، یہ لوگ عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آ کر ٹھہرے اور ان سے مہمانی طلب کی، لیکن ان لوگوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا، لوگوں نے پوری کوششیں کر لیں، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ جماعت جو تمھارے پاس آ کر ٹھہری ہے تم ان کے پاس جاتے شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی دوا ہو، وہ لوگ اس جماعت کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے ہم نے پوری کوشش کر لی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ جماعت (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے کسی نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! مجھے دم آتا ہے لیکن ہم لوگوں نے تم سے مہمانی چاہی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی، اس لیے اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے دم نہیں کروں گا جب تک کہ تم ہمارے لیے اس کا معاوضہ مقرر نہ کر دو، تو وہ لوگ چند بکریوں کے دینے پر راضی ہو گئے (یہ صحابی رضی اللہ عنہ) روانہ ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھ کر پھونکنے لگے، یہاں تک کہ وہ اچھا ہو کر اس طرح پھرنے لگا کہ اس کو کسی چیز نے نہیں کاٹا، جس شرط پر ان لوگوں نے رضامندی ظاہر کی تھی وہ شرط پوری کی (یعنی بکریاں دے دیں) کسی نے کہا کہ اس کو تقسیم کر دو۔ جنھوں نے دم کیا تھا انھوں نے کہا: ایسا نہ کرو، جب تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر یہ حالت بیان نہ کر لیں اور معلوم نہ کر لیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھیں کس طرح علم ہوا کہ یہ دم ہے؟ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔[1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیۃ: 5749

نظر بد کا دم:

1......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** نازل ہوئیں، جب یہ نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔[1]

2......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو (نظرِ بد سے بچانے کے لیے) ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے اور فرماتے کہ تمھارے والد (ابرہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کو (نظرِ بد سے بچانے کے لیے) پناہ دیتے تھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ۔[2]

"میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور زہریلے جانور سے اور ہر لگنے والی نظر سے"۔

3......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے تو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نظرِ بد سے بچانے کے لیے) یہ دم کرتے تھے:

بِسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَآءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔[3]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الطب، باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین: 2058

[2] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب: 3371

[3] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی: 5699

"اللہ کے نام سے وہ تم کو اچھا کرے گا، ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد والے کے شر سے تمھیں محفوظ رکھے گا"۔

* ......اگر کسی کے متعلق خدشہ ہو کہ اس کو نظر بد لگی ہوگی تو اس کو دم کر لینا چاہیے، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے، کیا میں ان پر دم کر دیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔[1]

عیادت کی فضیلت واہمیت:

* ......ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو وہ واپس لوٹنے تک جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے۔[2]

* ......**عیادت کا اجر وثواب**، ثویر رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے چلیں، ہم نے ان کے پاس ابوموسی رضی اللہ عنہ کو پایا، تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابوموسی! تیمار داری کے لیے آئے ہو یا ملاقات کے لیے؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ عیادت کے لیے آیا ہوں، تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔[3]

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الطب، باب ما جاء فی الرقیة من العین:2059

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عیادة المریض:6553

[3] جامع ترمذی، أبواب الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض:969

✱......**بیمار مسلمان کی عیادت ضرور کرنی چاہیے، کہیں قیامت کو اللہ پوچھ نہ لے،** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی؟ وہ کہے گا: اے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا، حالانکہ تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، وہ کہے گا: اے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا، حالانکہ تو رب العالمین ہے، تو اللہ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، لیکن تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا تھا، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا، لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، وہ کہے گا: اے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا، حالانکہ تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا، لیکن تو نے اس کو پانی نہیں پلایا تھا، اگر تو اسے پانی پلاتا تو اسے میرے پاس پاتا۔[1]

عیادت کی دعائیں:

1......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو اسے یہ دعا دیتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔[2]

''کوئی حرج نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری پاک کرنے والی ہے''۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عیادة المریض: 6556

[2] صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب عیادة الأعراب: 5656

2......**عیادت کی عظیم دعا،** نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آ پہنچا ہو اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے ضرور شفا دے دیتے ہیں:

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ۔ [1]

''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں، جو بڑی عظمت والا، عرشِ عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا دے''۔

3......**عیادت کے وقت سکھائی ہوئی عظیم دعا،** انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح ہلکا پھلکا ہو چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو اللہ سے کوئی دعا یا سوال تو نہیں کرتا رہا؟ اس نے کہا: جی، میں یہ کہتا رہا ہوں اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دے دے، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تجھ میں اس کی استطاعت نہیں ہے، تو نے اس طرح دعا کیوں نہ کی:

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر اس نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسے شفا دے دی۔ [2]

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة: 3106

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا: 2688

جنات، جادو وشیاطین کے متعلق دعائیں:

1......**جنوں سے پناہ حاصل کرنے کی عظیم دعا**، رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** نازل ہوئیں، جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔[1]

2......**جنوں سمیت ہر چیز سے کفایت کرنے والی دعا**، رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو نصیحت کہ صبح وشام تین مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** اور آخری دو سورتیں پڑھو یہ تمھیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔[2]

3......**آیۃ الکرسی کی تلاوت، جنوں سے حفاظت**، جو شخص صبح کے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے وہ شام تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شام کے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے وہ صبح تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، ایک صحابی کو جن ملا، اس صحابی نے جن سے پوچھا ہمیں تم سے کیا چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا: یہ آیت جو سورۃ البقرۃ میں ہے یعنی **اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ** جس نے یہ آیت شام کو پڑھ لی وہ ہم سے صبح تک محفوظ ہو گیا اور جس نے صبح کو پڑھ لی وہ ہم سے شام تک محفوظ ہو گیا، صبح کے وقت اس صحابی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبیث نے سچ کہا۔[3]

4......**سورۃ البقرۃ کی تلاوت ماہر جادوگر سے بچاؤ کا ذریعہ**، ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الطب، باب ما جاء فی الرقیۃ بالمعوذتین: 2058

[2] سنن أبی داود، أبواب النوم، باب ما یقول اذا أصبح: 5082

[3] المعجم الکبیر للطبرانی: 541

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید پڑھا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کو پڑھا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورۃ البقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور ماہر جادوگر اس کا توڑ نہیں کر سکتے۔ [1]

5...... **جادو سمیت ہر قسم کے نقصان سے بچنے کی دعا،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ دعا صبح و شام تین مرتبہ پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ [2]

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے آسمان و زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ خوب سننے والا، بہت جاننے والا ہے''۔

6...... ابو التیاح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عبد الرحمٰن بن خنبش رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کیا کیا تھا جس رات شیطانوں نے مکر کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ شیطان وادیوں سے نکل کر اور پہاڑوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کی طرف پہنچے، ان میں سے ایک ایسا شیطان تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا، وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو جلانے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ ﷺ اس سے خوف زدہ ہو کر پیچھے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن، وسورۃ البقرۃ:1874

[2] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی:3388

ہٹنے لگے، جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد! پڑھیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ دعا پڑھیے، یہ دعا پڑھنے سے شیطان کی آگ بجھ گئی اور اللہ نے اسے شکست دے دی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمَانُ۔ ①

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں، جن سے کوئی نیک اور برا آگے نہیں بڑھ سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، بنائی اور پھیلائی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے، اس چیز کے شر سے جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے، اس چیز کے شر سے جو اس نے زمین میں پھیلائی اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو ہر آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو رات کو خیر کے ساتھ آئے، اے بے حد مہربان!''۔

7...... **عجوہ کھجور جادو سے بچاؤ کا ذریعہ،** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اس دن نہ اسے زہر نقصان دے گا اور نہ جادو۔ ②

......❋......

① مسند أحمد:15461،سلسلة الأحاديث الصحيحة:2995

② صحیح بخاری، کتاب الأطعمة،باب العجوة:5445

متفرق جامع دعائیں

علم کے متعلق دعائیں:

1۔﴿رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾۔[1]

''اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر''۔

2۔﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ﴾۔[2]

''اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔اور میری زبان کی کچھ گرہ کھول دے''۔

3۔اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ، مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ[3]

''اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں: ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو خشوع اختیار نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے''۔

4۔اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ

---

[1] سورۃ طٰہٰ:114

[2] سورۃ طٰہٰ:25تا27

[3] سنن أبي داود،باب تفریع أبواب الوتر،باب في الاستعاذة:1548

عِلْمًا۔ ①

”اے اللہ! مجھے نفع دے اس کے ساتھ جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے سکھا وہ کچھ جو مجھے نفع دے اور مجھے علم میں زیادہ کر دے“۔

شیطان کو بھگانے والی دعائیں:

1۔﴿رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِۙ۝۹۷ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۝۹۸﴾۔ ②

”اے میرے رب! میں شیطانوں کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں“۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝۳۶﴾۔ ③

”اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بے شک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے“۔

لہٰذا تعوذ پڑھ کر اللہ کی پناہ طلب کریں:

2۔اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے“۔

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3599

② سورۃ المؤمنون:98،97

③ سورۃ حم السجدۃ:36

دشمن کے خلاف دعائیں:

1۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ۔ ①

''اے اللہ! جیسے تو چاہے ان کے مقابلے میں میرے لیے کافی ہو جا''۔

رسول اللہ ﷺ جب کسی (دشمن) قوم سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

2۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ②

''اے اللہ! یقیناً ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں''۔

لڑائی کے وقت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب غزوہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ ③

''اے اللہ! تو ہی میرا دست و بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، تیری مدد کے ساتھ ہی میں گھومتا پھرتا ہوں، تیری توفیق کے ساتھ ہی میں حملہ کرتا ہوں اور تیرے ہی بھروسے پر میں لڑائی کرتا ہوں''۔

جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے خلاف یہ دعا کی تھی:

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ

---

① صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب قصة أصحاب الأخدود والساحر: 7511

② سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب ما یقول الرجل إذا خاف قوما: 1537

③ سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب ما یدعی عند اللقاء: 2632

الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ [1]

"اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، ان لشکروں کو شکست دے، انھیں ناکام کر اور ان کے قدم ڈگمگا دے"۔

اللہ کی کفایت طلب کرنے کے عظیم کلمات:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾﴾۔ [2]

مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے"۔

غصے کے متعلق دعا:

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے پاس گالی گلوچ کیا، ہم بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت ان میں سے ایک دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: میں ایسی دعا جانتا ہوں اگر یہ وہ پڑھتا تو اس کی یہ غصہ کی حالت جاتی رہتی، اگر وہ کہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

"میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے"۔

لوگوں نے اس شخص سے کہا: کیا تو سنتا نہیں جو رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں۔ [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة:2933

[2] سورة التوبة:129

[3] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب:6115

چھینک کے متعلق دعائیں:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینکنے والے کو پسند فرماتا ہے لیکن جمائی لینے والے کو ناپسند فرماتا ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف کرے تو اس چھینک اور الحمد للہ کو سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ اس کی چھینک کا جواب دے، رہی جمائی کی بات تو جمائی کا آنا شیطانی اثر ہے، لہٰذا تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو چاہیے کہ وہ حتی الامکان اس کو روکے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتے وقت ھَا کرتا ہے تو اس پر شیطان ہنستا ہے۔[1]

نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

"ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے"۔

اور اس کے بھائی یا دوست کو کہنا چاہیے:

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ۔

"اللہ تجھ پر رحم فرمائے"۔

اور جب اس کا بھائی اسے یہ کہے تو وہ یہ کہے:

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ۔[2]

"اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست کرے"۔

❋...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان چھینکنے کے بعد الحمد اللہ کہے تو اسے چھینک کا جواب دو، اگر کوئی الحمد للہ نہیں کہتا تو اسے چھینک کا جواب نہ دو۔ (صحیح مسلم)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب ما یستحب من العطاس وما یکرہ من التثاؤب:6223

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب إذا عطس کیف یشمت:6224

٭......اگر کوئی غیر مسلم چھینک مارے تو اسے صرف یہی کہا جائے گا:

يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ [1]

”اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست کرے“۔

بارش کے متعلق دعائیں:

بارش طلب کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے درج ذیل دعائیں ثابت ہیں:

1۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مَرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ۔ [2]

”اے اللہ! ہمیں ایسا پانی پلا جو ہماری پیاس بجھادے، ہلکی پھواریں بن کر غلہ اُگانے والا نفع دینے والا ہو، نہ کہ نقصان پہنچانے والا، جلد آنے والا ہو نا کہ دیر سے آنے والا“۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ، وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ [3]

”اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کردے“۔

3۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔ [4]

”اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا“۔

---

[1] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب کیف یشمت الذمي:5038

[2] سنن أبی داود، جماع أبواب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء:1169

[3] سنن أبی داود، جماع أبواب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء:1176

[4] صحیح بخاری، أبواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع:1013

ہوا چلتے وقت کی دعائیں:

نبی ﷺ کا معمول تھا جب تیز ہوا چلتی تو یہ دعائیں پڑھتے:

1۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ۔ ①

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اس کے شر، جو اس میں ہے اس کے شر اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

2۔ اَللّٰھُمَّ لَاقِحًا لَا عَقِیْمًا۔ ②

”اے اللہ! اسے برگ و بار لانے والی بنا، اسے بانجھ ہوا نہ بنا“۔

بادلوں کے نمودار ہوتے وقت کی دعا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب افق پر بادل نمودار ہوتا دیکھتے تو تمام کام چھوڑ دیتے، خواہ نماز میں ہی مشغول ہوتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا۔ ③

”اے اللہ! میں اس کی تباہ کاریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں“۔

✱...... بادل گرجتے وقت کی کوئی دعا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ وہ بادل گرجتے وقت درج ذیل دعا پڑھتے تھے، یہ ان کا ذاتی

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیۃ الریح: 2085

② الأدب المفرد للبخاری، باب لا تسبوا الریح: 556/718

③ سنن أبی داود، أبواب النوم، باب ما یقول إذا ھاجت الریح: 5099

عمل ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ[1]

''پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف کے ساتھ یہ گرج تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں۔''

بارش اترتے وقت کی دعا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا۔[2]

''اے اللہ! اسے نفع دینے والی بارش بنا''۔

دوسری جگہ الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا ھَنِیْئًا۔[3]

''اے اللہ! اسے نفع مند بارش بنا''۔

نفع مند بارش کے وقت کی دعا:

اللہ کے مومن بندے نفع مند بارش دیکھ کر یہ دعا پڑھتے ہیں:

مُطِرْنَا بِرَحْمَۃِ اللہِ وَبِرِزْقِ اللہِ وَبِفَضْلِ اللہِ۔[4]

''ہمیں اللہ کی رحمت، اللہ کی توفیق اور اللہ کے فضل سے بارش ملی ہے''۔

---

[1] الأدب المفرد للبخاری:723

[2] صحیح بخاری،أبواب الاستسقاء، ما یقال إذا مطرت:1032

[3] سنن أبی داود،أبواب النوم،باب ما یقول إذا ھاجت الریح:5099

[4] صحیح بخاری، کتاب المغازی،باب غزوۃ الحدیبیۃ:4147

نقصان دہ بارش کے وقت کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے نقصان دہ بارش سے بچنے کے لیے اس طرح دعا کی:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ ①

”اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہیں، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، جنگلوں، اونچی جگہوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا“۔

پہلا پھل دیکھنے کی دعا:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کا معمول تھا جب وہ پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ اس پھل کو پکڑتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا۔ ②

”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت دے، ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت دے، ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مُد میں برکت دے“۔ (صاع اور مُد ناپ تول کے پیمانے ہیں)

مرغ بولتے، گدھا رینکتے اور کتا بھونکتے وقت کی دعا:

نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے۔

---

① صحیح بخاری، أبواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع:1013

② صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء النبی ﷺ:1373

اس انداز سے اللہ کا فضل تلاش ہو سکتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ سے شیطان مردود کی پناہ طلب کرو، کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔[1]

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینکنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنھیں تم نہیں دیکھ پاتے۔[2]

اس انداز سے شیطان کی پناہ طلب کی جا سکتی ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے''۔

جانور ذبح کرنے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ۔[3]

''اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔

احسان و نیکی کرنے والے کے لیے دعا:

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے کو یہ دعا دی تو اس نے پوری تعریف کر دی:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم: 3303

[2] سنن أبي داود، أبواب النوم، ما جاء في الديك والبهائم: 5103

[3] صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب الضحیة وذبحها مباشرة: 5090

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ۔ [1]

”اللہ تجھے بہتر بدلہ عطا کرے“۔

اپنے جسمانی اعضاء کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا:

ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کوئی دعا سکھایئے تو آپ ﷺ نے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ۔ [2]

”اے اللہ! بے شک میں اپنے کانوں کے شر، اپنی آنکھوں کے شر، اپنی زبان کے شر، اپنے دل کے شر اور اپنی منی کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں“۔

پسندیدہ اور غیر پسندیدہ چیز دیکھتے وقت کی دعا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ۔

”تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت سے تمام نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں“۔

اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ۔ [3]

”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ہر حال میں“۔

---

[1] سنن ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعطه:2035

[2] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستعاذة:1551

[3] سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، فضل الحامدین:3803

تعجب اور حیرانی کے وقت مسنون الفاظ:

رسول اللہ ﷺ تعجب کے موقع پر یہ دعا کرتے:

سُبْحَانَ اللهِ۔ ①

''اللہ پاک ہے''۔

ایسے موقع پر کبھی رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی کرتے:

اَللهُ أَكْبَرُ۔ ②

''اللہ سب سے بڑا ہے''۔

خوش خبری ملتے وقت کرنے والا کام:

نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ کو کسی ایسے کام کی خبر ملتی جو آپ کے لیے خوشی کا باعث ہوتا یا آپ کو پسند ہوتا، تو آپ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔ ③

بیماریوں سے محفوظ رہنے کی دعا:

نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔ ④

''اے اللہ! بے شک میں برص، جنون، کوڑھ اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔

---

① صحیح بخاری، کتاب العلم، باب العلم والعظة باللیل:115

② صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب ما یحقن بالأذان من الدماء:610

③ سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب فی سجود الشکر:2774

④ سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستعاذة:1554

گھبراہٹ اور پریشانی کے وقت بولے جانے والے مسنون الفاظ:

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے، تو آپ کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔[1]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

دلوں کی ثابت قدمی کی دعا:

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔[2]

''اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے''۔

اسم اعظم والی دعا:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد ان الفاظ میں دعا کر رہا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے اس نے اللہ سے کس چیز کے ساتھ دعا کی ہے؟ اس نے اللہ کے اس عظیم نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب کوئی ان کلمات کے ساتھ دعا کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور جب ان کلمات کے ساتھ سوال کیا جائے تو اللہ عطا فرماتا ہے:

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔[3]

''اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں

---

[1] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب قصة یأجوج ومأجوج:3346

[2] صحیح مسلم، کتاب القدر، باب تصریف اللہ تعالیٰ القلوب کیف یشاء:6750

[3] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب:3544

وزمین ابتدا سے پیدا کرنے والا ہے، اے بزرگی اور عزت والے!''۔

ایک نہایت قیمتی دعا:

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِیْ بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِیْ بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ۔ ①

''اے اللہ! کھڑے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت کر، بیٹھے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت کر، لیٹے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت کر، میرے دشمن اور حسد کرنے والے کو میرے متعلق خوش نہ کر، اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں ہر اس برائی کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں''۔

اللہ کی سکھائی ہوئی بہترین دعا:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ اس انداز سے دعا کیجیے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُ إِلٰی حُبِّكَ۔ ②

---

① المستدرك علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتکبیر، والتھلیل والتسبیح والذکر:1924

② جامع ترمذی، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ص:3235

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال انجام دینے، برائیاں ترک کرنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور جب تو کسی قوم میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے آزمائے بغیر فوت کر، میں تجھ تیری محبت اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرے اور ایسے عمل سے محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے''۔

دجال سے بچاؤ کا وظیفہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ ①

موت کے وقت کی دعا:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کے قریب اپنے لوگوں کو اس کلمہ کی تلقین کرو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ ②

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا آخری کلام یہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ ③

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی:1993
② صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی لا الہ الا اللہ:3116
③ سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین:3116

پیارے اللہ رحمٰن ورحیم کی بتائی ہوئی دعائیں

1۔ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ① ۔

''اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔

2۔ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ② ۔

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''۔

3۔ ﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ ③ ۔

''اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور ان کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما''۔

4۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا

---

① سورۃ البقرۃ:127

② سورۃ البقرۃ:201

③ سورۃ البقرۃ:250

تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۫ وَاغْفِرْ لَنَا ۫ وَارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما''۔

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾﴾ [2]

''اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بے حد عطا کرنے والا ہے''۔

6۔ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾﴾ [3]

''اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لے آئے، سو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''۔

---

[1] سورۃ البقرۃ:286

[2] سورۃ آلِ عمران:8

[3] سورۃ آلِ عمران:16

7۔﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴿١٤٧﴾﴾۔[1]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہماری زیادتی کو بھی اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد فرما''۔

8۔﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴿١٩٤﴾﴾۔[2]

''اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو جسے آگ میں ڈالے سو یقیناً تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا، جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ فوت کر۔ اے

---

[1] سورۃ آلِ عمران:147

[2] سورۃ آلِ عمران:191تا194

ہمارے رب! اور ہمیں عطا فرما جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا"۔

9۔ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳﴾۔ [1]

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے"۔

10۔ ﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝۱۲۶﴾۔ [2]

"اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اس حال میں فوت کر کہ فرماں بردار ہوں"۔

11۔ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۵ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۶﴾۔ [3]

"اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا۔ اور اپنی رحمت کے ساتھ ہمیں کافر لوگوں سے نجات دے"۔

12۔ ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۱﴾۔ [4]

"آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا یار و مددگار ہے،

---

[1] سورۃ الأعراف:23

[2] سورۃ الأعراف:126

[3] سورۃ یونس:85-86

[4] سورۃ یوسف:101

مجھے مسلم ہونے کی حالت میں فوت کر اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے‘‘۔

13۔﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴿١٠﴾﴾۔ ①

’’اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے کوئی رحمت عطا کر اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں کوئی رہنمائی مہیا فرما‘‘۔

14۔﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴿١٠٩﴾﴾۔ ②

’’اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے‘‘۔

15۔﴿رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴿١١٨﴾﴾۔ ③

’’اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے‘‘۔

16۔﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴿٦٦﴾﴾۔ ④

’’اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ بری ٹھہرنے کی جگہ اور اقامت کی جگہ ہے‘‘۔

---

① سورۃ الکھف:10

② سورۃ المؤمنون:109

③ سورۃ المؤمنون:118

④ سورۃ الفرقان:65،66

17۔ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ ۔ ①

”اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا“۔

18۔ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ ۔ ②

”اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں نیک عمل کروں، جسے تو پسند کرے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما“۔

19۔ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ ۔ ③

”اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے“۔

---

① سورۃ الفرقان:74

② سورۃ النمل:19

③ سورۃ الحشر:10

20۔﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝٤ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٥﴾۔[1]

اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔اے ہمارے رب! ہمیں ان لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا جنھوں نے کفر کیا اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب! یقیناً تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے''۔

......❋......

[1] سورۃ الممتحنۃ:5،4

پیارے خلیل ﷺ کی پڑھی ہوئی دعائیں

وہ جامع دعائیں جو آپ ﷺ زیادہ پڑھتے تھے:

1......رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ ①

’’اے اللہ! میں پریشانی، غم، عاجزی، سستی، بخل، بزدلی، قرض چڑھنے اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ میں آتا ہوں‘‘۔

2......انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ②

’’اے اللہ! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا‘‘۔

3......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کے رسول ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ ③

---

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من غلبة الرجال: 6363

② صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة: 6389

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: 1088

’’اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں‘‘۔

4......رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ۔ ①

’’اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ‘‘۔

5......ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ۔ ②

’’اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہو جو میں کیا اور اس چیز کے شر سے جو میں نے ابھی تک نہیں کیا‘‘۔

6......رسول اللہ ﷺ فوت ہونے سے پہلے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ ③

’’تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں‘‘۔

وہ جامع دعائیں جو آپ ﷺ نے عام پڑھی ہیں:

1۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ

---

① جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3522

② سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، باب الإستعاذة من شر ما عمل: 5524

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: 1086

تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ [1]

''اے اللہ! میں بے بسی، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر، تو اسے پاک کرنے والوں میں سے بہترین ہے، تو اس کا مالک اور نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے دل سے جو ڈرے نہ، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے''۔

2۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ۔ [2]

''اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے''۔

3۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ۔ [3]

''اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے پلٹ جانے، تیرے اچانک انتقام لینے اور تیری ناراضگی کے تمام کاموں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل:6906

[2] سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ:1544

[3] صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب أکثر اھل الجنۃ الفقراء:6943

4۔اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ۔ ①

''اے اللہ! میں آگ کے فتنہ سے، آگ کے عذاب سے اور مال داری اور فقر کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

5۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔ ②

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہو جو میں کیا اور اس چیز کے شر سے جو میں نے نہیں کیا''۔

6۔اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ ③

''اے اللہ! میں کسی چیز کے نیچے آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بلندی سے گرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں غرق ہونے، جلنے اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے دیوانہ بنا دے، اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے راستے سے پیٹھ پھیر مروں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا

---

① سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ: 1543
② سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ: 1550
③ سنن أبی داود، باب تفریع أبواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ: 1552

ہوں کہ ڈسنے سے مجھے موت آئے‘‘۔

7۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَآءِ وَالْأَدْوَآءِ۔ ①

’’اے اللہ! مجھے برے اخلاق، برے اعمال، بری خواہشات اور بُری بیماریوں سے محفوظ رکھ‘‘۔

8۔ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا، رَبِّ اقْبَلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔ ②

’’اے اللہ! میری مدد کر اور میری خلاف کسی کی مدد نہ کر، میری نصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی نصرت نہ کر، میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے، جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما، اے اللہ! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار، اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا، اپنا بہت زیادہ فرماں بردار، اپنی طرف بہت زیادہ جھکنے والا اور اپنی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دلیل ثابت کر، میری زبان درست کر دے اور میرے دل کی میل سلب کر لے‘‘۔

---

① المعجم الكبير للطبراني، باب القاف، قطبة بن مالك: 36

② صحيح ابن حبان، باب الأدعية، ذكر ما يستحب للمرء أن يسأل الله جل وعلا: 948

9۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور تونگری مانگتا ہوں''۔

10۔ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِیْ، وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ، وَأَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ [2]

''اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما جو میری آخرت کے معاملہ کا محافظ ہے، میری دنیا سنوار دے جس میں میری معیشت ہے، میری آخرت سنوار دے جس میں میرا لوٹنا ہے، میری زندگی کو ہر بہتری میں میرے لیے اضافے کا سبب بنا دے اور میری موت کو ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے''۔

11۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَیْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِیْ، أَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔ [3]

''اے اللہ! میں تیرے لیے مطیع ہوا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری توفیق کے ساتھ جھگڑا کیا۔ اے اللہ! یقیناً میں تیری عزت کے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل: 6904

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل: 6903

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل: 6899

ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ تو مجھے گمراہ کر دے، تو زندہ ہے جو فوت نہیں ہوگا، جن اور انسان فوت ہو جائیں گے"۔

12۔ اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْآخِرَةِ۔ [1]

"اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام بہتر بنا اور ہمیں دنیا کی رسوائیوں اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما"۔

13۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ، وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهٖ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ، وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ [2]

"اے میرے رب! میری غلطیاں، نادانیاں، اپنے معاملے میں تمام زیادتیاں اور میرے وہ گناہ جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، معاف کر دے، اے اللہ! جو گناہ بھول چوک میں ہوئے یا میں نے جان بوجھ کر کیے یا ہنسی مذاق میں کیے یا جان دانستہ طور پر کیے، سب میری ہی طرف سے ہوئے، سب کو بخش دے۔ اے اللہ! میرے پہلے اور پچھلے، پوشیدہ اور علانیہ تمام گناہ معاف کر دے، تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر مکمل قادر ہے"۔

---

[1] مسند أحمد، مسند الشاميين، حديث بسر بن ارطاة: 17628

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ اللهم اغفر لي: 6398

14۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ۔ [1]

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت اور قائم رکھ''۔

15۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ ووَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ [2]

''اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے میرے گھر میں وسعت پیدا کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما''۔

16۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ [3]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بہت زیادہ بڑھاپے سے، گناہ سے، قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے اور

---

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3522

[2] الجامع الصغیر وزیادته: 2145

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم: 6368

دوزخ کے عذاب سے اور مال داری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش سے۔ اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک صاف کر دیا اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں دوری ہے''۔

17۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔ [1]

''اے اللہ! بے شک میں بھوک سے تیری پناہ میں آتا ہوں، کیونکہ بھوک بہت برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں خیانت سے، کیونکہ خیانت بہت بری عادت ہے''۔

18۔ اَللّٰهُمَّ فَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ۔ [2]

---

[1] سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، الاستعاذہ من الجوع: 5468

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ: 6871

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے، قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور دولت کے فتنہ کے شر اور غربت کے فتنہ کے شر سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے، اے اللہ! میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ اور میرے دل کو گناہوں سے ایسے پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑا میل سے صاف کرتا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری پیدا کر دے جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے''۔

19۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھلائی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا۔ [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں، جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی، وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری

---

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء: 3846

پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی، جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے مانگی ہے اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے اور میں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول وعمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس سے قریب کرے اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے بہتر بنا دے"۔

رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ادا ہونے والی آخری دعا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا اپنی وفات کے وقت یہ دعا پڑھ رہے تھے:

20۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى۔ [1]

"اے اللہ! مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے بلند رفیق کے ساتھ ملا دے"۔

......❋......

[1] جامع ترمذی، أبواب الدعوات، باب: 3496